سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

سوموار، 21-جون 2021

(یوم الاثنین، 10-ذیقعد 1442 ھ)

سترہویں اسمبلی: تینتیسواں اجلاس

جلد 33 : شمارہ 5

373

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21-جون 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

"سالانہ بجٹ برائے سال22-2021پر عام بحث"

375

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

سوموار، 21-جون 2021

(یوم الاثنین، 10- ذیقعد 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 2 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَ
سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾

سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40 تا 44

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں لیکن اللہ کے پیغمبر اور نبیوں کی مہر یعنی سلسلۂ نبوت کو ختم کر دینے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے O اور اہل ایمان اللہ کا بہت بہت ذکر کیا کرو اور صبح و شام اُس کی پاکی بیان کرتے رہو وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے O جس روز وہ اُس سے ملیں گے تو اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے سلام ہو گا اور اُس نے اُن کے لئے عمدہ ثواب تیار کر رکھا ہے O

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی خاتم الانبیاء کے برابر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
محمد ﷺ کا ثانی محمد ﷺ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمد ﷺ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمد ﷺ سے اعلیٰ محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا
جسے حق نے بلایا عرشِ علیٰ پر ہوئے فضل حق سے وہ مہمان داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیامبر نہ پہلے تھا کوئی نہ اب ہے نہ ہو گا

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب اہم بجٹ پر بحث شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب امین اللہ خان!

معمر معزز ممبران کو ایوان کے قریب ڈراپ کرنے کا مطالبہ

جناب امین اللہ خان: شکریہ۔جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ آج تیسرا چوتھا دن ہے اور ہمارے سارے MPAs خواہ وہ اپوزیشن سے ہوں حکومتی بنچز کے ہوں ان کی گاڑیوں کو کافی دور رُوکا جاتا ہے اور ان کو وہاں سے پیدل اتنی دور سے یہاں آنا پڑتا ہے۔اس میں میری عرض صرف اتنی ہے کہ ہمارے بہت سارے ساتھی ہیں جو بزرگ ہیں جو پیدل نہیں آسکتے سب یہ چاہتے ہیں کہ گاڑی صرف یہاں آکر drop کر دے اور پھر جہاں پر یہ کہیں وہاں پر park کر دیں لیکن گیٹ پر انہوں نے یہ ضد بنائی ہوئی ہے یا پھر پتا نہیں کیا مسئلہ ہے کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ کل ہم مل کر سپیکر صاحب سے ملیں گے اور اس پر ان سے request کریں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: شکریہ۔جناب چیئرمین! جو honourable member نے بات کی ہے it's 44 to 45 degree temperature outside یہ توقع کرنا کہ آپ وہاں سے 3 تا 4 ایکڑ کا فاصلہ پیدل چل کر آئیں یہ صرف تذلیل کرنے کی بات ہے اور یہ بھی privilege ہے۔آپ وہاں کی management ٹھیک کریں جو وہاں پر اسمبلی کا سٹاف اور ٹریفک کا سٹاف موجود ہے ان کو ٹھیک کریں یہ گاڑیوں کی parking اس lane میں نہ ہونے دیں جو کہ drop lane ہے ۔پیچھے sufficient parking space ہے جس میں ایک one-way route بنا دیں جن میں ہماری

گاڑیاں drop کر کے آسکیں۔ آج بھی جب میں باہر آیا ہوں تو مجھے کچھ جلدی تھی کہیں جانے کے لئے 8to9 cars were parked over there اور ہمارے کافی senior members اسمبلی سٹاف کے ساتھ الجھ رہے تھے کہ یہ کوئی طریق کار ہے۔اس سے پہلے security reason ہوتا تھا۔ Even being the member of the Cabinet آج تک کبھی خواہش کا اظہار نہیں کیا باہر اتر جایا کرتے تھے کوئی مسئلہ نہیں تھا لیکن کیونکہ اب facility موجود ہے تو اس پر براہ مہربانی فرما کر Ensure کریں اور Secretariat کو اس بات کی ہدایت کریں کہ جتنے بھی members ہیں تو ان کا as long as the member is sitting himself in the car privilege breach نہ کریں۔اس اسمبلی میں آنے کا privilege صرف Minister کا اور Parliamentary Secretary کا زیادہ نہیں ہے بلکہ سب کا ہے۔ Yes, we have a regard for Speaker and Deputy Speaker but the members should also be treated equally as other members in the House.

جناب چیئرمین: جی، ملک صاحب! انشاءاللہ آپ اور میں سپیکر صاحب سے اس بارے میں بات کریں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! یہ جو بات ملک صاحب نے اور نیازی صاحب نے کی ہے وہ تو ٹھیک ہے اس پر بات ہو ہی جائے گی but the attitude of the people, those who were standing over there is very insulting. کہتے ہیں ہمیں اوپر سے ہدایت آئی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اللہ کے سوا اوپر کون ہے؟ میرے خیال میں تو کوئی نہیں ہے۔ تو اس پر خصوصی شفقت فرمائیں اور جو خاص طور پر بزرگ ہیں ان کے لئے ہماری تو چلیں کوئی بات نہیں ہم تو دوڑ کر بھی پہنچ جائیں گے لیکن ان کے لئے کچھ کریں اور جو سٹاف کا attitude ہے وہ بہت insulting attitude ہے especially towards public

representativesاس پر مہربانی کریں آپ بھی ممبر ہیں آپ کا خاندان بھی ماشاءاللہ سیاسی ہے آپ کے بزرگ آپ کے دادا سب ممبرز تھے ایسا تو کبھی نہیں ہوتا تھا جیسا اب ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ سندھو صاحب! ہم سب مل کر سپیکر صاحب کو اس پر منالیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! مجھے سپیکر صاحب سے یہ بات نہیں کرنی ہے میری بس آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ جو insulting attitude ہے اس کو تو روکیں یہ بہت غلط بات ہے اگر کل کو لڑائی ہو گئی تو کون ذمہ دار ہو گا۔ آپ کسی نہ کسی MPA کا ضمنی الیکشن کروادیں گے۔

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 22-2021 پر بحث (۔۔۔جاری)

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب! اس پر بھی میں دیکھ لیتا ہوں۔ جی، جناب خرم اعجاز!۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، رانا محمد اقبال خان!۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ مسرت جمشید!

محترمہ مسرت جمشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر کا آغاز کرنے سے پہلے خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی جناب سپیکر چودھری پرویزالٰہی صاحب کو کہ انہوں نے ہمیں یہ خوبصورت ایوان جس میں آیات کے سائے تلے اور سب سے زیادہ جو ہمارے ایمان کا حصہ ہے اس حدیث کے سامنے کھڑے ہونے کا شرف آج ہم parliamentarians کو حاصل ہوا ہے تو اس کا credit صرف اور صرف جناب سپیکر چودھری پرویزالٰہی صاحب کو جاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ اتنا بڑا initiative تھا کہ بے شک ہم رہیں نہ رہیں جب تک پاکستان ہے I am sure یہ ایوان ایسے ہی قائم و دائم رہے گا اور ان کا نام اس ایوان میں ہمیشہ گونجتا رہے گا۔

جناب چیئرمین! میں Finance Minister اور Chief Minister Punjab کو پنجاب کی تاریخ کا سب سے کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس بجٹ پر بہت ساری تقاریر ہوئیں اور ایک فقرہ ہمیں نیشنل اسمبلی میں اور پنجاب اسمبلی میں سننے کو ملا اور وہ یہ تھا کہ یہ بجٹ الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے یہ digits کا گورکھ دھندہ ہے تو میں یہاں مشہور زمانہ

خادم اعلیٰ کی تعریف کرنا چاہوں گی کہ ایک بات انہوں نے بالکل بجا فرمائی تھی کہ پٹواری ایک کیفیت کا نام ہے اور یہ وہ مخلوق ہے جو ہر وقت state of denial میں رہتی ہے اور جن پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ میرا اپوزیشن کو مشورہ ہے کہ اپنا script writer کو تبدیل کریں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ گورکھ دھندہ تھا جب ایک جماعت حکمرانی کر رہی ہوتی تھی اور دوسری اپوزیشن میں تھی تو واقعی جو بجٹ پیش کئے جاتے تھے وہ عوام دشمن ہوتے تھے اور غریب عوام کے ٹیکس کے پیسے سے کھلواڑ ہوتا رہا اور سب سے important چیز یہ ہے کہ عوام کو ان کے حق سے محروم رکھا جاتا رہا تھا۔ میں یہ بات کیوں کہہ رہی ہوں کہ اپنا script writer تبدیل کریں کیونکہ اگر آپ نیشنل اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی تقریر سنیں یا آپ صوبائی اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کی تقریر سنیں دنوں کا same content تھا۔ صبح جب میں نے ان کی تقریر سنی تو سننے کو ملا کہ "beggars can't be choosers" اور جب 2 بجے جب یہاں آئے تو same فقرہ "beggars can't be chooser" نہ Yes, beggars can never be choosers. کبھی یہ choosers تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پرچی تھمادی جاتی تھی اور فیصلے کہیں اور سے ہوتے تھے اور اس پرچی کو بھی پڑھنے کے لئے تین گلاس پانی پینا پڑتا تھا۔ پھر زمانہ بدلا اور پاکستان تحریک انصاف کی 22 سالہ جدوجہد کے بعد ہماری حکومت آتی ہے اور تب جا کر وہ جو بیرونی ناخدا تھے انہیں پتا چلا کہ نہ تو اس ملک میں کوئی beggar ہے اور اب ملک میں رہنے والے مافیا کو "No NRO" کہنے والا موجود ہے اور جو بیرونی ناخدا تھے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolutely not کہنے والے موجود ہیں۔

جناب چیئرمین! اس ایوان اور نیشنل اسمبلی کا ٹائم بڑا قیمتی ہوتا ہے اور اس قیمتی ٹائم میں 20 منٹ انہوں نے اپنے بھی اور اس عوام کے بھی ڈینگی پر ضائع کر دیئے میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جس وقت پاکستان میں ڈینگی آیا اس سے کئی سال پہلے یہ بیماری اس دنیا میں موجود تھی اور اس کا treatment بھی موجود تھا اور اگر یہ same چیز کسی اور ملک میں ہوئی ہوتی تو جو culprits تھے انہیں الٹا لٹکایا جاتا کیونکہ سینکڑوں جانوں کا ضیاع ہوا اور لاکھوں جانیں اس میں متاثر ہوئیں لیکن ایک فرق ہمیں آج بھی ضرور نظر آیا کہ بڑی اچھی campaign تھی ایک طرف ڈینگی کا منہ اور ایک طرف خادم اعلیٰ کا منہ اور اتنے انہوں نے ڈینگی نہیں مارے جتنے انہوں نے

pamphletsلگا دیئے اور ہیلتھ کا بجٹ اپنی سستی شہرت کے لئے جھونک دیا۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہو گا اور تاریخ نے نہ تو کبھی کسی کو معاف کیا ہے اور نہ ہی کبھی کرے گی کہ سب سے زیادہ فیل منصوبے جو کسی چیف منسٹر کے ذمہ آئیں گے وہ خادم اعلیٰ ہی ہیں سستا تندور، وہ روٹی کس نے لی پٹواریوں نے یا ان کے حواریوں نے عوام تو اس سے محتاج رہی ہے پھر اورنج ٹرین منصوبہ جو آج بھی سفید ہاتھی ہے اور پتا نہیں کتنے سالوں تک اربوں روپے جو اس پنجاب میں تعلیم، صحت اور صاف پانی پر لگنا تھے وہ اُدھر خسارے کی مد میں جھونکا جائے گا۔ اس کے بعد مشہور زمانہ غیر دانشمندانہ فیصلہ " دانش سکول" جس سے پورے پنجاب کے سکولوں کا انفراسٹرکچر تبدیل ہو سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! windup کریں۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا وقت دیا جائے۔ یہاں پر لوگوں نے آدھ آدھ گھنٹہ تقاریر کی ہیں۔

جناب چیئرمین: پچھلے دو دن سے یہی practice چل رہی ہے۔

محترمہ مسرت جمشید: جی، میں windup کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد میں نے یہاں کچھ جاگیردار دیکھے جن کی سات پُشتیں اس ملک پر حکومت کر رہی ہیں جو جنوبی پنجاب کا نعرہ اس ایوان میں لگاتے ہیں۔ وہ اس ایوان میں تو نہیں لگاتے لیکن جب ووٹ لینے جاتے ہیں تو لوگوں کو جھانسہ دیتے ہیں۔ میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کو کہتی ہوں کہ وہ ان نقالوں سے ہوشیار رہیں۔ میرے ایک بھائی کل یہاں تقریر کر رہے تھے جنوبی پنجاب کو صوبہ بنائیں تو ان کے بھائی نے اس ایوان کے اندر جنوبی پنجاب کو خیر آباد کہا تھا اور کہا تھا کہ جنوبی پنجاب میں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں تو ہمیں یہ صوبہ نہیں چاہئے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جنوبی پنجاب بھی بنے گا، نیا بدلتا پاکستان بھی بنے گا لیکن میں ان کو آخر میں صرف ایک بات کہوں گی چونکہ آپ نے windup کرنے کا کہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کروں گی کہ ہمیں یہ بھی سننے میں آیا، ہم نے معجزے اور کرامات ہوتی دیکھیں کہ آج کے سائنسی دور میں ایک اور معجزہ ہوا جسے پنجاب اور پاکستان کی عوام نے

دیکھا کہ ایک مریض بستر مرض پر تھا، ایئر ایمبولینس آئی تو چلنا شروع ہو گیا اور جب لندن میں پہنچا تو پتا چلا کہ آرام تو صرف لندن میں ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ یہ بمع اہل وعیال جو لندن میں بیٹھے ہیں یہ بتائیں کہ یہ کب واپس آئیں گے پھر یہ بجٹ کے گورکھ دھندے کی بات کریں۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، سمیع اللہ خان!

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ممتاز علی ایوان میں نیچے بیٹھ گئے اور کہا کہ یہاں چار دن سے بجٹ تقاریر ہو رہی ہیں۔ مجھے موقع نہیں دیا جا رہا۔ میں نیچے بیٹھا ہوں۔ اگر یہ اللہ کے نام سے نہیں ڈرتے۔ میں یہاں عوام کی بات کرنے کے لئے آیا ہوں۔)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! ابھی میرا وقت شروع نہ کیجئے گا۔ معزز ممبر احتجاجاً نیچے بیٹھ گئے ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی نشست پر بیٹھیں۔ انشاءاللہ آپ کا معاملہ حل کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ صاحب اور مخدوم عثمان صاحب بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میری رائے ہے اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ان کے بعد تقریر کر لوں گا یا میرے بعد ان کو وقت دے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ممتاز علی کو دیگر ممبران نے انہیں ان کی نشست پر بٹھایا)

جناب چیئرمین: جی، آپ جاری رکھیں۔ اس کا حل نکالتے ہیں۔ میری تمام معزز ممبران سے دوسری گزارش ہو گی کہ سپیکر صاحب کا حکم ہے اور ruling بھی ہے کہ ہر ممبر اپنی allocated seat سے ہی بولے گا۔ جی، سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ آج بجٹ پر بحث کا چوتھا یعنی آخری دن ہے۔ اس میں کچھ باتیں تو یقیناً بجٹ پر ہیں لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو گزشتہ تین دن سے اس ہاؤس میں کی جاتی رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات کو نئی اسمبلی بلڈنگ کی مبارکباد سے شروع کروں گا اور یہ مبارکباد میں بجا طور پر چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی کو دوں گا کہ وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس ہاؤس کی نہ صرف انہوں نے بنیاد رکھی بلکہ اس کو مکمل بھی کیا لیکن کل ایک صوبائی وزیر یاور بخاری

نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ یہ اپوزیشن کس منہ سے پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں اور ان کو شرم آنی چاہئے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ہم اپنے گریبان میں بالکل جھانکیں گے لیکن اس سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ادھر والے دوست بھی اپنے گریبان میں جھانکیں یہ وہی پرویز الٰہی صاحب ہیں جن کو انہوں نے پنجاب کا سب سے بڑا ڈاکو کہا اور پھر ان کو اس Chair پر بٹھایا۔ اس وقت انہوں نے اپنے گریبان میں نہیں جھانکا۔ انہوں نے جس کو قاتل کہا، انہوں نے MQM کو قاتل کہا اور ان کو وزارتیں بھی دیں۔ اس وقت ان کو شرم نہیں آئی۔ انہوں نے شیخ رشید کو چپڑاسی نہیں رکھنا تھا لیکن اس کو وزیر داخلہ بنایا۔ اس وقت ان کو شرم نہیں آئی۔ اپوزیشن نے تو چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اچھا کام کرنے پر ہاؤس میں کھڑا ہو کر مبارکباد دی ہے۔ یاور بخاری صاحب یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کو شرم آنی چاہئے۔ یہ شرم کا سلسلہ چلے گا تو پھر ایک لمبی لسٹ آئے گی کہ کس طرح PTI کو شرم آنی چاہئے۔ عمران خان پچھلے سات سالوں سے اس قوم کو جو فرمودات سناتے رہے ہیں آج ان سے U-turn لے کر ان کے برخلاف کھڑے ہیں تو ان سب کو پہلے اپنے گریبانوں میں بھی جھانکنا چاہئے اور شرم بھی آنی چاہئے۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ روایتی طور پر بجٹ آمدن اور اخراجات کے اعداد و شمار کا ایک تخمینہ ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ عمران خان صاحب نے اعداد و شمار کے ساتھ mathematics کے ساتھ وہی ہاتھ اور وہی سلوک کیا ہے جو انہوں نے یہ کہہ کر کہ جرمنی اور جاپان کی سرحدیں ملتی ہیں جغرافیہ کے مضمون کے ساتھ کیا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! عمران خان صاحب نے mathematics کے اعداد و شمار کے ساتھ وہی ہاتھ کیا ہے جو انہوں نے فزکس کے مضمون کے ساتھ یہ کہہ کر کیا تھا کہ چین میں لائٹ کی رفتار سے زیادہ تیز رفتار ٹرین چلتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین عمران خان صاحب نے تو باٹنی کو بھی نہیں چھوڑا تھا۔ انہوں نے یہ کہا کہ درخت رات کو آکسیجن دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور پھر معیشت کے بارے میں ان کا vision یہ ہے کہ جس ملک میں کٹے، انڈے اور مرغیاں زیادہ فروخت ہو رہی ہوں تو وہاں معیشت زیادہ ترقی کرتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ اس وقت وزیر خزانہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ اگر کسی بھی ممبر کی طرف سے کوئی تجویز آئے گی تو یہاں پر کون note کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: یہاں پر لاء منسٹر بیٹھے ہیں۔ وہ note کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جی، یہ لاء منسٹر کا کام نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! وزیر زراعت note کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! مجھے نہیں لگتا کہ سیکرٹری خزانہ آفیشل گیلری میں موجود ہیں۔ وہ موجود نہیں ہیں تو یہ حال ہے۔ بہرحال میں اپنی بات کو جاری رکھوں گا۔ میں نے صرف یہ بتانا تھا کہ نہ وزیر خزانہ ایوان میں ہیں اور نہ سیکرٹری خزانہ یہاں موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے پہلے جو مضامین بتائے اور اب بجٹ کے اعداد و شمار اور ملک کی economy کے اعداد و شمار کو جس طرح انہوں نے اُلٹا لٹکا کر تجزیہ کیا ہے وہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ جب growth rate 5.8 percent ہو یعنی 2018 میں یہ تھا تو اس وقت پاکستان تباہ حال تھا اور جب گزشتہ ایک دو سال سے growth rate 1 or 2 percent ہے تو پاکستان ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ اِن کا mathematics کے ساتھ یہ سلوک ہے۔

جناب چیئرمین! اب آپ فی کس آمدنی کی طرف آجائیں تو 2018 میں فی کس آمدن 1652 ڈالر تھی اُس وقت اِن کے بقول لوگ غربت سے مرے جا رہے تھے اور اب جب پاکستان کی فی کس آمدنی 1100 اور 1200 ڈالر کے درمیان ہے تو یہ کہتے ہیں کہ عوام خوشی سے لڈیاں ڈال رہی ہے۔ یہ اِن کے mathematics کا vision ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اِن کا یہ منترہ تھا کہ جب حکمران چور ہوتا ہے تو لوگ ٹیکس نہیں دیتے لیکن میاں نواز شریف کی قیادت میں 2013 میں ہمیں ٹیکس کی آمدن 1900۔ ارب روپے وصول ہوئی تھی اور

جب میاں نواز شریف صاحب اقتدار چھوڑ کر گئے تو exactly میں کہہ رہا ہوں کہ اُس آمدن کو double کیا یعنی 100 فیصد اضافہ ہوا اور سالانہ اضافہ 20 فیصد تھا۔ یہ تھے چور حکمران جنہوں نے آمدن کو double کیا اور اب آئیں صادق اور امین حکمرانوں کی طرف کہ اِن کی حکومت میں لوگوں نے لائنوں میں لگ کر ٹیکس دیا پھر بھی ٹیکس آمدن میں increase صرف چھ فیصد ہے۔ اب میں بار بار کہوں گا کہ بے شرمی کی انتہا ہے کہ چھ فیصد increase پر یہ مبارکبادیں دے رہے ہیں جبکہ 20 فیصد increase پر یہ کہہ رہے تھے کہ حکمران چور ہیں۔ ابھی اعداد و شمار کے ساتھ اِن کا کھلواڑ ختم نہیں ہوا۔ 2018 میں پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 635۔ارب روپے تھے اور اُس وقت کی PTI کی اپوزیشن یہ کہہ رہی تھی کہ پنجاب تباہ حال صوبہ ہے حالانکہ 470۔ارب روپے کی utilization تھی۔ اب ذرا خوشحال پنجاب کی حالت اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھ لیں کہ 238۔ارب روپے پہلے سال اور 350۔ارب روپے دوسرے سال جبکہ یہاں پر ڈھول بجائے جا رہے ہیں کہ پنجاب ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہ ہے اِن کے اعداد و شمار کے ساتھ کھلواڑ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آخر پر مہنگائی کی بات ہے۔ جب inflation rate چار فیصد تھا تب یہ گلے میں روٹیاں ڈال کر سڑکوں پر احتجاج کرتے تھے لیکن آج 11 سے 17 فیصد inflation rate ہے تو یہ کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے ہی نہیں۔ یہ ذرا غور کریں کہ اِن کے بقول جب آٹا 35 روپے کلو تھا تو بہت زیادہ مہنگائی تھی لیکن جب 80 / 70 روپے کلو پر پہنچا تو کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے ہی نہیں۔ جب چینی پہلے 53 روپے کلو تھی تب مہنگائی تھی لیکن آج 100 سے 110 روپے کے درمیان ہے تو مہنگائی ہی نہیں ہے۔ عمران خان صاحب نے فزکس، جغرافیہ، باٹنی اور معیشت کے اعداد و شمار کے ساتھ جو vision دیا ہے وہ افسوس کے قابل نہیں ہے بلکہ افسوس کے قابل یہ بات ہے کہ پوری نسل تیار کی ہے جو اس بات پر یقین رکھتی ہے اور اس ہاؤس میں وہ وافر مقدار میں موجود بھی ہیں۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں اِن کی کس کس صلاحیت کا اندازہ یا ذکر کروں کیونکہ یہ نااہل، نکمّے، کرپٹ اور جادوگر بھی ہیں۔ یہ اس طرح کے جادوگر ہیں کہ جادو سے surplus بجلی میں سے لوڈ شیڈنگ نکال لیتے ہیں۔ اسی طرح گندم کی bumper crop ہو تو اس میں سے آٹا مہنگا کر کے بھی دکھا سکتے ہیں اس لئے کہ یہ جادوگر ہیں۔ گنے کی فصل بھی bumper ہو تب بھی یہ جادو سے چینی

مہنگی کر کے 110 روپے پر پہنچا سکتے ہیں یعنی وافر چیزوں میں سے قلت پیدا کرنا کوئی ان سے سیکھے۔ میں مختصر دو تین باتیں عرض کروں گا کہ ادویات کی کرپشن، آٹے کی کرپشن، چینی کی کرپشن اور پٹرول کی کرپشن ہے اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ جتنے بھی scandal ہیں اِن میں سے بتا دیں جو 100-ارب روپے سے کم scandal ہو۔ ان کی کرپشن کا معیار 100-ارب روپے سے زیادہ ہے کیونکہ یہ کرپشن میں بہت کاریگر ہیں۔ راولپنڈی رِنگ روڈ کی ایک اینٹ نہیں رکھی لیکن 131-ارب روپے اپنی جیبوں میں ڈال چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! پلیز windup کریں کیونکہ آج آخری دن ہے اور بڑا pressure ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! بس آخری بات کرتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پرویز الٰہی صاحب کی تعریف کی ہے لیکن میری سخت تنقید کرنے کے بعد میرا یہ بھی حق بنتا ہے کہ اگر انہوں نے کوئی اچھا کام کیا ہے تو اُس کا ذکر بھی کروں۔ بجٹ تقریر کے صفحہ نمبر 14 کے پیراگراف نمبر 35 پر لکھا ہوا ہے کہ مالی سال 22-2021 میں نشے کے عادی افراد کی بحالی کے لئے فیصل آباد اور ملتان میں علاج اور بحالی سنٹر کی تعمیر ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ان بحالی سنٹرز میں سڑکوں پر بیٹھے غریب نشئی لوگوں کو لایا جاتا ہے۔ آپ نے پچھلے دو تین سال سے سنا ہو گا کہ یہ نشے کی لت اب ایلیٹ کلاس میں بھی آ گئی ہے جیسے اسلام آباد کے تعلیمی اداروں اور ہمارے ایوانِ اقتدار میں بیٹھے بڑے بڑے لوگوں تک بھی پہنچ گئی ہے۔[**************************]

جناب چیئرمین: جی، خان صاحب! شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ محترمہ فردوس رعنا!

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! میں نے اب نام بول دیا ہے۔ شکریہ

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ فردوس رعنا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سمیع اللہ خان: صرف ایک منٹ چاہیے۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔ آپ نے 14 منٹ بولا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! صرف آخری ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پہلے ذرا اِن کو ایک منٹ دے دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں بس 60 سیکنڈ بولوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پچھلے تین سال سے عوام کی غربت اور بے روزگاری کے اعداد و شمار سروے آف پاکستان میں نہیں ہیں لیکن گدھوں کی تعداد کے اعداد و شمار پوری ذمہ داری سے دیئے ہیں۔ کیا میں یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہوں کہ پاکستان [*******************]

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ فردوس رعنا!

محترمہ فردوس رعنا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے عمران خان صاحب، عثمان بزدار صاحب اور سپیکر صاحب کی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ایک بہترین بجٹ پیش کیا ہے اور ہمیں یہ ایوان provide کیا جس کے اندر ہم نے آیت الکُرسی کے نیچے کھڑے ہو کر بجٹ کو پیش کیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ PTI حکومت کی اس سے بڑی کامیابی ہو نہیں سکتی کہ اتنی عالی شان بلڈنگ کے اندر اپنا بجٹ پیش کیا ہے۔ میں اپنے آپ کو بھی خوش قسمت محسوس کرتی ہوں کہ میں اس ایوان میں کھڑی ہوں اور میرے اوپر آیت الکُرسی لکھی ہوئی ہے جس کے سائے میں بول رہی ہوں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتی ہوں کہ ہماری حکومت نے جس شاندار طریقے سے بجٹ پیش کیاہے اس حوالے سے ہماری اپوزیشن کھسیانی ہو کر بار بار باتیں کر رہی ہے۔ مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کس حوالے سے بار بار حکومت کو نااہل کہتی ہے جبکہ یہ لوگ خود certified نااہل ہیں۔ ان کے لیڈران جو یہاں سے بھاگ کر لندن جاچکے ہیں اس لئے یہ certified نااہل ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ بجٹ پر بات کریں کیونکہ آپ کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میری ایک بہن یہاں آ کر چیخ چیخ کر بولیں کہ یہ نااہل حکومت ہے حالانکہ ہماری اس حکومت نے نہایت خوبصورت انداز میں شاندار بجٹ پیش کیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ بجٹ پیش کرنے میں عام آدمی کو دیکھا نہیں گیا لیکن یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ عام آدمی کو نہیں دیکھا گیا، کیا یہ صحت کارڈ میرے لئے بنایا گیا ہے؟ ہم نے یہ صحت کارڈ عام آدمی کے لئے بنایا ہے۔ ہم نے جو سکول upgrade کئے ہیں کیا یہ ہم نے اپنے لئے کئے ہیں؟ وہ سکول جن کی طرف انہوں نے آج تک سوچا نہیں تھا اُن سکولوں کو ہم پرائمری سے مڈل اور مڈل سے میٹرک تک لے گئے ہیں اور کیا یہ سکول ہم نے عام آدمی کے لئے نہیں بنائے؟ ہمارے عمران خان صاحب کی یہی سوچ ہے۔ یہ پناہ گاہیں ایک عام آدمی کے لئے بنائی گئی ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ عام آدمی کون ہوتا ہے، یہ وہی ہے جس کے پاس زندگی گزارنے کے لئے سہولیات میسر نہیں ہیں۔ کیا یہ پناہ گاہیں، روزگار اور SNE کے projects میرے لئے لگ رہے ہیں؟ یہ عام آدمی کے لئے لگ رہے ہیں اور وہ عام آدمی جس کے پاس اس وقت کوئی ہنر نہیں ہے اور وہ بے روزگار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کریں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! یہ سیاسی بے روزگار ہر وقت یہ راگ الاپتے ہیں کہ حکومت کا بجٹ ٹھیک نہیں ہے۔ دیکھیں، یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے کہ عمران خان کو وزیراعظم کی شیروانی کا ٹوٹا ہوا بٹن بھی نہیں دیا جائے گا لیکن اب اللہ کے حکم اور اُس کی رحمت سے تین سال سے ہم شیروانیاں پہن کر یہ بجٹ پیش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، windup کریں۔

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتاتی جاؤں کہ یہ عام آدمی کی بات کرتے ہیں لیکن میں آپ کو عام آدمی کی بات بتاتی ہوں کہ جس دن عمران خان نے قومی اسمبلی میں بجٹ پیش کیا تھا خدا جانتا ہے کہ لوگوں نے میرے پاس آکر کہا کہ آئندہ بھی تمام حکومتیں آپ کی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ سمیع اللہ خان کے جو آخری sentences تھے اُن کو میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، بلال فاروق تارڑ!

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب بلال فاروق تارڑ صاحب! آپ بات کرلیں۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Honourable Sir آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے بجٹ پر اظہار خیال کا موقع دیا۔ پچھلے تین دنوں سے Treasury Benches کی تقریریں سن کر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کے تمام مسائل حل ہو چکے ہیں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی ہیں، نوجوانوں کو ایک کروڑ نوکریاں مل چکی ہیں، 50-لاکھ گھروں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور وہ جو سکون قبر میں ملنا تھا وہ زندگی میں ہی پاکستانیوں کو میسر ہو چکا ہے۔ ایک جشن کا ماحول ہے یہ جشن کا نہیں شرم کا مقام ہے۔ ایک ملک جس کی GDP growth rate 5.8٪ تھی یہاں inflation کم ہو کر 3 فی صد رہ گئی تھی جس کے بارے میں Bloomberg International Journals لکھ رہے تھے Pakistan's economy is a pleasant surprise اور آنے والے سالوں میں یہ GDP growth rate 7٪ تک بڑھ جائے گا ایسے حالات میں انہوں نے اپنی نااہلی، نالائقی اور کرپشن سے جس میں یہ سر سے پاؤں تک ڈوبے ہوئے ہیں اس economy کو cripple کرکے رکھ دیا ہے international Financial Institutions کے اعداد و شمار کے مطابق اس سال آپ کا growth rate 1.2٪ رہے گا کیونکہ ان کا طرہ امتیاز ہے گیٹے جوڑ کر جھوٹ بولنا۔ پاکستان کی عوام سے جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ 3.9٪ growth rate ہے انہوں نے خود IMF کو مارچ کے مہینے میں لکھ کر دیا ہمارا growth rate 3٪ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ 10٪ inflation پر پہنچ گئی ہے غربت 24 فیصد تھی

40فیصد تک پہنچ گئی ہے 2کروڑلوگوں کو آپ نے غربت کی لکیر سے نیچے دھکیل دیا ہے۔GDPہوا میں تو نہیں ہوتا اس کے اثرات عوام تک travelکرتے ہیں۔ آپ کو ذرا ان سے پوچھنا چاہئے۔ ان کے حلقے میں عوام کی کیا حالت زار ہے، کسی تاجر سے پوچھو، کسی خاندان سے پوچھو ان کے کیا حالات ہیں۔ جب ہماری ماں بہنیں اشیاء خورد و نوش خریدنے دکانوں پر آتی ہیں۔ جب ان کو پتا لگتا ہے آج چینی، آٹا اتنا مہنگا ہو گیا ہے۔ وہ کن القابات سے آپ کے وزیر اعظم کو نوازتی ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں ہمnew projectsلگائیں گے آپ ذرا بتادیں 3سال میں کون سےprojectsلگائے ہیں۔ میرے ضلع گوجرانوالہ میں ایک اینٹ بھی نہیں لگی۔ مسلم لیگ(ن) نے گوجرانوالہ کو medical collegeدیا اور اسmedical collegeکے ساتھ500 bedکا ہسپتال بنایا جو پچھلے تین سال سے آپ کی نالائقی کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ اگر اس کوoperationalکر دیا جائے تو وہ آدھے ضلع کو caterکر سکتا ہے۔ وزیر آباد، علی پور چٹھہ، گکھڑ، راہوالی، لدھیوالہ اور قلعہ دیدار سنگھ جن کو referکیا جاتا civil hospitalان کو یہ ہسپتال زیادہconvenient ہے۔ راہوالی کے Children Hospitalکے لئے ایک روپے بھی اس سال کیADPمیں مختص نہیں کیا گیا میری پرزور requestہے راہوالی اور گکھڑ عوام کے ساتھ یہ ظلم نہ کیا جائے اور جو Children Hospitalشہباز شریف نے منظور کیا اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں۔ میںwind upکر رہا ہوں۔ میں30سیکنڈ لوں گا۔ اگر آپ کا خیال ہے دو چار سکیم منظور نظر MNAاورMPAsکو دے کر آپ ووٹ خرید سکتے ہیں۔ تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ووٹر آپ کا وہ ہی حال کرے گا جو اس نے آپ کا وزیر آباد میں کیا۔ ادھر بھی آپ نے جھوٹے وعدے کئے تھے۔ یہ حال آپ کا ڈسکہ میں ہوا پھر نوشہرہ ہوا اور پھر نور پور تھل میں ہوا۔ اب سیالکوٹ میں آپ کو امیدوار نہیں مل رہا۔ جن گورنمنٹ پارٹیوں نے عوام کی خدمت کی ہوتی ہے۔ ان کے دروازے پر لین لگی ہوتی ہے ٹکٹ لینے والوں کی آپ کو تو ٹکٹ ہولڈر ہی نہیں مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ کے 30سیکنڈ ہو گئے ہیں۔ میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں جناب اختر ملک! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس نئی اسمبلی میں بجٹ پیش ہونے پر نئی اسمبلی میں بیٹھنے پر اور ساتھ ساتھ جو lobbies ہیں عزت سے اسمبلی میں بیٹھنے اور عزت سے deal کرانے پر جناب سپیکر چودھری پرویز الہیٰ، وزیر اعلیٰ عثمان بُزدار صاحب اور وزیر اعظم عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ ایک قومی اثاثہ بنا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ پہلے جو اسمبلی تھی اس کے متعلق آپ کے علم میں ہے کہ جس انداز سے معزز ممبران وہاں بیٹھتے تھے، بچپن میں پرائمری سکولوں میں بھی بچوں کی اس طرح کی پوزیشن نہیں ہوتی تھی تو میں اس پر جناب چیئرمین کو اور وزیر خزانہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! آج بجٹ پر بحث جاری ہے یہ بجٹ ٹیکس فری، عوام دوست بجٹ ہے اور شاید پنجاب کی تاریخ میں اس طرح کا بجٹ پہلے پیش ہوا ہی نہ ہو۔ اس بجٹ کی یہ خصوصیت ہے کہ جو 560۔ارب روپے ڈویلپمنٹ کی مد میں allocate کئے گئے ہیں، محترم وزیر خزانہ نے اور جناب وزیر اعلیٰ نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ ڈویلپمنٹ کے لئے جو پیسے allocate کئے گئے ہیں یہ پوری طرح سے release ہوں گے۔ سابق حکومتوں میں figures کا ہیر پھیر ہوتا تھا کیونکہ گذشتہ حکومت کے آخری بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے 700۔ارب روپے کے قریب allocate کئے گئے تھے لیکن 300۔ارب روپے کے قریب release ہوئے تھے۔

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ کے وژن کے مطابق یہ بجٹ پہلی دفعہ عوامی مفاد کے منصوبوں پر لگ رہا ہے اس بجٹ میں آپ کو کوئی "نیلی، پیلی ٹیکسی" نظر نہیں آئے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

کوئی آپ کو "سستی روٹی فراڈ سکیم" اس بجٹ میں نظر نہیں آئے گی۔ کوئی آپ کو اس بجٹ میں " مالٹا ٹرین" نظر نہیں آئے گی۔ کوئی آپ کو "Metro Buses" جو اس قوم اور ملک پر بوجھ ہے، نظر نہیں آئیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ جب ملتان کے منتخب پارلیمنٹیرینز نے کہا کہ ہمیں میٹرو نہیں بلکہ یہاں پر سیوریج کی سکیم چاہئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو سریا دینا ہی دینا ہے اور وہ سریا ابھی تک ملتان کے لوگوں کے سر میں ہے۔ آج بھی بہت ساری جگہوں پر سیوریج کا پانی سڑکوں پر آیا ہوا ہے۔ انہوں نے وہ منصوبے لگائے جن میں میگا کرپشن، میگا کمیشن ہوتے تھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج عمران خان کے وژن کے مطابق پہلی دفعہ عوام کے فائدے کے لئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں جیسے یونیورسل ہیلتھ انشورنس، جیسے آپ کے 9 مدر اینڈ چائلڈ ہسپتالوں پر on groundکام جاری ہے اور آپ کا"کسان کارڈ"ہے۔ تین اہم departmentsمیں صحت، تعلیم و زراعت شامل ہیں۔ خاص طور پر زراعت پچھلے 30 سالوں سےneglectہو رہا تھا اور کسانوں کا بُرا حال تھا۔ آج کسانوں کی کمر سیدھی ہوئی ہے اور ان کے جو آبیانے تھے اور زمینوں کی جو مستعدیاں تھیں وہdoubleہو گئیں۔ آج کسان شکر گزار ہے کہ انہیں سننے کے لئے کوئی آ گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! جلدی سےwind upکریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! میں ایک آخر میں ایک مثال دے کر اجازت چاہوں گا اور زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ باتیں تو بہت کرنے والی ہیں لیکن میرے ڈیپارٹمنٹ میں ایک" قائد اعظم سولر پارک" بنایا گیا تھا۔ میں بتاؤں کہ ان کے سٹائل میں کیا فرق تھا اور ہم نے کیا کیا ہے۔ "قائداعظم سولر پارک" 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ بنایا جس کا ٹیرف 14.1 سینٹ پر دلوایا گیا جس میں یہ شرط لکھی تھی کہ ڈالروں میں ادائیگی ہو گی اور دُبئی میںpaymentپہنچا کر دیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے وہی 100 میگاواٹ کا پراجیکٹ لیہ میں ابھی کیا ہے اور financial closeانشاء اللہ نومبر میں ہو گا جو کہ ہم نے 3.7 سینٹ پر دیا ہے۔ ان کی بجلی کا جو rateتھا تو آج اسی وجہ سے بجلی مہنگی ہو رہی ہے اور لوگ مہنگائی کی چکی میں پس رہے ہیں تو وہ ان کےcapacity chargesزیادہ ہونے کی وجہ سے پس رہے ہیں۔ ان کے مہنگے منصوبوں کی وجہ سے پس رہے ہیں۔ آج جنوبی پنجاب کےRules of Business finalہو جائیں گے اور اسی بجٹ اجلاس میں وزیر اعلیٰ صاحبRules of Businessاور جنوبی پنجاب کے معاملات سے متعلق اسی ہاؤس میں آ کر بتائیں گے۔ جنوبی پنجاب کے لوگوں کے لئے ملازمتوں کے حوالے سے وزیر خزانہ بھی انشاء اللہ اعلان کریں گے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! windupکریں۔

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب چیئرمین! صرف 30 سیکنڈ میں wind up کرتا ہوں۔ یہاں پر میرے دوست بیٹھے ہوئے ہیں جنہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر جنوبی پنجاب کے صوبے سے دستبردار ہونے کا اعلان کیا اور آج وہ جنوبی پنجاب پر بات کرتے ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان کا double standard کب ختم ہو گا۔ ہم اسمبلی میں جنوبی پنجاب کا بل لا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جو جماعتیں جنوبی پنجاب پر سیاست کرتی رہی ہیں، دو تہائی اکثریت صوبے میں ہونے کے باوجود، دو تہائی اکثریت مرکز میں ہونے کے باوجود اور دو تہائی اکثریت سینٹ میں ہونے کے باوجود جنوبی پنجاب کے لوگوں کو شناخت نہیں دی گئی اور انہیں دیکھا نہیں گیا۔ اس دفعہ انشاءاللہ جناب عمران خان کی قیادت میں اور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قیادت میں ہم بل لا رہے ہیں اور جو جنوبی پنجاب کا راگ الاپتے ہیں انہیں انشاءاللہ موقع ضرور دیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! لاء منسٹر صاحب! اس وقت ہاؤس سے باہر گئے ہیں اور آپ کا پوائنٹ لاء منسٹر سے متعلق ہے اس لئے اگر آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔ میں ان کی موجودگی میں آپ کو floor دے دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! میں ایک شعر کے ساتھ شروع کروں گا کہ:

میرے ہاتھ میں قلم میرے ذہن میں ہے اُجالا
مجھے کیا دبا سکے گا کوئی ظُلمتوں کا پالا
مجھے فِکر امنِ عالم تجھے اپنی ذات کا غم
میں طلوع ہو رہا ہوں اور انشاء اللہ تو غروب ہونے والا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں ان اعداد و شمار کے چکر میں نہیں پڑوں گا کہ کتنا growth rate ہے، کس طرح کون جارہا ہے اور پنجاب کا بجٹ کیا بنایا گیا ہے؟ میں آج اس معزز ایوان میں جو بات کرنے آیا ہوں تو میں آج ایک غریب ماں کی بات کرنے آیا ہوں، میں آج اُس عورت کی بات کرنے آیا ہوں جو اپنی چار چار جوان بیٹیوں کی اِس مہنگائی کے دور میں ہاتھ پیلے نہیں کر سکتی۔ میں آج اِس ایوان میں اُس غریب باپ کی بات کرنے آیا ہوں جس کے چھوٹے چھوٹے بچے سکول نہیں جا سکتے، جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو دو وقت کی روٹی دینے سے بھی تنگ ہے۔ میں آج اس معزز ایوان میں اُس مزدور کی بات کرنے آیا ہوں اور میں اُس کسان کی بات کرنے آیا ہوں، میں اس نوجوان جس کے ہاتھ میں ڈگریاں ہیں، ایم اے، بی اے پاس نوجوانوں کی بات کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے ہمیں یہ جو اعداد و شمار کا جو گورکھ دھندا بتایا ہے تو یہ وہی لوگ understand کر سکتے ہیں جو جرمنی اور جاپان کے بارڈر کو ملاتے ہیں اور پاکستان کے 12 موسم ملاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کی اداکاریاں دیکھیں، اس نااہل کپتان کی اداکاریاں دیکھیں کہ تین سال میں تین بجٹ اور تین وزیر خزانہ جبکہ ایف بی آر کے چیئرمینوں کی لائنیں لگ گئی ہیں تو ان کی اداکاری دیکھیں۔ میں تو اس اداکار پر حیران ہوں کہ اس طرح کے اداکار نہ لالی وڈ، نہ ہالی وڈ اور نہ بالی وڈ میں ہیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ٹی وی پر آتے ہیں اور آکر کہتے ہیں کہ میں " این آر او" نہیں دوں گا، میں "این آر او نہیں دوں گا"۔ "اوہ توں اپنے این آر او دا خیال کر سانوں چھڈ دے"۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ پاکستان میں وہ نظام لا رہے ہیں جس میں ان کے NHA کا وزیر مُراد سعید جو کبھی بھی "مُراد" نہ پائے گا، فرماتا ہے کہ میں 100۔ارب ڈالر اس کے منہ پر ماروں گا۔ 100۔ارب ڈالر اس کے منہ پر ماروں گا اور حالت یہ ہے کہ آپ مہنگائی دیکھیں کہ ان کی وجہ سے لوگوں کے گھر اجڑ گئے ہیں۔ انہوں نے تجاوزات کے نام پر بھیرہ، میانی، بھلوال اور سرگودھا کی عوام کے گھر گرائے، غریب ریڑھی والوں کو اٹھایا اور بازار بند کرائے تو ہم اس بجٹ کو نہیں مانتے اور ہم اس نظام کو نہیں مانتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کپتان نے کرپشن کا علم اٹھایا اور ایسا علم اٹھایا کہ جو چیزیں under the tableہوتی تھیں آج گلی گلی، محلے محلے وچ کپتان دی گلاں ہو رئیاں نیں تے over the tableساری کرپشن ہو رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ہمارے ساتھ موازنہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نواز شریف اور شہباز شریف چور تھے۔ ہمیں پتا ہے کہ ہم نے ملک کا دفاع نہیں کھایا، ہم نے مریضوں کی دوائی میں کمیشن نہیں کھایا، ہم نے سی پیک نہیں کھایا، ہم نے کشمیر نہیں کھایا اور ہم نے قرضہ نہیں کھایا۔ الحمدللہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ "حاجیوں" کی حکومت ہے اور ملک بند گلی میں ہے اور نیا پاکستان کباڑ بن چکا ہے۔" Foreign Funding Case" وزیر اعظم لا پتہ، "Billion Tree" وزیر اعظم لا پتہ اور رحیم یار خان ٹرین حادثہ وزیر اعظم لا پتہ۔ دنیا میں بچے لا پتہ ہوتے ہیں اور یہ پہلا ملک ہے کہ جہاں ان کا وزیر اعظم ہی لا پتہ ہو گیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ان کے وزیر اعظم کو دیکھیں، ان کے میگا پراجیکٹ ایران جائیں گے تو ایران کا ماڈل، ترکی جائیں گے تو ترکی ماڈل اور چین جائیں گے تو چینی ماڈل جبکہ میگا پراجیکٹ آتے ہیں تو پہلے انڈے آتے ہیں یا مرغی آتی ہے اس کا فیصلہ انہوں نے خود کرنا ہے۔ ان کا ایک وزیر ٹی وی پر بیٹھ کر کہتا ہے کہ "کٹیاں دا دودھ چو کے ویچ چھڈو"۔ "کٹیاں دا دودھ وی چو کے ویچ چھڈنا"۔ کون سا انجکشن یہ لگاتے ہیں کہ انہیں حُوریں نظر آتی ہیں اور کون سی عینکیں پہنتے ہیں تو ہمیں بھی عینکیں دیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! windup کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میرے ابھی چار منٹ بھی نہیں ہوئے میں نے موبائل on کیا ہوا ہے۔ عوام ان سے پوچھ رہی ہے پنجاب کی عوام ان سے چیخ چیخ کر پوچھ رہی ہے کہ کہاں ہیں ایک کروڑ نوکریاں، کہاں ہیں پچاس لاکھ گھر، کہاں ہے PM House اور کہاں ہیں وہ دعوے کہ ہم جی او آر کے دروازے گرا دیں گے؟

جناب چیئرمین! میں آخر میں اپنے حلقے کی بات کرتے ہوئے یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ADP کی سکیمیں آئی ہیں، ہمارے حلقے میں ایک نیا نظام شروع ہو گیا ہے پنجاب اور وفاق کے جو imported امیدوار ہیں انہوں نے دو دو بورڈ لگا دیئے کہ ہم نے یہ سکیمیں منظور کروائی ہیں۔ مجھے

بتائیں کہ یہ کتاب آپ کی چھپی ہوئی ہے اگر یہ سچ ہے تو وہ جھوٹے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو یہ کتاب جھوٹی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

بھیرہ بھلوال روڈ 2016 میں منظور ہوئی تھی جس پر 70 فیصد کام ہوا۔ بھیرہ شاہ پور روڈ، شیر محمد والا تا ستار پور روڈ، وجیدی پُل تا گڈو والا، میلووال رتو کالے والی، فتح پور تا دیوان پور، نور خانے والا تا کلیکہ روڈ۔ ان تمام projects پر 70,70 فیصد کام ہو چکا ہے۔۔

جناب چیئرمین: آپ کا ٹائم پورا ہو چکا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس بس آخری ایک منٹ ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے دو منٹ دیئے جائیں۔ یہ زیادتی ہے کیونکہ پورے سال بعد ایک بار بات کرنے کا موقع ملتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کے چھ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: بھیرہ بھلوال، بھیرہ ملک وال، سالم پور، سرگودھا روڈ یہ سکیمیں ہمارے وقت کی تھیں ان میں 5 کروڑ لکھے ہیں۔[****************] میں نے جو چیزیں لکھ کر دی تھیں۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، بہت شکریہ۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ کو 20 سیکنڈ دیئے جاتے ہیں اس میں اپنی بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (سید عباس علی شاہ): جناب چیئرمین! انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ کہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، صہیب احمد ملک نے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے وہ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! ضلع بھلوال کی بات کی گئی، مجھ سے ریسکیو 1122 والا وعدہ کیا گیا۔۔(قطع کلامیاں)

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! ضلع بھلوال کی بات کی گئی، مجھ سے ریسکیو 1122 والا وعدہ کیا گیا۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آغا علی حیدر! آپ بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے ایک منٹ تو دیں، یہ آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب صہیب احمد ملک ڈائس کے سامنے آ گئے اور احتجاج کرنا شروع کر دیا)

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں لیکن go back to your seat اپنی سیٹ پر جا کر بات کریں میں آپ کو بیس سیکنڈ دے رہا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں تین چار چیزوں کے بارے wrap up کروں گا کہ ضلع بھلوال کے لئے ریسکیو 1122، بھیرہ پھلروان کی واٹر سپلائی سکیمیں، ایم آر آئی اور سٹی سکین ہونی چاہئیں۔ میں نے ضلع بھلوال کے لئے جو قراردادیں پیش کی ہیں ان پر آپ کو عمل کرنا چاہئے۔ آگے بارشیں آ رہی ہیں جو نئی کارپٹ روڈز بن رہے ہیں ان نااہلوں کو کہیں کہ وہاں پر نالیاں بنائیں۔ میں آخر میں counter violent extremism کے بارے میں SSDO محنت کر رہی ہے۔۔

جناب چیئرمین: اب بس کر دیں، بس کر دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! مجھے آخری شعر پڑھنے دیں۔

جناب چیئرمین: اچھا پڑھیں۔

جناب صہیب احمد ملک:

اے چاند یہاں نہ نکلا کر
بے نام سے سپنے دکھا کر
یہاں کی گنگا الٹی بہتی ہے
اس دیس میں اندھے حاکم ہیں
نہ ڈرتے ہیں نہ نادم ہیں
نہ لوگوں کے یہ خادم ہیں۔۔

جناب چیئرمین: بس، شکریہ۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! بجٹ نامنظور، نامنظور، نامنظور۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جناب سعید اکبر نوانی!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میرا قصور کیا ہے۔۔؟

جناب چیئرمین: آغا صاحب! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں اب میں نے ان کو floor دے دیا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع بخشا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! آپ نے کہا تھا کہ میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

جناب چیئرمین: میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں، نوانی صاحب سینئر ممبر ہیں انہیں بات کرنے دیں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو وہ نہایت اہم دن ہوتا ہے، اس میں بہت ہی اہم بحث ہوتی ہے جس میں تمام شرکاء، میرے عزیز اور میرے کولیگ حصہ لیتے ہیں۔ سال میں سارے ایم پی ایز کے لئے یہ واحد موقع ہوتا ہے کہ وہ ہر subject پر بات کر سکتے ہیں اور رولز میں کوئی پابندی نہیں ہے اس موقع پر آدمی ہر موضوع پر بات کر سکتا ہے۔ پورے سال میں کسی بھی جگہ کوئی ایسی

بات نہیں ہے جس پر ہر subject پر بات کی جاسکتی ہے صرف بجٹ ایسا موضوع ہے جس پر ہر issue پر بات کی جاسکتی ہے۔ مجھے افسوس سے یہ بات کرنی پڑتی ہے کہ پچھلے دنوں میں ڈپٹی سپیکر کے پاس گیا اور یہاں حسن مرتضیٰ صاحب نے بہت objectionable ریمارکس دیئے کیونکہ ابھی یہاں sound system install نہیں ہوا اس لئے میں بات نہیں کرسکا۔ میں ان کے خاندان کو جانتا ہوں میرا ان کے ساتھ بہت ہی قریبی واسطہ ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اس بھنڈپُن کا کہاں سے کورس کیا ہے جو بھی ان کے سامنے سے گزرتا ہے وہ زخمی ہو کر گزرتا ہے۔ مجھے اس بات کا افسوس ہے اور میں توقع نہیں کرسکتا تھا کہ یہ ہر آدمی کے ساتھ اسی طرح کا behave کریں گے۔ میں نے دو تین دن یہ سوچا کہ میں اس بجٹ پر کیا تقریر کروں میں نے بجٹ کی تمام کتابیں دیکھیں۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ کوشش کرتی ہے کہ ہم اس صوبے اور عوام کی بہتری کے لئے بجٹ پیش کریں۔ میں نے عرصہ دراز سے یہ دیکھا ہے کہ اُس طرف میرے بیٹھے قابل احترام ممبران نے نقائص نکالنے ہیں، انہوں نے بجٹ پر خامیاں نکالنی ہیں چاہے بجٹ جس طرح کا بھی ہو اور میری طرف سے بیٹھے ہوئے تمام ایم پی ایز نے تعریفوں کے انبار لگا دینے ہیں۔ ہمیں آج ایک فکر کرنی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس بحث کا سٹائل بدلے۔ ہم نے چار بجٹ پیش کئے۔ ہم پچھلے تیس سال سے یہ دیکھ رہے ہیں لیکن آج ہم نے دیانتداری سے یہ تجزیہ کرنا ہے کہ کیا آنے والا بجٹ اس صوبے کی بہتری کا سبب بنتا ہے، کیا اس صوبے کی عوام کے لئے اس نے بہتری کا کوئی ذریعہ پیدا کیا ہے؟ اگر دیانتداری سے دیکھا جائے تو ہر آنے والا دن عوام کے لئے تکلیفیں بڑھا رہا ہے، ان کے لئے مہنگائی بڑھا رہا ہے اور ان کی مصیبتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر کام کریں اور بجٹ کو بہتر سے بہتر بنائیں لیکن سال کے آخر میں ہم اس کے وہ رزلٹ حاصل نہیں کرپاتے۔ آج ہمیں بحث اس بات پر کرنی چاہئے کہ ہم اس کے بہتر رزلٹ کس طرح سے لیں۔ یہاں اعداد و شمار پر جتنی بحث کی جائے وہ کم ہے لیکن ہمیں اپنی بحث کا سٹائل اور direction بدلنی پڑے گی۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ دو چیزیں۔۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ ضرور مہربانی فرمائیں گے۔ ہمیں دو چیزیں سامنے نظر آتی ہیں۔ ایک کرپشن اس بجٹ کو کھا جاتی ہے اور دوسرا ہمارے صوبے اور ملک کی بے ہنگم آبادی ہے کہ بجٹ اس کی نذر ہو جاتا ہے۔ ہمیں اس پر بحث کرنی ہے کہ ہم اس کرپشن کو کیسے روک سکتے ہیں۔ جب تک یہ کرپشن نہیں رکتی اس وقت تک ہم اس بجٹ سے نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ میرے پاس تمام اعداد و شمار لکھے ہوئے ہیں اور میں تمام اعداد شمار پیش کر سکتا ہوں لیکن اس کا نتیجہ میں نے پچھلے اتنے ادوار میں دیکھا ہے کہ کوئی positive نہیں آیا۔ میری تمام ممبران سے یہ گزارش ہے چونکہ یہ سب سے بڑا ہاؤس ہے اسی ہاؤس میں پالیسز بنتی ہیں ،اسی ہاؤس میں بجٹ پاس کرنا ہے اور اس ہاؤس میں ہی عوام کی بہتری کے منصوبے آتے ہیں۔ اگر وہ منصوبے نتائج نہیں دیتے تو ہمیں پھر فکر کرنی ہے کہ ہم ان نتائج کو حاصل کرنے کے لئے کیا اقدامات کریں تا کہ ہماری تمام efforts عام آدمی تک پہنچے جو آج تک نہیں پہنچ پا رہی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سعید اکبر خان! please wind up کیجئے گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! اس بات کی بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس ملک کے نظام کو بہتر کریں لیکن یہ نظام ہمارے سے بہتر نہیں ہو رہا۔ میں آخر میں آپ کی ٹائم کی مجبوری کو دیکھتے ہوئے کہوں گا کہ یہاں پر میرے مسلم لیگ (ن) کے دوست بیٹھے ہیں جنہوں نے ووٹ کو عزت دینے کا slogan دیا تو میں آج دو لفظوں میں ایک بات کرتے ہوئے جا رہا ہوں کہ یہ نظام اس وقت ٹھیک ہو گا جب سیاسی لیڈر establishment کی طرف اقتدار لینے کے لئے دیکھنا چھوڑ دیں گے تو اس دن یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب وہ عوام کی طرف دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے کہ ہمیں اس نے عزت دینی ہے اور ہم نے عوام سے ووٹ لے کر اقتدار حاصل کرنا ہے جب یہ trend پیدا ہو گا تو اس دن یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ دوسرا یہاں بیٹھے ہوئے بیوروکریٹس سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ جس دن فیصلہ کریں کہ ہم نے posting اور transfer کے لئے سیاسی نمائندوں کی طرف نہیں دیکھنا تو اس وقت یہ نظام ٹھیک ہو گا۔ ان باتوں کا آج یہ لوگ سیاسی فیصلہ بھی کر لیں اور بیوروکریٹس بھی فیصلہ کر لیں تو مجھے یقین ہے کہ یہ نظام بہتر ہو سکتا ہے، یہ ملک صحیح ڈگر پر چل سکتا ہے اور عوام کی بہتری

ہو سکتی ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میری request پر ٹائم دیا اور میں آپ کی مہربانی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تمام باتیں ختم کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ بول لیں۔ جس پوائنٹ پر کہا ہے اسی پر بولئے گا۔

آغا علی حیدر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔ میں تقریباً دو ماہ سے ٹائم ہی لے رہا ہوں لیکن ٹائم مل نہیں رہا۔ جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں.please

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! تین دن پہلے میرے حلقے ننکانہ میں ایک ایسا واقعہ ہوا جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور اس کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ تین دن ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک حکومت کا کوئی بندہ ان کی دادرسی کے لئے وہاں نہیں گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر صاحب! بات سن لیجئے گا۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! کوئی بندہ ان کو پوچھنے نہیں گیا۔ یہ کتنی بے حسی ہے اس حکومت میں ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔

آغا علی حیدر: اور اس کے بعد اس کو مار دیا گیا اور اس کو قتل کر دیا گیا ہے لیکن کوئی بندہ وہاں پر ان سے پوچھ نہیں سکا۔ یہ کتنی شرم والی بات ہے۔ میں اس حکومت کو request کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کوئی ایک اچھا کام نہیں کیا لیکن جو یہ زیادتی ہوئی ہے اس کی دادرسی اس حکومت کا فرض ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب سے درخواست کرتا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ Please windup کریں۔ جی آپ کا point آ گیا۔ چودھری اشرف وڑائچ!

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! میری بات سنیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں---

جناب چیئر مین: جی، جواب لے لیتے ہیں۔ چودھری اشرف جاوید واڑئچ!---موجود نہیں ہیں۔ جناب ملک محمد وحید!---

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! مجھے جواب تو دیں---

جناب چیئر مین: جی، آپ کا point آ گیا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب چیئر مین! آپ مہربانی کر کے ان کو اپنی بات مکمل کرنے دیں---

جناب چیئر مین: دیکھیں! میں نے out of turn Point of Order دیا ہے اور انہوں نے اپنی بات مکمل کی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! مجھے جواب تو دیں---

جناب چیئر مین: جی، آپ کو لاء منسٹر صاحب جواب دے دیں گے آپ بعد میں انہیں مل لیں۔ یہ بجٹ سیشن ہے (قطع کلامیاں)

جی، ملک محمد وحید! آپ بات شروع کریں۔

آغا علی حیدر: بھائی صاحب! آپ ایک منٹ ذرا ٹھہر جاؤ، لاء منسٹر صاحب مجھے جواب تو دیں---

جناب چیئر مین: جی، This is not the way. ملک محمد وحید صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں۔ آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے---

جناب چیئر مین: آپ لاء منسٹر صاحب کے پاس آ جائیں وہ آپ کو بتاتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین! یہ کیسی بات ہے، سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے---

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ نے بات کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں "جواب تو لے لیں")

جناب چیئر مین: جی، جواب لے لیتے ہیں۔

آغا علی حیدر: ایک قتل ہو گیا ہے کوئی بندہ پوچھنے والا نہیں ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دیا ہے۔ اب آپ زیادتی کر رہے ہیں۔ ملک محمد وحید صاحب! آپ اپنی بات شروع کریں اور اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

آغا علی حیدر: یہ بڑا ظلم ہے آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، Don't dictate the Chair, please.

آغا علی حیدر: حکومت کے رویے سے عوام بیزار ہو چکے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، ملک محمد وحید صاحب!

ملک محمد وحید: جناب چیئر مین! میں بول رہا ہوں آپ میری بات تو سنیں۔

جناب چیئر مین: آپ اپنی بات شروع کریں۔ آپ کیوں بات نہیں کر رہے۔

ملک محمد وحید: آپ ایسے نہ کریں۔۔۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ بولیں، شروع کریں اور وقت ضائع نہ کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئر مین! میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ان کو جواب دینا ہے تو بتائیں اور اگر نہیں دینا تو تب بھی بتائیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین: جی، آپ بولیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آغا صاحب کے حلقے میں کوئی واقعہ ہوا ہے اُس کے بارے میں یہ بات کرنا چاہتے ہیں ان کی بات ضرور سن لی جائے۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین!۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! بات کر رہے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ ان کو دومنٹ دے دیں ان کے حلقے میں ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی کا واقعہ ہوا ہے وہ آپ کو بتانا چاہتے ہیں اور لاء منسٹر صاحب ان کو سن لیں گے۔۔۔(شور وغل)۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر آغا علی حیدر سپیکر ڈائس کے سامنے آگئے)

جناب چیئرمین: جی، اس طرح نہیں، Don't behave like this. دیکھیں! میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر دیا اور یہ میرے ساتھ اب کیا کر رہے ہیں؟ یہ چیئر کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! پھر جواب تو دیں۔۔

جناب چیئرمین: آپ ادھر جائیں۔ لاء منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! یہ بڑی زیادتی ہے۔ ایک سات سالہ بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں Go back to your seat, please. آپ بیٹھیں۔ Please order in the House. جی، لاء منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔ آغا صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ Go back to you seat, please. (شور وغل) سمیع اللہ خان صاحب! آپ House in order کروائیں۔ Please go back to your seat.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر بات کر رہے ہیں۔ Order in the House. Please go back to your seat Agha Ali Haidar Sahib. آپ کی یہ سیٹ ہے جہاں آپ تشریف فرما ہیں؟

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! وہاں آواز نہیں آ رہی تھی۔

جناب چیئرمین: لاء منسٹر مائیک پر بات کر رہے ہیں آپ تک آواز آ جائے گی۔ Go back to your seat, please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بہت پہلے میں اس بات کا جواب دے دیتا لیکن جس انداز سے موصوف اس ہاؤس کو dictate کرنا چاہتے ہیں یا Rules of Procedure کو bulldoze کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے generally یہ اس ہاؤس کی practice ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر یہاں پر بات کرتا ہے جس طرح ابھی سعید اکبر نوانی صاحب نے فرمایا کہ یہ بجٹ سیشن ہے general discussion on budget آ رہی ہے اور آپ گورنمنٹ کے تمام شعبہ جات پر بات کر سکتے ہیں اُس کے بعد جب concerned minister اس کو windup کرے گا وہ اُس کا جواب دیں گے۔ اب ان کا یہ استدلال کہ اس بات کا ابھی جواب دیا جائے۔ میرے پاس اس وقت کوئی کمپیوٹر نہیں ہے کہ میں اُس سے نکال کر کہوں کہ فلاں جگہ واقعہ ہوا اس کا یہ رد عمل ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! معزز ممبر نے ایک بات کی ہم نے اُس کو register کیا، میں باقاعدہ اُس کی رپورٹ لے کر معزز ممبر کی خدمت میں پیش کروں گا اور میں اُنہیں یقین دلاتا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ جو ملزمان ہیں اُن کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور مظلوم خاندان کو انصاف دلایا جائے گا۔ معزز ممبر نے یہ بھی فرمایا کہ وہاں پر کوئی نہیں گیا باقاعدہ لوکل administration کا اُن کے ساتھ رابطہ ہے حکومتی اراکین اُن کے پاس گئے ہیں اُن کی دادرسی۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! کوئی نہیں گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔ انہوں نے بات کی میں اُس کا جواب دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، لاء منسٹر بات کر رہے ہیں آپ اُن کی بات کو کاٹ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اور سب سے آخر میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مظلوم خاندان کی دادرسی ہو گی اور اُن کو انصاف دلایا جائے گا کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد وحید!

ملک محمد وحید: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاَعُوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ تین سال کے بعد آج مجھے پہلی مرتبہ floor ملا ہے۔

جناب چیئرمین! میں کچھ یاد کروانا چاہتا ہوں کہ 2013 میں جب ہماری گورنمنٹ بنی تھی تو ہر طرف خوشحالی تھی اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے megaprojects میاں محمد نواز شریف کی بدولت رواں دواں تھے کہ ایک دھرنے نے اُس ترقی کو روکنے کی کوشش کی اور وہ دھرنا دھڑن تختہ ہوا لیکن پاکستان کے مزدوروں کے منہ سے روٹی چھیننے کی پوری کوشش کرتا رہا، وہ تماشہ سجاتا رہا اور کنٹینر پر چڑھ کر جھوٹ بولتا رہا جب کہ پاکستان کی ترقی کو پھر بھی جام نہ کر سکا اور سی پیک کے جو بہترین projects تھے وہ میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت پورے ہوتے رہے۔ اُس وقت کی دہشت گردی کو اگر یاد کریں تو بڑی بھیانک تھی گھر سے ماؤں کے لال ڈرتے باہر نکلتے تھے کہ کہیں bomb blast نہ ہو جائے اسی دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے میاں محمد نواز شریف نے قدم اُٹھایا تھا جو ضرب عضب کے ذریعے سے ہم نے اُس پر کنٹرول کیا۔ لوڈشیڈنگ کا خاتمہ بھی میرے قائد کے حصے میں آیا تھا، اُس وقت بھی ہمارا جی ڈی پی ریٹ 5.8 تھا اتنی مصیبتوں کے باوجود ان دھرنوں اور دھڑن تختوں کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ہم پھر بھی ترقی پر تھے اور جس طرح یہاں پر ایک speech ہوئی تھی اور ماڈل ٹاؤن کے واقعے کا ذکر کیا گیا تھا میں یہ

سمجھتا ہوں کہ ماڈل ٹاؤن واقعہ آج بھی courts میں ہے لیکن [*************] یہ بجٹ کی بات کرتے ہیں کہ بڑا متوازن بجٹ ہے اس میں غریب کو بڑا کچھ دیا گیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین: ملک وحید صاحب! ایک منٹ لاء منسٹر کو ٹائم دیجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئر مین! میں صرف آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر جذبات میں آکر عدالتی فیصلے کو شرمناک قرار دے رہے ہیں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

جناب چیئر مین: عدالتی فیصلے کے اوپر جو comments آئے ہیں اُس کو expunge کرتے ہیں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئر مین! میں نے یہ کہا ہے کہ وہ باعزت بری ہو چکے ہیں تو پھر کس کے ہاتھ پر لہو تلاش کریں۔ مجھے بتائیں اُن معصوم بچوں کے والد کو، والدہ کو بے دردی سے قتل کیا گیا، مجھے بتائیں پھر یہ سوال کس سے کریں؟ اگر یہ بھی floor ہمارے لئے بند ہو جائے گا تو پھر انصاف کے لئے باہر جو کچھ ہو رہا ہے پھر جو گالیاں اس تحریک انصاف کو پڑھ رہی ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین: ملک محمد وحید صاحب! آپ بجٹ پر آجائیں بجٹ کے حوالے سے بات کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئر مین! پھر جو تحریک انصاف کو مار پڑھ چکی ہے مجھے بتائیں پھر انصاف کے لئے ہم کہاں جائیں گے۔ میں بجٹ پر آتا ہوں کون سا متوازن بجٹ ہے وہ مہنگائی جو منہ چڑھا کر اِن کی جان کو باہر عوام کی صورت میں رو رہی ہے، آج غریب آدمی نہ چینی خرید سکتا ہے، نہ آٹا خرید سکتا ہے، نہ اپنے بچوں کی فیس ادا کر سکتا ہے، نہ اپنے بچوں کی خوشیاں خرید سکتا ہے۔ میں اگر اس بات پر کہوں کہ جب وزیر اعظم کسی چیز کا نوٹس لیتے ہیں تو وہ چیز راتوں رات غائب ہو جاتی ہے اور ان کے اُن وزیروں، مشیروں اور اُن ترجمانوں کی گود میں چلی جاتی ہے جو راتوں رات ارب پتی بن جاتے ہیں۔ آج دیکھیں کہ چینی کا ریٹ کیا ہے، آٹے کا ریٹ کیا ہے، ملبوسات کے ریٹ کہاں پر پہنچ چکے ہیں ایک غریب آدمی اپنی بچی کی شادی نہیں کر سکتا۔

---

* بحکم جناب چیئر مین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر میٹرو بس کی بات کی گئی کہ میٹرو بس کیوں بنائی گئی اُس کو جنگلہ بس کہا گیا لیکن نقل کے لئے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے اور انہوں نے وہ میٹرو بس بنائی جس کا ڈرائیور بھی اُس کا موڑ نہ کاٹ سکا تھا اور وہ اُس نے سیدھی دیوار میں جا ماری اور وہ میٹرو جو چھ مرتبہ جل چکی ہے۔

جناب چیئرمین: ملک محمد وحید صاحب! آپ please windup کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! ابھی تو میں نے یہ کام شروع ہی کیا ہے اور گھنٹی بجائی جا رہی ہے میری بات کا ضرور جواب دیجئے گا جو ٹیکہ وزیراعظم کو لگا تھا تو حوریں نظر آئیں۔

جناب چیئرمین:! آپ please windup کریں۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! وہ ٹیکہ جب وزیراعظم کو لگا تو حوریں نظر آئیں اور وہ ٹیکہ جو غریب نے لگوایا تو اُس کو قبر نظر آئی۔

جناب چیئرمین : آپ کا شکریہ۔ آپ بجٹ پر بات نہیں کر رہے۔

ملک محمد وحید: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر ہی بات کر رہا ہوں۔ آج آپ کا growth rate 3.9 فی صد جھوٹ پر مبنی ہے آپ 1.2 اور 1.5 کا قرار کر چکے ہیں لیکن جھوٹ کہاں تک چلے گا، کہاں تک آپ کے جھوٹ کی پکار چلے گی ایک دن انشاءاللہ سچ آئے گا۔ جب آپ کا گریبان ہو گا اور عوام کا ہاتھ ہو گا انشاءاللہ۔ احساس پروگرام کے ساتھ COVID میں انہوں نے جو مقابلہ کیا اُس میں شرم کی بات یہ ہے کہ عوام کو لائنوں میں لگا کر احساس پروگرام کی رقم تقسیم کی گئی جو ایزی پیسہ کے ذریعے ہم لوگوں کے گھروں تک پہنچاتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ windup کریں۔ جی، ملک احمد بھچر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ چاہوں گا اور میرا ٹائم بھی اُس وقت شروع ہو گا جب آپ کی توجہ میری طرف ہو گی۔ اس گورنمنٹ نے 2655۔ ارب روپے کا

جو بجٹ پیش کیا ہے میں اس کو جس تناظر میں دیکھ رہا ہوں تو یہ ایک regional equalization budget ہے جس میں ہر area کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر میری طرف متوجہ ہوں گے تو میں بات کو جاری رکھوں گا۔

جناب چیئرمین: جی، please continue کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس میں دیہاتی، شہروں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! time waste ہو رہا ہے آپ please بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! یہاں ہمارے سابق سپیکر صاحب بیٹھے ہیں میں پورے ہاؤس سے ایک request ضرور کروں گا۔ ہم بھی اپوزیشن میں رہے ہیں لیکن بجٹ کو اگر بجٹ تک ہی محدود رکھا جائے تو اپوزیشن کے پاس بہت ٹائم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب اور لاء منسٹر صاحب آپ بھی توجہ فرمائیے گا کہ سپیکر صاحب کا بھی پیغام آیا ہے کہ بجٹ کے علاوہ کوئی ممبر کوئی اور بات کرے گا تو اس کا مائیک بند کر دیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! ہم بھی تقریریں کرتے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ کی بات سپیکر صاحب تک پہنچ گئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے ہیلتھ پر بات کروں گا کیونکہ آرٹیکل 140-A کے تحت یہ fundamental rights ہے کہ ریاست ہر شہری کو صحت، تعلیم اور انصاف دینے کی پابند

ہوتی ہے۔ صحت کے لئے بجٹ میں 370-ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ سابقہ ہیلتھ بجٹ سے 182 فیصد زیادہ ہیں۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے لئے 78-ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو آئندہ ہمارے پروگرام آرہے ہیں ان میں DHQs کی upgradations جن میں انسٹیٹیوٹ آف ریڈیالوجی، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹ راولپنڈی، نشتر ہسپتال اور رحیم یار خان ہسپتال شامل ہیں۔ میں ایک اور بات عرض کروں گا کہ 1984 سے آج تک جنرل ہسپتال کے بعد کوئی نیا ہسپتال نہیں بنایا گیا۔ پہلی مرتبہ ایک ہزار بیڈ پر مشتمل ہسپتال بنایا جارہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! راولپنڈی میں جو Institute of Urology بن رہا ہے اس کی capacity بڑھائی گئی ہے اور ہم وہاں پر capacity بڑھا رہے ہیں جن ہسپتالوں میں مریضوں کو آٹھ، آٹھ ماہ کے بعد کی تاریخ دی جاتی تھی۔ آپ House in order کروائیں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ:(جناب احمد خان): جناب چیئرمین! پنجاب کے DHQs 119 کو upgrade کیا جارہا ہے۔ BHU کی upgradation ہورہی ہے۔ موجودہ گورنمنٹ کا جو انتہائی اہم قدم ہے وہ یہ ہے کہ 24-ارب روپے کی لاگت سے مدر اینڈ چائلڈ 5 نئے ہسپتال بنائے جارہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میرے پاس وقت کم ہے لہٰذا میں صرف یہ عرض کروں گا کہ میں سابقا گورنمنٹ کا بھی حصہ رہا ہوں تو ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ آپ کے پیسے allocation میں رکھے جاتے تھے لیکن وہ block allocation ہوتی تھی۔ آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں کہ اس کی utilization کتنی ہوتی تھی۔ ہمارے وزیر خزانہ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ہم کو پوری طرح سے awareness دی گئی ہے کہ آپ کی اتنے فیصد utilization اب ہوگی اور اتنے فیصد سپلیمنٹری بجٹ میں ہوگی تو ہمیں اس حوالے سے پوری طرح سے awareness ہے۔ جو گورنمنٹ 10 سال سے absolute majority میں تھی آپ خود دیکھ لیں کہ block allocation سے وہ پیسے اٹھا کر at the last time جس طرح ملک وحید صاحب نے میٹرو بس کی بات کی ہے تو اس قسم کے منصوبوں میں ہمارے بچوں کی صحت اور تعلیم کے پیسے ڈالے جاتے تھے۔ آئندہ سال ایجوکیشن میں ہم نے 442 -ارب

روپے رکھے ہیں جو کہ مجموعی بجٹ ہے جو کہ گزشتہ سال سے 51 فیصد زیادہ ہے اور اس میں آپ کے 8500 سکولز upgrade ہونے جا رہے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ اس پوائنٹ کی تصحیح کی جائے کہ جب ہم اپوزیشن میں تھے اور ان کے پاس absolute majority تھی تو ان دس سالوں میں کوئی نیا سکول نہیں بنایا گیا تھا۔ پنجاب کا rural based area بُری طرح نظر انداز کیا گیا تھا۔ ہمارے scattered and deprived areas ہیں تو وہاں پر 10 سالوں سے پرائمری سکولز کو upgrade نہیں کیا گیا جو کہ اب کئے جا رہے ہیں۔ میرا حلقہ اور میں خود ایک rural base area سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں جلدی جلدی ایگریکلچر کی طرف آؤں گا۔ میں چونکہ agriculture based man ہوں تو ایگریکلچر میں کسان کو واقعی ہی ان دو تین سالوں میں اپنی مرضی کے مطابق قیمت ملی ہے۔ آپ خود دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ اپنی بات کو windup کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں دو تین منٹ مزید بات کرنے کی گزارش کروں گا۔ آپ خود دیکھ لیں کہ جب پاکستان بنا تھا تو GDP میں ایگریکلچر 51 فیصد سے زیادہ تھی اب 20 فیصد سے کم ہو گئی ہے تو اس میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں ان کی غلطیاں ہیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! مجھے آپ دو تین منٹ مزید دے دیں۔

جناب چیئرمین: بھچر صاحب! آپ بھائی ہیں تو مہربانی کریں آپ اپنی بات کو ایک منٹ میں wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میری آپ سے request ہے کہ میں نے ابھی بہت سے پوائنٹس پر بات کرنی ہے تو وہ ایک منٹ میں مکمل نہیں ہو سکیں گے۔ میں بجٹ پر بات کر رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں آج پہلا ممبر ہوں جو کہ throughout budget پر بات کر رہا ہوں نہ ہی میں کسی پر تنقید کرتا ہوں

اور نہ ہی میری ایسی عادت ہے۔ اب میں ایک چیز کا ذکر ضرور کروں گا کہ پورے پنجاب میں 1122 کی سروس شروع ہوئی اس مرتبہ جتنی ڈیمانڈ 1122 کی تھی وہ قابل تعریف ہے۔ یہ ایک بہت اچھا ادارہ ہے لہٰذا میں بھی اپیل کروں گا کہ اس کے سروس سٹرکچر کو بحال ہونا چاہئے اور جس طرح اس ہاؤس سے پاس ہوا اس کو اسی طرح as per rule ہونا چاہئے۔ آخر میں، میں ایک بات ضرور کروں گا کہ ہمارا ڈسٹرکٹ میانوالی، سرگودھا ڈویژن اور آپ کا ڈویژن بھی deprived areas میں آتے ہیں تو ہمیں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج دیا گیا ہے جو کہ ایک نئی مثال ہے اس میں انشاءاللہ تعالیٰ پنجاب کی تاریخ بدلے گی۔ آپ دیکھیں گے کہ پنجاب کے جن جن علاقوں میں 70،70 سالوں سے کام نہیں ہوا ان علاقوں میں بھی کام ہوں گے۔ میں آخر میں، میں ہم جو نئی اسمبلی میں ہم بیٹھے ہیں اس کے لئے سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب چودھری پرویز الہیٰ صاحب اور اپنی گورنمنٹ کو مبارکباد دوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس ہاؤس میں ہمیں بیٹھنے کی توفیق دی ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان اپنی بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! بجٹ کا پیش کرنا وزیر خزانہ کا وہ استحقاق ہے جو ان کو عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے تفویض کیا جاتا ہے ان کو یہ حق دیا جاتا ہے کہ وہ حکومت میں ہوتے ہوئے عوام کی نمائندگی کریں اگر کسی طرح سے Budget Document میں یہ لگے کہ یہ حق نمائندگی صحیح طرح سے ادا نہیں ہوا تو اس پر تنقید جائز ہے۔ آپ دیکھیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وزیر خزانہ کی یہ حق نمائندگی جو کہ انہوں نے عوام کی ادا کرنی ہے تو اس کا ان سالوں کے ساتھ ایک تقابلی جائزہ لیا جا سکتا ہے جن سالوں میں وزیر خزانہ وہ خود تھے۔ میں آج آپ کی اجازت سے معزز فنانس منسٹر کو صرف تین occasions یاد کرواؤں گا۔ پہلی ان کی 2018 کی تقریر جب وہ بطور وزیر خزانہ اپنی پنجاب حکومت کا پہلا بجٹ پیش کر رہے تھے تب اس بجٹ میں انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ میری حکومت اور میں بطور وزیر خزانہ stabilizing factor کی طرف جائیں گے ایک طالب علم کی حیثیت سے ہم یہ جانتے اور سمجھتے بھی تھے کہ اکانومی کی دو ہی pursuits ہو سکتی ہیں، ایک pursuit ہو سکتی ہے کہ آپ growth کی طرف جائیں اور دوسری pursuit

ہو سکتی ہے کہ آپ stabilization کی طرف جائیں تو معزز فنانس منسٹر جب stability کی بات کر رہے تھے تو تب Growth Led Budget نہیں دے رہے تھے اور اس بات کا اظہار کرتے ہوئے بلا جھجک وہ بالکل reluctant نہیں تھے۔ وہ growth strategy کے اُوپر کھلے دل سے تنقید بھی کر رہے ہیں۔ اُس وقت یہ فرما رہے تھے کہ اس growth کی pursuit میں سابقہ حکومت نے بہت زیادہ اور مہنگے داموں قرضے لئے اور ہمیں ورثہ میں خزانہ خالی ملا تھا لیکن اب ہم stabilized budget پیش کریں گے، اپنی economy کو بہتر کریں گے اور اپنے وسائل میں رہتے ہوئے منصوبے دیں گے۔

جناب چیئرمین! ہم نے اس حکومت کا ایک سال دیکھا، دوسرا سال دیکھا اور اس قوم نے ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی، بے روزگاری اور غربت میں اضافے کی صورت میں سزا بھی بُھگتی ہے۔ حالت یہ ہو گئی ہے کہ اب لوگوں کو اپنے گھر کا بجٹ بنانا ناممکن نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے تین سال تک ملازمین کی تنخواہیں نہیں بڑھائیں اور اب اگر بڑھائی ہیں تو وہ بھی بالکل تھوڑا سا اضافہ کیا گیا ہے کہ جس سے ان کی معاشی حالت میں کوئی خاطر خواہ فرق نہیں پڑ سکتا۔ یہ سب کچھ انہوں نے یہ کہہ کر کیا کہ ہم economy میں stability لائیں گے۔ اس کے بعد COVID-19 آ گیا۔ اب کسی حد تک COVID کم ہوا ہے لیکن یہ میرے پاس جو document پڑا ہے یہ stability کو indicate نہیں کرتا۔ پچھلے تین سالوں کی پالیسیوں کے نتیجے میں حاصل کی گئی stability کے بارے میں یہ Budget Document ایک لفظ نہیں بولتا۔ آج اسی growth policy پر صوبہ پنجاب کے قرضے کا حجم یعنی internal, domestic and external قرضے اس وقت 985۔ارب روپے ہو گئے ہیں۔ پہلی حکومت کے قرضے کی نسبت اس میں کیا کمی آئی ہے؟ آج آپ کی زراعت قرضے کے اُوپر کھڑی ہے۔ آج آپ کی انڈسٹری قرضے کے اُوپر کھڑی ہے۔ اس حوالے سے میں تفصیل میں جا کر وقت ضائع نہیں کروں گا۔ میں صرف آپ کو substantiate کرنے کے لئے اور اس بات کو باور کرانے کے لئے صرف ایک figure بتانا چاہوں گا کہ آپ نے مہنگائی، افراط زر، بے روزگاری اور غربت کے ساتھ لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے لیکن اس کے نتیجے میں ملکی معیشت میں بھی کوئی stability نہیں لا سکے۔ اس اخباری تراشے میں لکھا گیا ہے کہ Punjab Domestic External Debt stands at Rs.956 billion.

جناب چیئرمین! I feel literally taken us back. اگر آپ نے تین سال بعد بھی مجھے یہی debt figures دینے تھے، اگر آپ نے تین سال کے بعد اسی growth کی policy کو pursue کرنا تھا تو پھر یہ تین سال ضائع کیوں کئے گئے ہیں؟ یہ تین سال ضائع کرنے کا جرم آپ کے ہاتھوں پر ہے۔ موجودہ بجٹ میں آپ نے ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے 360۔ ارب روپے allocate کئے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ فنڈز district wise parity کے ساتھ دیں گے اور یہ رقم (SDG)Sustainable Development Goal کے garb میں دی جائے گی۔ اس موقع پر میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اگر آپ ان سکیموں کی نشاندہی اپنے اراکین اسمبلی سے کروائیں گے for Sustainable Development Goals تو پھر آپ کی پالیسی اور سابقہ حکومتوں کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ موجودہ حکومت کے پہلے بھی یہی Sustainable Development Goals تھے، یہی Millennium Development Goals تھے اور یہی اسمبلی کے ممبران تھے اور تب ہم یہ کہتے تھے کہ وزیراعظم کا concept درست نہیں ہے۔ وہ پارلیمنٹ کے مطلب کو نہیں سمجھتے۔ وہ آج تک یہ سمجھتے ہیں کہ یہ Legislative Council ہے۔

جناب والا! Legislative Council تو 1900 میں abolish ہو چکی تھی۔ ہم پہلے بھی یہی کہتے تھے کہ اسمبلی کے اراکین کا اوّلین فرض اپنے حلقے کے problems کو address کرنا ہے۔ موجودہ حکومت کے دور حکومت میں سب سے بڑا یوٹرن یہی ہے کہ آپ اپنے تمام اراکین اسمبلی کے ساتھ وہی treatment کرنے جا رہے ہیں جو کہ پچھلی حکومتیں کرتی رہی ہیں تو پھر آپ کون سی stability اور کون سی تبدیلی لے کر آئے ہیں؟ پہلے آپ کہتے تھے کہ یہ کام تو لوکل گورنمنٹ کا ہے۔ اراکین اسمبلی کو سیاسی رشوت کے طور پر سکیمیں مانگ کر پیسے دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جی، ٹھیک ہے۔ میں wind up کرتا ہوں۔ میں وزیراعظم کی کئی ایسی تقاریر یاد کرا سکتا ہوں جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ کام تو لوکل گورنمنٹ کا ہے ممبران اسمبلی کا نہیں ہے۔ میں وزیر خزانہ سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ نے growth achieve کرنی ہے، اسی قرضے کے ساتھ کرنی ہے، اسی (SDP)Public Sector Stabilization and Development Programe کو

Development Programme(PSDP)میں دے کر یا ADPکے ذریعے developmentکرنی ہے تو پھر کچھ عقل استعمال کر لیں کیونکہ نقل کے لئے بھی عقل چاہئے ہوتی ہے۔ آپ جس دھندے میں پڑنے لگے ہیں ہمیں پتا ہے کہ یہ آپ سے نہیں ہو گا کیونکہ پچھلے تین سالوں میں آپ نے صرف ایک mess createکیا ہے۔ آپ نے developmentکے نام پر تعمیرات کے قبرستان قائم کر دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! wind upکر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! صرف ایک منٹ کا مزید وقت لوں گا۔ مجھے اپنے وقت کی قلت کا احساس ہے اسی لئے وہ باتیں جو کہ ان ضخیم کتابوں میں موجود ہیں میں تین تین لائنوں میں عرض کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں تاکہ کسی طرح سے بھی وزیر خزانہ کو اس بات کا پتا لگ جائے کہ یہ سب تقریریں ریکارڈ کا حصہ ہیں۔ آج نہیں لیکن کبھی وقت آئے گا۔ آج ایک بڑی polarizationہے۔ آج prosecutionکے نام پر persecutionsہو رہی ہیں۔ آج الفاظ کے معنی بدلے ہوئے ہیں۔ آج کرپشن صرف political victimizationکے toolکے طور پر useہو رہی ہے۔ آج نیب، ایف آئی اے اور انٹی کرپشن کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے لیکن کبھی وقت بدلے گا۔ لوگ دیکھیں گے کہ پنجاب کا ایک وزیر خزانہ تھا جو سہانے خواب دِکھاتا تھا۔ کہتا تھا کہ ترقی کروں گا، کہتا تھا کہ معیشت کو مستحکم کروں گا لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ تین سال تک اس نے وہ کہا جو کیا نہیں اور چوتھے سال میں وہ کہا جس پر پہلے خود ہی تنقید کرتے تھے۔

اندھیری رات، طوفانی ہوا، ٹوٹی ہوئی کشتی
یہی اسباب کیا کم تھے کہ ناخُدا بھی اب تم ہو

بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ اب جناب ممتاز علی تقریر کریں گے۔

جناب ممتاز علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں معزز وزیر خزانہ اور وزیر قانون صاحب کی توجہ چاہوں گا۔ میں مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والا اس ہاؤس کا سب سے پہلا وہ ممبر ہوں کہ جس کو اپنے حلقے کے مسائل اور بجٹ پر بات کرنے کے لئے اس ایوان میں بات

کرنے کا موقع ملا ہے۔ میرا تعلق مڈل کلاس سے ہے اور مڈل کلاس سے تعلق رکھنے والا کوئی دوسرا شخص شاید اس اسمبلی میں آنے کی جرات نہ کرے کیونکہ یہاں بڑے لوگ ہی آسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ممتاز علی صاحب! آپ مہربانی کر کے بجٹ پر بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میں بجٹ کی طرف ہی آرہا ہوں۔ ہمیں جنوبی پنجاب کے صوبے کا خواب دکھایا گیا۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب سے تعلق والے شخص کو وزیراعلیٰ بنا کر ہمیں لولی پاپ دیا گیا ہے۔ ہم بڑے خوش ہیں کہ ہمارا سرائیکی اور ہمارا بلوچ بھائی اس صوبے کا وزیراعلیٰ بنا ہے۔ اس کا اپنا تعلق ایک پسماندہ تحصیل سے ہے اور ہمیں امید تھی کہ وہ ہماری پسماندہ تحصیل کو بھی اسی نظر سے دیکھے گا جس طرح وہ اپنی تحصیل کو دیکھ رہا ہے۔ تحصیل صادق آباد پنجاب کی سب سے زیادہ پسماندہ تحصیل ہے۔ میرے حلقہ کی آبادی چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ مجھے چالیس ہزار ووٹ ملے ہیں۔ اس تحصیل میں نہ بوائز کالج اور نہ ہی کوئی گرلز کالج ہے۔

جناب چیئرمین! ضلع رحیم یار خان کے لئے 9- ارب روپے کا بجٹ دیا گیا جبکہ صادق آباد تحصیل کی نئی اور ongoing schemes کے لئے -/90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس رقم سے صادق آباد سے منتخب ہونے والے ممبر کو کوئی fund نہیں دیا گیا۔ مجھ سے یہ کہا گیا کہ جب آپ وزیراعلیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، جب وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ تصویر بنوائیں گے تو تب ہی آپ کو funds دیئے جائیں گے۔ [****************] کیونکہ مجھے غریبوں نے ووٹ کی طاقت دے کر اس اسمبلی میں پہنچایا کہ آپ ہمارا حق لے کر آئیں۔ تحصیل صادق آباد کی حدود صوبہ سندھ کے دو اضلاع کشمور و گھوٹکی اور صوبہ پنجاب کے ضلع راجن پور کے ساتھ ملتی ہیں۔ اس وقت پاکستان میں رحیم یار خان اور راجن پور میں law and order خراب ہے۔ ہمارا وزیراعلیٰ بھی جنوبی پنجاب سے ہے اور وہ ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور رحیم یار خان کا law and order بھی ٹھیک نہیں کر سکتا؟

جناب چیئرمین: آپ نے غیر پارلیمانی الفاظ بولے ہیں میں ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں That is very sad. میں نے آپ کو پہلے ہی request کی تھی کہ آپ بجٹ پر ہی بات کریں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! میں بتاتا ہوں کہ پرسوں رات میرے دوست اغواء ہو گئے۔ حکومت اگر ہمیں پیسا نہیں دیتی تو ہمیں امن تو دے دے۔ جن غریب لوگوں کے بیٹے اغواء ہوتے ہیں، عورتوں کے شوہر اغواء ہوتے ہیں وہ غریب لوگ ڈاکوؤں کو پیسے نہیں دے سکتے وہ اپنے سر پر قرآن شریف لے کر اور اپنی عورتیں لے کر کچے میں در در پھرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اس پر Adjournment Motion لے کر آئیں اور ابھی صرف بجٹ پر بات کریں۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! یہاں ہمارے اوپر آیت الکرسی لکھی ہوئی ہے اور میں کوئی جھوٹ بھی نہیں بول رہا۔ وہ غریب لوگ جب ڈاکوؤں کے پاس قرآن پاک لے کر جاتے ہیں تو وہ ڈاکو اُن کے بندے چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ ڈاکو بھی اللہ کا خوف رکھتے ہیں لہذا اس اسمبلی میں جو لوگ بیٹھے ہیں جن کے پاس اختیار ہے وہ بھی اللہ کا خوف رکھیں اور ایک عام بندے کو بھی اُتنی ہی عزت دیں جتنی عزت حکومتی ممبران کے پاس ہے اور جیسے اُن کے کام کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے علاقے میں سب سے بڑا agriculture issue کا ہے۔ پنجاب اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس کی زراعت سب سے زیادہ income دیتی ہے۔ جب ہماری گندم تیار ہوتی ہے تو ہم پر بین الصوبائی پابندی لگا دی جاتی ہے اور جب گنے کا season شروع ہوتا ہے تو ہم اپنے گنے کو سندھ نہیں لے کر جا سکتے۔ جب ہمارا گندم کا season ختم ہوتا ہے تو وہاں سے ہمیں گندم نہیں منگوانے دی جاتی یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ وہ ان لوگوں کی مدد کرے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے میں آپ کو ایک منٹ اور دیتا ہوں۔ آپ windup کریں پلیز۔

جناب ممتاز علی: جناب چیئرمین! ان کے علاوہ بھی اتنے زیادہ issues ہیں کہ میں کیا بیان کروں کیونکہ آپ نے میری تقریر پر بھی وقت کی کڑی شرائط لگا دی ہیں تو میں کس طرح سے بات کروں؟

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں، شکریہ۔ جناب محمد مامون تارڑ ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کے لئے موقع دیا آپ کا بہت شکریہ۔ آج جناب سپیکر یہاں پر موجود نہیں ہیں میں اس ایوان کی تعمیر کی تکمیل اور اس کے functional ہونے پر اُنہیں مبارک باد پیش کرتی ہوں اور آپ کی وساطت سے میں تمام ایوان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب اس ایوان کے ذریعے مفاد عامہ میں زیادہ سے زیادہ قانون سازی کر سکیں اور اس صوبے و ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ کے اس تاریخی اجلاس کے موقع پر میں جناب سپیکر کو custodian of the House کی حیثیت سے بالخصوص دینی افکار اور شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے ہر موقع پر اپنا شاندار دینی اور قومی کردار ادا کیا اور اس ایوان میں مسلمہ عقائد کے تحفظ کے لئے اراکین اسمبلی کو بحث اور اظہار خیال کا بھرپور موقع دیا اس پر میں اُنہیں مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے انہوں نے جو قابل فخر روایات قائم کیں میں اس کا یہاں پر ضرور ذکر کروں گی کیونکہ ختم نبوت ہر مسلمان کے ایمان کی بنیاد ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بات کروں تو بہت مشکل حالات کے باوجود بڑا متوازن بجٹ پیش کیا گیا اور اس وقت کرونا کے حوالے سے بہت سی مشکلات کے باوجود اتنا شاندار بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس وقت COVID اور باقی situations کی وجہ سے عوام بہت مشکلات کا سامنا کرتی رہی۔ اتنے بڑے حجم کا بجٹ پیش کیا گیا ہے تو اس میں اصل بات utilization of budget کی ہے کہ یہ بجٹ عوام کے لئے تب کارآمد ثابت ہو گا جب ہم اس کی utilization بروقت کر سکیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہم اس کو follow up کرنے کے لئے ہر تین مہینے بعد میٹنگ رکھیں کہ بجٹ کی utilization بہترین طریقے سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ اس بجٹ میں جتنے فنڈز رکھے گئے ہیں اگر اُسی طرح سے یہ فنڈز utilize ہو جاتے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اس سے

عوام کو بھرپور فائدہ بھی ہو گا اور صرف اس ایک سال میں مہنگائی، صحت اور تعلیم کا نقشہ تبدیل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بھی ذکر کرنا چاہوں گی کہ اس بجٹ میں تمام منصوبے عوام کے فائدے کے لئے ہیں اُس میں beyond party line رہنا چاہئے کیونکہ ہمیں اُس کام کو ترجیح دینی چاہئے جس میں عوام کا فائدہ ہو کیونکہ یہ پیسا عوام کا ہے اور ہم نے اس پیسے کو اُن کے فائدے کے لئے ہی استعمال کرنا ہے۔ یہاں پر میں Rescue 1122 کے حوالے سے ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ اس ادارے نے لاکھوں لوگوں کی جانیں بچائی ہیں تو جیسے ہر ضلع میں اس کا plan ہے تو جو بھی کوئی تاخیر ہے اُس کو دُور کر کے اس کو ہر ضلع میں implement کرنے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں حکومت کی بہت بڑی نیک نامی ہو گی کہ جو لوگ حادثات کے بعد سڑکوں پر لاوارث پڑے رہتے ہیں اُن لوگوں کی دعائیں حکومت کو ملیں گی۔

جناب چیئرمین! میں یہاں صحت کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہوں گی کہ حکومت کی طرف سے احساس پروگرام کے تحت انصاف صحت کارڈ لوگوں کو دیئے جا رہے ہیں یہ بہت خوش آئند بات ہے۔ میری ایک تجویز ہے اور یہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں بھی یہ تھا کہ ہسپتالوں کی emergencies میں free medicine تھی تو اگر وہاں پر free medicine کر دی جائیں تو اس سے ہماری غریب عوام کو بہت فائدہ ہو گا۔ کسی بھی حکومت کے لئے بنیادی چیزیں انصاف، تعلیم اور صحت ہے تو ہمیں ان شعبوں پر سب سے زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے باقی چیزیں تو ساتھ ساتھ ہوتی رہیں گی۔ لیکن یہ basic necessity ہے جو ہمیں اپنی عوام کو دینی ہے۔ میری ایک تجویز ہے کہ جس طرح Wazirabad Institute of Cardiology بنا ہے اسی طرح عوام کو ہر ضلع میں ایک ایسی ہی نوعیت کا ہسپتال provide کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے پاس cardiac hospitals کی تعداد بہت کم ہے اور پھر ایک یا دو ہسپتالوں پر burden بہت زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو بہت لمبا لمبا انتظار کرنا پڑتا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ heart patients اتنا لمبا انتظار نہیں کر سکتے اور نہ تو ان کے پاس اتنے اخراجات ہوتے ہیں پھر وہ مجبور ہو کر اپنی جانیں گنوا بیٹھتے ہیں۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ جہاں انصاف اور احساس پروگرام چل رہے ہیں وہاں پر ہسپتالوں کا قیام بھی زیادہ سے زیادہ بڑھایا جائے تاکہ ہر مریض کو

اپنے ضلع میں ہی یہ سہولت میسر ہو اور اس کو دوسرے ضلع میں جا کر دھکے نہ کھانے پڑیں۔ اس بجٹ میں جوarchitects, parlorsاور جو چھوٹی چھوٹی چیزوں پر ٹیکس16 فیصد سے کم کر کے 5فیصد کیا گیاہے اس کو میں appreciateکروں گی کیونکہ اس COVIDکی وجہ سے جوeconomic conditionمتاثر ہوئی ہے اس سےreliefملے گااور میں سمجھتی ہو کہ اس طرح کی opportunitiesسےbusiness community encourageہو گی اور خاص طور پر جو چھوٹے طبقے کے لوگ ہیں انہیں بہت فائدہ ملے گا۔ تعلیم کے حوالے سے میری گزارش ہے اور اس پر اور بھی لوگوں نے بات کی تھی کہ ہم ایجوکیشن کیpromotionکی بات کرتے ہیں تو یکساں نظام کے ساتھ ساتھ transportationکو بھی provideکیا جائے اور جس طرح چودھری پرویزالٰہی کے دور حکومت میںstipendدیئے گئے تھے جس سےliteracy rateمیں بڑاواضح فرق نظر آیا تھا۔ آپ اس دور حکومت کاliteracy rateنکلوا کر دیکھ لیں۔ مجھے پتاہے اس پر کام ہو رہاہے اوراس کوthrough proper channelلایا جارہاہے لیکن اس کو جلد از جلد کیاجائے تاکہ لوگencourageہوں، بچے اور بچیاںencourageہوں اور اس سے ایجوکیشن کو فروغ ملے اور آخر میں تمام ایوان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت کم لوگوں کو یہ موقع دیاہے اور ہم یہاں بیٹھے ہیں اوراس ایوان میں سب سے خوبصورت چیزوہ یہ حدیث شریف ہے "انا خاتم النبیین لا نبي بعدي"یہ ہم سب بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں یہاں بیٹھنے کااعزاز حاصل ہو رہاہے۔ میں اس پر تمام ممبران کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے اچھے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جس کے لئے اللہ نے ہمیں یہ منصب دیا ہے۔ امین۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب محمد نعیم صفدر! آپ بات کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے اس تاریخی موقع پر مجھے بجٹ کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیااور میں ہاؤس کے تمام ممبرز کو اس ہاؤس کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس دعا کے ساتھ کہ اس بلڈنگ اور اس قرانی آیات کے نیچے اللہ تعالیٰ ہمیں جو عہدے دے ان کو امانت سمجھتے ہوئے اچھے طریقے سے اپنی ڈیوٹی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین!وقت کی پابندی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں بجٹ کے حوالے سے پوائنٹ ٹو پوائنٹ ہی بات کروں گا یہاں پر road infrastructure کے حوالے سے میں دیکھ رہا تھا کہ اس بجٹ میں rehabilitation کی مد میں 7- ارب روپے کی ایک خطیر رقم اپنی طرف سے رکھی گئی کہ شاید یہ ایک بہت بڑی رقم ہو گی لیکن میں بتاتا چلوں کہ ہمارے ادوار میں جن roads کو مثالی کہا جاتا تھا جو ماڈل روڈز کے نام سے declared تھیں اور خالی declared ہی نہیں موجود بھی تھیں اور آپ اور ہم سب پورے پنجاب کی عوام ان سے استفادہ بھی حاصل کر رہے تھے آج ان کی حالت آپ بھی بخوبی جانتے ہیں اور ہمارے یہ معزز ممبران بھی جانتے ہیں میں مختصر کرتے ہوئے بس فیروزپور روڈ کی مثال دوں گا یہ پنجاب کی مثالی روڈ تھی اور اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے دیپالپور روڈ بھی تھی جہاں پر جنوبی پنجاب سے آنے والے لوگ ملتان روڈ کی بجائے اس روڈ کو prefer کرتے تھے لیکن آج اس کی حالت کسی گاؤں کی روڈ سے بھی بدتر ہو چکی ہے پچھلے تین سالوں میں rehabilitation تو دور کی بات ایک آنے کا بھی پیسہ وہاں نہیں لگ سکا وہاں نہ تو ہمارے کوئی farm houses ہیں اور نہ ہی ہماری کوئی factories ہیں وہاں صرف پنجاب کی وہ عوام جو toll plaza کی مد میں پیسے بھی دیتے ہیں اور جنہوں نے daily basis پر travel بھی کرنا ہوتا ہے وہ ہی ہیں اور آج حالت یہ ہے کہ جو وہاں سے گزرتے وقت پہلے دعائیں دیتے تھے آج بددعائیں دے رہے ہیں بس تبدیلی اسی کا نام تھا۔

جناب چیئرمین! اسی طرح آگے بڑھتے ہوئے صحت کی بات کروں گا کہ 2008 سے پہلے ہمارے قصور شہر کے DHQ ہسپتال کو ایک بچر خانہ کہتے تھے لیکن میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں میاں محمد شہباز شریف صاحب کو ان کی ذاتی کاوش اور ان کی خصوصی توجہ سے ہمارا DHQ ہسپتال اس لیول پر پہنچ گیا تھا۔ جو ایک روایت چل پڑی تھی کہ مریض کو لاہور refer کر دیں وہ انتہائی کم ہو گئی تھی اور وہاں پر ہی ہمارے مریضوں کو cater کیا جاتا تھا اور آج اس کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر ایک Disprin کی گولی بھی نہیں ہے۔ مفت ادویات تو دور کی بات وہاں پر کوئی مریض کو attend کرنے والا بھی نہیں ہے اس کی وجہ شاید یہی ہے کہ وہ بھی یہی سمجھتے ہیں کہ پہلے تو کوئی پوچھنے والا تھا اب یہاں پر کوئی نہیں ہے اب یہاں سارے لاوارث ہی ہیں اور ہم آگے دوسری طرف بڑھتے ہیں اور جب یہ حکومت آئی تو ان کا یہ کہنا تھا کہ ہم نوجوانوں کی نمائندگی

کریں گے sports کے حوالے سے بھی، youth کے حوالے سے بھی لیکن میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جو 2013 اور 2018 کے دور حکومت کی بنی ہوئی grounds تھیں یہ ان کو ہی سنبھال لیتے تو بڑی بات تھی اور نئی ان سے کیا بنی ہے؟

جناب چیئرمین! ہمارے قصور کے حوالے سے جو ایک اہم issue University of Kasur کا ہے اور اس کو اس بجٹ میں purpose بھی کیا گیا ہے لیکن اس کے لئے ابھی کوئی جگہ تعین نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، نعیم صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قصور تعلیمی حوالے سے بہت زیادہ اچھی حالت میں نہیں ہے وہاں پر university کی ضرورت یقینی طور پر ہے اور اگر یہ سکیم جو ابھی unapproved لکھی ہے ہماری request ہو گی کہ اس کو آپ ہی بنائیں لیکن بنا ضرور دیں یہ باقی وعدوں اور U-turns کی طرح صرف بجٹ کی نظر نہ رہ جائے اور اس کے لئے یہ اگر قصور کے ہیڈ کوارٹر میں جو قصور کا اصل چہرہ ہے وہاں بنائیں تو اس کا فائدہ بھی ہو گا اور ہمارے آنے والی نسلیں بھی اس سے استفادہ حاصل کر سکیں گی۔

جناب چیئرمین: جی، نعیم صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب محمد نعیم صفدر: جناب چیئرمین! آخر میں آپ کو یہ بات باور کرواتا چلوں کہ جو تجاویز تھیں وہ سب نے اپنے حوالے سے دیں لیکن جو ہمیں پہلے امید تھی، جو یقین تھا میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں یہ اس امید اس یقین پر پورا اترے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نعیم صاحب! اب محترمہ ثانیہ کامران! آپ بات کریں۔

محترمہ ثانیہ کامران: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سپیکر صاحب کو تین چار باتوں پر مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی۔ میں سب سے پہلے اس نئے ایوان کی مبارکباد پیش کرتی ہوں دوسرے نمبر پر 1122 کی reforms پر بھی وہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور تیسرے نمبر پر اس ہاؤس میں جب بجٹ

پیش کیا جا رہا تھا تو اس ہاؤس کو in order رکھنے پر بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پنجاب اسمبلی کے علاوہ دیگر اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں جو ہو رہا تھا وہ پوری قوم نے دیکھا۔

جناب چیئرمین! مبارکباد کے بعد میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے تمام پارلیمنٹیرین کو vaccination کی سہولت دی۔

جناب چیئرمین! ہم جب بجٹ پر آتے ہیں تو میں وزیر اعلیٰ کی پہلی تقریر یاد کرتی ہوں کہ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ تو ہوں لیکن اس اسمبلی میں اور اس ایوان میں ہر ایم۔پی۔اے وزیر اعلیٰ ہے۔ ان کی یہ بات بہت بڑی بات تھی کہ انہوں نے بڑا دل کر کے یہ بات کی۔ مجھے اسمبلی میں آئے ایک سال ہو گیا ہے اور میں نے ایک سال کے اندر الحمدللہ پنجاب کے 36 اضلاع کا visit کیا ہے۔ لاہور سے بھکر، اٹک سے ڈیرہ غازی راجن پور ہو یا سینٹرل پنجاب کے جتنے بھی اضلاع ہوں۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ تین چار سال کے اندر PTI نے جو پالیسیاں تبدیل کی ہیں ان کے اندر انفراسٹرکچر ہو، سکول ہوں یا PEF کے سکول ہوں، ہسپتال ہوں یا صحت کارڈ کی utilization ہو یا آب پاک اتھارٹی کے فلٹریشن پلانٹس ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ functional ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ مجھے تمام اضلاع لاہور ہی لگے ہیں۔ میں ایک بات اور کرنا چاہوں گی کہ وزیر خزانہ نے Covid کے حالات میں جس طرح کا بجٹ پیش کیا ہے یہ قابل تعریف ہے۔ میں ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ Covid کے حالات کے باوجود ہماری سٹاک ایکسچینج اور economy بہتری کی طرف گئے ہیں۔ ہمارے ملک میں لوگ ٹیکس دیتے ہی نہیں اس میں آپ کو ٹیکس فری بجٹ مل گیا یہ بہت بڑی بات ہے۔ اس کے لئے ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اپوزیشن کی طرف سے جو پنجاب کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ سن کے ایسے لگ رہا ہے کہ یہ پاکستان کے پنجاب کی نہیں بھارت کے پنجاب کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کا بجٹ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ اس سال کے آخر تک پورے پنجاب کے ہر شہری کو universal health facility مل جائے گی۔ آپ کے تمام سکول اس سال upgrade ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے انفراسٹرکچر، وومن ڈویلپمنٹ اور ہیلتھ کا جتنا بجٹ آیا وہ قابل تعریف ہے۔ یہ بہت خوبصورت بجٹ ہے۔ یہ پہلی حکومت ہے اور میں جناب سمیع اللہ خان کو respond کرتے ہوئے

کہوں گی کہ انہوں نے کہا کہ یہ گورکھ دھندہ ہے، الفاظ کا ہیر پھیر ہے تو میں اس بجٹ کے بارے میں ان کو یہ بتادوں کہ ہم نے بہترین بجٹ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جھوٹ بولا تو ہم نے کیسے جھوٹ بولا؟ ہم نے جو جھوٹ بولا اس بارے میں کچھ سچ میں آپ کو بتا دیتی ہوں کہ میٹرو بس کے پراجیکٹ کو پورے پنجاب کا بجٹ دے دیا۔ آپ نے صاف پانی میں کرپشن کی، دانش سکولز میں آپ نے کرپشن کی، ماڈل ٹاؤن کا واقعہ آپ کے دور میں ہوا، موٹروے کی لائنیں آپ لوگ کھا گئے، آپ کے قائدین convicted اشتہاری اور ملک سے باہر فرار ہیں۔ حقیقت اور سچ یہ ہے کہ جو کام آپ تیس سال میں نہیں کر سکے وہ عمران خان کی حکومت نے تین سال میں کر کے دکھایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں۔

محترمہ ثانیہ کامران: جناب چیئرمین! وقت کم ہے۔ I will keep it brief and short. میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو صرف ایک تجویز دینا چاہتی ہوں کہ براہ مہربانی PEF کی طرف تھوڑی سی توجہ دیں کہ آپ نے جو بجٹ دیا ہے اس پر بہت شکریہ۔ ہم نے پچھلے واجبات بھی جمع کروا دیئے تھے۔ اب PEF بہترین functional ادارہ بن گیا ہے۔ ہمارا بجٹ 20 سے 24 بلین کر دیں تاکہ ہم ABS Programme کو continue رکھ سکیں اور ہمارے جو Master Trainers ہیں ان کو ہم gratuity کی سہولت دے سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب ثاقب خورشید صاحب! آپ اپنی نشست پر جائیں۔ آپ کی نشست کا نمبر 345 ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب ثاقب خورشید اپنی نشست پر چلے گئے)

جناب محمد ثاقب خورشید: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آج آپ نے مجھے بجٹ پر بولنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے سپیکر پنجاب اسمبلی اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دیتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا خوبصورت

ہاؤس اپنی dedicated کاوشوں سے مکمل کر کے ہمیں تحفہ دیا۔ آج ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم 371 ممبران پنجاب اسمبلی کو یہ نصیب ہوا کہ ہم اس اسمبلی کے ممبر ہیں۔

جناب چیئرمین! بجٹ ہمیشہ عوام کی تعمیر و ترقی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ عوام کے مسائل کا حل اس میں تلاش کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے۔ اس بجٹ میں وہاڑی کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ اس بجٹ میں قومی اسمبلی کے ایک حلقہ کو 84 سڑکات کا بجٹ دیا گیا ہے اور باقی ضلع کی تمام صوبائی و قومی اسمبلی کے حلقوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر ناانصافی ہے۔ اسی طرح ہمارے ضلع میں جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے اس میں جو ایم۔ایس تعینات ہے اس کی کرپشن کی عجب کہانیاں ہیں۔ اس نے ہر کام کمیشن سے کرنا ہوتا ہے۔ عوام کو یکسر مسترد کیا ہوا ہے اور وہاں عوام کو ڈسپرین کی گولی تک بھی دستیاب نہیں ہے۔ اس ہسپتال میں مریض کو میڈیکل سٹوروں کے ٹاؤٹس اپنے سٹوروں سے ادویات خریدنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ جو سرکار کی طرف سے ادویات ملتی ہیں وہ کہاں جا رہی ہیں؟ میں پُرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ اس معاملہ کی اچھے طریقے سے تحقیقات کرائی جائیں۔ پچھلے بجٹ اجلاس میں جب کرونا کی pandemic صورتحال تھی تو میں نے وینٹی لیٹرز کی نشاندہی کی تھی کہ وہاں پانچ وینٹی لیٹرز decode نہیں کئے گئے۔ اس پر وزیر صحت نے وعدہ کیا تھا کہ ہم پانچ وینٹی لیٹرز جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے برآمدوں میں بند پڑے ہیں ان کی تحقیق کر کے کھلوائیں گے۔ آج ایک سال ہونے کے باوجود وہ نہیں کھلے۔ اسی طرح ڈائیلاسز کی دس میں سے چار مشینیں خراب ہیں ان پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی۔ میں خصوصی شفقت کا طالب ہوں۔ ہمارے دور میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کا سب کیمپس تعمیر کیا گیا تھا اس میں ہم نے کلاسز کا اجراء کروایا تھا۔ اس وقت ہماری یونیورسٹی سے دوردراز علاقوں کے تقریباً 1500 طلبہ فارغ التحصیل ہو کر وکیل بنے ہیں اور ایم۔ایس۔سی کر کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے لئے پانچ سالوں سے سرکاری زمین الاٹ شدہ ہے۔ ہم نے اس کے لئے تین مربع زمین اس وقت مختص کروائی تھی لیکن بدقسمتی سے ایک روپے کا فنڈ اس ترقیاتی سکیم کے لئے نہیں دیا گیا۔ میں گزارش کروں گا کہ BZU کے لئے

حکومت دعوے کر رہی ہے کہ ہم ہائر ایجوکیشن کی طرف خصوصی توجہ دے رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے BZU سب کیمپس وہاڑی unfunded ہے جس کے لئے فنڈز فراہم کئے جائیں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز wind up کیجئے گا۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! اسی طرح میری گزارش ہے کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں وہاڑی شہر اور میرے حلقے کی سڑکات اور پارکس کھنڈرات کا ثبوت دے رہے ہیں لہٰذا ان کے لئے خصوصی فنڈز فراہم کئے جائیں۔ کرم پور میں گرلز کالج بنایا گیا تھا لیکن اس کے لئے SNE منظور نہیں کی گئی لہٰذا کرم پور کے گرلز کالج کے لئے فوری SNE منظور کر کے نئی بلڈنگ میں کلاسز کا اجراء کروایا جائے۔

جناب چیئرمین: خورشید صاحب! اب wind up کریں۔

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب چیئرمین! شرقی کالونی وہاڑی میں ایک ماڈل گرلز ہائی سکول بنایا گیا تھا اُس کی بھی SNE منظور نہیں کی گئی لہٰذا اسے بھی منظور کیا جائے۔ حکومت کے فرائض میں یہ شامل ہوتا ہے کہ وہ پوری عوام کے لئے یکساں انصاف پر مبنی کام کرے لہٰذا انصاف کے ساتھ فنڈز فراہم کئے جائیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اُس نے اتنے پُر آسائش ماحول میں ہمیں بیٹھنے کا موقع فراہم کیا اور اس بات پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ مجھ ناچیز کو اس historical event کا حصہ بنایا۔ میں جناب سپیکر اور اپنے عظیم قائد عثمان بزدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے جلد اس کے لئے فنڈز release کئے جس کی وجہ سے ہمیں جلدی بیٹھنے کی جگہ مل گئی۔

جناب چیئرمین! یہ لوگ بہت ناراض ہوتے ہیں اور ہمیں بھی اچھا نہیں لگتا کہ ہم پچھلی باتوں کا ذکر کریں لیکن جس دلدل اور مشکل میں یہ پنجاب کی معیشت چھوڑ کر گئے تھے میں اُس کا حوالہ دیتے ہوئے کہوں گی کہ 56۔ ارب روپے کے واجب الادا cheques، 41۔ ارب روپے کے overdrafts اور آٹھ ہزار سے زائد نامکمل سکیمیں دے کر گئے۔ ہم یہ چیزیں عوام اور اِن

کو بھی یاد دلائیں گے بلکہ آئندہ جب ہمارے حالات بہتر ہو جائیں گے تب بھی اِن شاء اللہ یاد دلاتے رہیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم عوام کو بتانا چاہتے ہیں کہ ایک slow speed کے ساتھ آپ کو relief ملا تھا کیونکہ ہمیں مشکل حالات کی economy دی گئی تھی۔ الحمدللہ اب ہمارے معاشی اعشاریئے بتا رہے ہیں کہ ہم stable ہو چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR CHAIRMAN: Order in the House, please.

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئرمین! ہمارا 3.94 فیصد growth rate اِنشاء اللہ اس سال، 6 فیصد اگلے دو سال میں اور اِنشاء اللہ 20 فیصد اگلے سات سال میں بڑھے گا۔ میں اس بجٹ کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب اور فنانس منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کروں گی کہ انہوں نے بڑا balanced budget مشکل حالات، COVID اور پیچھے سے ملنے والی مشکل معیشت کے حالات میں پیش کیا ہے۔ 205۔ارب 50 کروڑ روپے تعلیم کے لئے، 145۔ارب 40 کروڑ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے اور 99 بلین ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ South Punjab Equalization Programme کے لئے 4۔ارب 41 کروڑ مختص کئے گئے ہیں جس کے متعلق میں کہوں گی کہ یہ بجٹ محبتیں بڑھانے والا، امن و خیر خواہی کا پیغام دینے والا اور عصبیتوں کو ختم کرنے والا بجٹ ہے کیونکہ پنجاب کے تمام اضلاع کو ایک ہی level پر لانے والا بجٹ ہے۔

جناب چیئرمین! میں چونکہ میڈیکل ڈاکٹر ہوں اس لئے ہیلتھ کے حوالے سے میرا زیادہ concern تھا۔ مجھے خوشگوار حیرت یہ ہوئی کہ بجٹ میں ہیلتھ کے کسی بھی sub sector کو miss نہیں کیا گیا۔ 96 بلین کی رقم صحت کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے رکھی گئی ہے جو پچھلے سال کی نسبت تین گنا زیادہ ہے۔ یونیورسل ہیلتھ انشورنس کارڈ کے لئے 80 بلین کی رقم ایک game changer ہے۔ نشتر-II ہسپتال ملتان کے لئے 8.8 بلین کی رقم اُس علاقے کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹ راولپنڈی کے لئے 6.8 بلین کی رقم رکھی گئی ہے جو اِس وقت اُس belt کے لئے need تھی۔ انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی ڈی جی خان کے لئے 4.2 بلین رکھے گئے ہیں لہٰذا عثمان بُزدار صاحب نے ہمیشہ کے لئے اپنے لئے دعائیں کمانے کا ایک ذریعہ بنایا ہے جیسے ملتان میں پرویز الٰہی صاحب نے انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی شروع کیا تھا جس سے وہ ابھی تک دعائیں سمیٹ رہے ہیں۔ ٹیچنگ ہسپتال شیخ زید-II رحیم یار خان کے لئے 6.8 بلین

کی رقم، مفت ادویات کے لئے 2.9 بلین کی رقم رکھی گئی ہے۔ میں فنانس منسٹر صاحب سے گزارش کروں گی کہ مفت ادویات کے بجٹ کو بڑھایا جائے تاکہ پورا سال عوام کو مفت ادویات مل سکیں۔

(اذانِ عصر)

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی) کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئر مین! چائلڈ ہسپتال پچھلے سال بھی پانچ بنائے گئے تھے اور اس سال جن پانچ علاقوں میں اشد ضرورت تھی وہ راجن پور، لیہ، بہاولنگر، میانوالی اور اٹک ہیں اور ان کے لئے 24 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! پلیز windup کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئر مین! ایک بہت important سیکٹر growth of child تھا جس کو ہمیشہ neglect کیا گیا ہے لیکن اس دفعہ Mother and Child Nutrition Programme کے لئے 6.7 بلین روپے رکھے گئے ہیں جو بڑی handsome amount ہے لہٰذا اس سے ہم mentally and physically صحت مند بچوں کو پاکستان میں آنے کا موقع دیں گے۔

جناب چیئر مین: بس اب آپ جلدی windup کریں۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب چیئر مین! میں کچھ تجاویز دینا چاہ رہی تھی کہ ہماری economy کو research based, knowledge based and value added کر لینا چاہئے۔ کالاباغ ڈیم ہماری آنے والی نسلوں کے لئے بہت ضرورت ہے بھلے اُس کا نام تبدیل کر دیا جائے لیکن اُس پر consensus build کیا جائے اور وفاق سے بھی اس کے لئے ضرور بات کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہماری پارلیمانی Sustainable Development Committee ہے اُس کو بھی activate کیا جائے۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ایوان سے وہ کام کروائے جو اللہ چاہتا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ جو چاہتا ہے وہی بہترین ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: شکریہ۔ جناب اعجاز احمد!

جناب اعجاز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے رب جلیل کے پاک نام کی جس نے یہ کائنات بنائی ہے۔ بے شمار درود و سلام اُس ذات اقدس پر جو وجہ تخلیق کائنات بنی۔

ہم محمد سے پیار رکھتے ہیں زندگی باوقار رکھتے ہیں
خونِ مظلوم کربلا کی قسم ہم خزاں میں بہار رکھتے ہیں

جناب چیئرمین! وزیر خزانہ نے جو بجٹ پیش کیا ہے اُس میں بہتر منصوبہ بندی کا فقدان اور اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے سابقہ حکومتوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ تین سالہ کارکردگی میں اگر میں اُن سے سوال کروں تو کوئی قابلِ ذکر منصوبہ بتادیں تو یقیناً وہ نہ بتا پائیں گے۔

جناب چیئرمین! سرائیکی خطے کے ضلع لیہ سے میرا تعلق ہے جسے جنوبی پنجاب کہا جاتا ہے۔ میانوالی سے لے کر رحیم یار خان تک یعنی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ پنجاب کا تعلق اسی خطے سے ہے۔ آنے والا مؤرخ لکھے گا کہ یہ اس خطے کی خوش قسمتی تھی یا بد قسمتی۔ وزیر خزانہ نے فرمایا کہ جنوبی پنجاب میں ناانصافی اور حق تلفی کے ازالہ کے لئے ہم نے اپنے وعدوں کے مطابق عملی اقدامات کئے ہیں۔ میں بتانا یہ چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ جنوبی پنجاب کے ساتھ برسوں سے کی جانے والی نمبروں کی ہیرا پھیری کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا گیا لیکن میں اُن کی ہیرا پھیری بتانا چاہوں گا۔ پلیز ہاؤس کو in order کریں۔

MR CHAIRMAN: Order in the House, please.

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! ساؤتھ پنجاب کے ساتھ بڑا وعدہ الگ صوبے کا کیا گیا تھا لہٰذا میں آج پوچھنا چاہوں گا کہ جنوبی پنجاب صوبہ کہاں ہے؟ صوبے کی بجائے انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے ساؤتھ پنجاب کے لئے South Punjab ADP کی الگ بجٹ دستاویز بنا دی ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ وہ اتنی تعداد میں چھپوا دیں تا کہ کم از کم وزیر اعظم کے ڈسٹرکٹ میانوالی اور وزیر اعلیٰ کے ڈسٹرکٹ ڈی جی خان ڈویژن کو یہ کتاب پہنچ جائے اور انہیں کہہ دیا جائے کہ صوبہ کی بجائے ہم نے آپ کو یہ دستاویز دے دی ہے۔ جنوبی پنجاب تو کیا بلکہ آج پورے پنجاب کی حالت دیکھنے والی ہے جہاں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ہسپتال میں ادویات نہیں ملتیں جبکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یونیورسل ہیلتھ انشورنس کارڈ دے دیا ہے۔ یونیورسل ہیلتھ کارڈ ایک اچھی سکیم ہے جس کی

افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ہر آدمی نے آپریشن نہیں کروانا کیونکہ غریب کو ادویات بھی چاہئیں۔ ڈاکٹر صاحبہ جس طرح ادویات کا کہہ رہی تھیں کہ اس ہیلتھ کارڈ میں دوائی کی provision رکھی جائے یا ادویات کے لئے مزید بجٹ مختص کیا جائے۔ اس کے علاوہ ملتان، بہاولپور اور لاہور تک انتظامی امور کے لئے لوگوں کو دربدر کر دیا گیا ہے۔ ماضی میں جو منصوبے ساؤتھ پنجاب میں مکمل ہوئے تھے اُن کا دوبارہ افتتاح کر دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! میں اپنے ضلع کے متعلق کہوں گا کہ میرے ضلع لیہ میں دو mega projects کا اعلان کیا گیا ہے۔ دو سو بیڈ کا ایک Mother and Child Hospital اور دوسرا یونیورسٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: please wind up کیجئے۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! South Punjab پر آپ کو بڑا ترس آتا ہے لیکن آپ South Punjab کی بات سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ جو mother and child hospital ہم کو دیا گیا ہے۔۔ Serial No.1587 ADP 2018-2019 میں بھی یہی تھا 200-beds کا Hospital

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب اعجاز احمد! آپ نے زیادہ ٹائم لے لیا میں آپ کو بول رہا تھا wind up کر لیں۔ اچھا 20 سیکنڈ میں wind up کر لیں۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! ایک منٹ مجھے wind up تو کرنے دیں۔ وہی 200 بیڈ کا ہسپتال 2018 میں پھر 2019-2020 اور پھر 2021-2022 میں پھر دیا گیا ہے۔ اس طرح تو 800 بیڈ کا ہسپتال بنے گا۔

جناب چیئرمین: بہت، شکریہ۔ جناب نیاز حسین خان!۔۔۔ (موجود نہیں ہیں)۔

جناب اعجاز احمد: جناب چیئرمین! مجھے windup تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: جناب شجاعت نواز! آپ بات کر لیں۔

جناب شجاعت نواز: جناب چیئرمین ! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں جناب چودھری پرویز الٰہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے صوبائی اسمبلی کا نیا ایوان مکمل کروایا۔ اس کا سنگ بنیاد بھی آپ نے رکھا اور اس ایوان کو مکمل بھی آپ نے کیا 1122 کی بنیاد بھی چودھری پرویز الٰہی نے رکھی۔ جب وہ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے 1122 ایک ایسی سروس ہے جس کا فائدہ ہر خاص و عام کو ہو رہا ہے۔ 1122 کو جتنا بھی فنڈ دیا جائے وہ کم ہے کیونکہ 1122 ایک واحد ادارہ ہے جس میں غریب اور امیر میں کوئی فرق نہیں ہے ہم پی ٹی آئی کے اتحادی ہیں اور رہیں گے ہم اچھے کام کی تعریف کریں گے اور اس کام کی تنقید کریں گے جس کا فائدہ غریب عوام کو نہ مل سکے میں بڑے افسوس کے ساتھ بات کرنے پر مجبور ہوں۔ دل خون کے آنسو روتا ہے جب میں یہ حالات دیکھتا ہوں کہ غریب آدمی مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہے اور کھانے پینے کی اشیاء پہنچ سے دور ہو گئی بجلی مہنگی، آٹا مہنگا، دال مہنگی، سبزی مہنگی اور گوشت کا تو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وزیر اعظم عمران خان صاحب نے ایک کروڑ نوکریاں دینے اور 50 لاکھ گھر دینے کا وعدہ کیا تھا اس میں بھی ہم ناکام رہے اور روزگار دینے کے بجائے روزگار چھینا گیا ہے۔ جناب نئے پاکستان کا نعرہ لگایا کہ ہر خاص و عام کو انصاف ملے گا۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ شجاعت صاحب .Order in the House Please continue

جناب شجاعت نواز: جناب چیئرمین ! نئے پاکستان کا نعرہ لگایا کہ ہر خاص و عام کو انصاف ملے گا۔ انصاف غریب آدمی کی پہنچ سے دور ہو گیا۔ پرانے پاکستان میں جو ایک کام 10 ہزار میں ہوتا تھا۔ اور آج نئے پاکستان میں وہی کام 5 لاکھ روپے میں ہو رہا ہے۔ اتنا فرق ہے پرانے اور نئے پاکستان میں۔ ہم نے شہید جمہوریت چودھری ظہور الٰہی شہید کے منشور کو آگے لے کر جانا ہے۔ چودھری ظہور الٰہی شہید کے منشور میں جاگیرداروں سے غریب آدمی کو آزاد کروانا، لوگوں کو روزگار دینا، تعلیم کو عام کرنا، ہسپتال بنانا، مہنگائی کو کم کرنا، لوگوں کو انصاف دلانا، مظلوم کا ساتھ دینا اور ظالم کے آگے ڈٹ جانا ہے۔ جو ان کے منشور کے مطابق چلے گا ہم اس کا ساتھ دیں گے میں اچھا ساتھی ہو پی ٹی آئی کا جو نشاندہی کر رہا ہوں میں نے بڑے بڑے پھنے خانانوں دس دس ہزار ووٹاں تو ہرایا۔ جناب وزیر داخلہ شیخ رشید صاحب تواڈے سامنے مثال اے ریکارڈ چیک کروالو۔ اینیاں نے 10 ہزار ووٹ لیا سی تے ضمانت ضبط ہو گئی سی۔

جناب چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمان!۔۔ موجود نہیں ہیں جناب بلال یٰسین! آپ نے بات کرنی ہے؟

جناب بلال یٰسین: جی میں نے بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب بلال یٰسین! please continue کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میری گزارش ہو گی کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! جو سنہری حروف میں لکھا گیا ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا"۔ ان کی جو کاوش ہے تو یہاں پر اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا لیکن اخروی زندگی میں بھی اس کا بہت بڑا اجر ہے۔ انہی کی بات کو میں آگے بڑھاؤں گا جب انہوں نے اپنی opening speech میں کہا تھا کہ اپوزیشن کا کام ہے کہ وہ تجاویز دے، ان کے پاس جو تھوڑا بہت تجربہ ہے، اس کی روشنی میں بات کرے۔ حکومت کا کام ہے کہ ان کی تجاویز اگر قابل عمل ہیں تو ان پر عمل کرے۔ میں انہی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے گزارش کروں گا کہ پچھلے 5 سے 10 سال جو food سے related جتنی بھی items تھیں، میں اس میں وزیر بھی رہا اور جب میں قومی اسمبلی کا ممبر تھا تب بھی میرے پاس ذمہ داری تھی کہ رمضان بازار اور price control mechanism جیسی تمام چیزوں کو دیکھا کرتا ہے تو میری تھوڑی بہت expertise ہے اس لئے میں نے پچھلے سال بھی بجٹ کے موقع پر جب اس معزز ہاؤس میں بات کی تھی تو میں ریکارڈ پر ہوں کہ میں نے اس وقت تھا کہ "آٹا اس وقت 30 سے 35 روپے فی کلوگرام مارکیٹ میں تھا اور یہ کہا تھا کہ خدانخواستہ حکومت کی جو پالیسیاں ہیں اور جس طرح ان کی release policies ہیں، جس طرح ان کی فلور ملز ایسوسی ایشنز کے sittings نہیں ہو رہیں، جو ان کے دوسرے managements کے issues ہیں، مجھے یہ لگتا ہے کہ آٹا double rate پر جائے گا۔ یہ بات میں نے پچھلے سال کی تھی۔ اس کے بعد شوگر کے متعلق کہا تھا کہ جو چیزیں میں observe کر رہا ہوں کہ پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن انہیں کسی کھاتے میں نہیں رکھ

رہی۔ یہ ریکارڈ پر میں نے پچھلے سال کہا تھا کہ مجھے لگتا ہے کہ 50 سے 55 روپے فی کلوگرام والی چینی کے بارے لفظ استعمال کئے تھے کہ" خدانخواستہ" 100 روپے فی کلوگرام جائے گی۔

جناب چیئرمین! آج بد قسمتی کہہ لیں اس کو کہ ایسے ہی ہوا کہ ابھی ہماری بجٹ speech ہوئی ہے اور ابھی بجٹ پاس نہیں ہوا تو آج عام عوام کی اور عام لوگوں کی آواز یہ ہے کہ فلور ملز ایسو سی ایشن نے آٹا کی قیمتوں میں increase announce کر دی ہے کہ چار سے پانچ روپے اس کی increase ہو گی جبکہ شوگر کا بھی یہی حال ہے۔ یہ حالات اگر چلتے رہے تو مجھے یہ بتائیں کہ اس ہاؤس میں generally جو speeches ہوئیں اس میں یہ بات کہی گئی کہ bumper crop ہو گئی۔ بالکل bumper crop ہو گئی مگر میں آپ کے توسط سے یہ سوال پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں کہ یوکرائن سے 11 لاکھ میٹرک ٹن گندم آئی۔ اس گندم کی کہانی یہ ہے کہ اس گندم کو رمضان بازاروں میں grind کر کے اس کے ساتھ فلور ملز ایسوسی ایشنز اور جو Food Department کے پاس جو اس سے بہتر گندم تھی، اس میں mix کر کے چلایا گیا۔ جب اس کی چپاتی بنتی تھی تو اس کا عالم یہ تھا کہ وہ جانوروں کو ڈالنے کے قابل تھی۔

(اس دوران معزز ممبران حزب اقتدار آپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے)

جناب چیئرمین: Order in the House, please آپ ان کی بات سُنیں کیونکہ انہوں نے بھی آپ کی بات سُنی ہے اس لئے آپ بھی ان کی بات سُنیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! مہربانی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یوکرائن سے جو گندم آئی وہ third grade گندم تھی، ان کے پاس surplus تھی اور امریکہ کے پاس بھی surplus تھی جبکہ امریکہ نے اِسی طرح کی گندم سمندر برد کر دی لیکن ہم نے یوکرائن سے خرید لی۔ اندازہ کریں کہ ہم یہاں پر ڈھول پیٹ رہے ہیں کہ ہماری bumper crop ہوئی ہے اور ہمیں 11 لاکھ میٹرک ٹن گندم import کرنا پڑی۔

جناب چیئرمین! بد قسمتی یہاں پر ختم نہیں ہوتی کہ آپ سب نے یہ دیکھا کہ شوگر کو 46 روپے فی کلوگرام ہم نے export کیا اور اِسی سال 96 روپے فی کلوگرام ہم نے import کیا تو اس چیز کا اندازہ کریں۔ اِس کے بعد عمران خان صاحب کی مشہور زمانہ جو statement سامنے آئی کہ

"میں چھوڑوں گا نہیں" اور "میں ہر صورت میں اس حوالے سے انصاف کروں گا"۔ جو اس کے basic principle سے میں ان سے سوال پوچھوں گا کہ ہمیں تو ایک ڈیڑھ سال میں صرف ایک ہی "بلی کا بکرا" بنتے ہوئے نظر آیا جو اس سے پہلے فوڈ منسٹر تھے، اس کے بعد تو ہم نے اس طرح کی کوئی چیز نہیں دیکھی کہ کوئی action ہوا ہے۔ انہی کا یہ نعرہ تھا کہ "صاف چلی، شفاف چلی" لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ "صاف چلی شفاف چلی" تو نہیں ہے مگر "جہاز" ضرور چلا جسے پوری قوم نے دیکھا کہ قومی اسمبلی کے بجٹ سے چند گھنٹے پہلے NRO دے دیا گیا، یہ کیا چیز ہے اس سوال کا سب پوچھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! جلدی سے windup کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے رمضان بازاروں کی بات کرنا چاہوں گا کہ رمضان بازاروں کے جب ہم انچارج تھے تو یقین جانیئے کہ اِس وقت اندازہ نہیں تھا کہ شہباز شریف صاحب ہم سے کس طرح کا یہ کام لے رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ ہم نہیں کرتے تھے بلکہ آج آپ ہی کے درمیان جو بیوروکریٹس بیٹھے ہوئے ہیں، میں top بیوروکریٹ کی بات کرتا ہوں جو چیف سیکرٹری تھے، دن رات ہمارے ساتھ رمضان بازاروں کے visits پر ہوتے تھے اور سوال کیا کرتے تھے کہ یہاں پر Air Condition atmosphere کیوں دیا جاتا ہے؟ ہم نے بھی oppose کیا تو ہمیں فخر ہے کہ شہباز شریف صاحب کا یہ جواب آیا کہ جو controlled رمضان بازار ہیں جہاں پر prices control ہوتی ہیں، وہاں پر کسی پارلیمنٹیریز نے نہیں جانا، وہاں پر کسی elite class سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے نہیں جانا بلکہ وہاں پر تو وہ لوگ جائیں گے جن کے لئے 50,100 یا 500 روپے معنی رکھتے ہیں جس سے وہ اپنی بوڑھی ماں کی دوائی لے لے گا یا اپنے بچوں کی جوتی لے لے گا اس لئے ہمیں ہر صورت میں ensure کرنا ہے کہ ان کے لئے sitting arrangements بھی اچھے ہوں اور ان کے لئے best of the best quality کی چیز provide کی جائے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! جلدی سے windup کر لیں پلیز!

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں نے تو ابھی اصل بات شروع بھی نہیں کی (قہقہہ)

میں نے گزارش کی کہ میں نے اپنے دوسرے colleague کے time کی بھی request کی ہے اور ریکارڈ پر ہے کہ میں آپ سے request بھی کر کے آیا ہوں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! میرے پاس بہت سارے معزز ممبران کے نام ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب بلال یٰسین: جناب چیئرمین! میں مختصراً کہتا ہوں کہ الحمد للہ ہمارے دور کے رمضان بازار تو شہباز شریف صاحب کی success stories ٹھہریں مگر آپ لوگوں کے flop shows پوری قوم نے دیکھے۔ جہاں پر میلوں لمبی لائنیں لگیں، ہاتھوں پر نشان لگا کر 20 سے 30 روپے کی خاطر بھکاری بنایا گیا۔ میں پرائس کنٹرول کی بات کرتا ہوں جو آج کا سب سے بڑا issue ہے۔ آپ پنجاب کے طول و عرض میں چلے جائیں اور کسی گلی محلے میں چلے جائیں تو سب سے بڑا issue price control کا ہے۔ یہاں پر price control mechanism نام کی چیز ہی کوئی نہیں ہے۔ میں شہباز شریف صاحب کے دور میں پرائس کنٹرول کو بھی Head کیا کرتا تھا جس میں چار ministries آتی تھیں۔ یہ basically Industries Department کی domain میں آتا ہے مگر افسوس صد افسوس مجھے وہاں پر کسی قسم کی کوئی جُنبش نظر نہیں آتی۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں DCOs, DPOs mandatory تھے کہ وہ منسٹر کو جواب دیں گے اور صبح فجر کے وقت اپنا pictorial بنائیں گے evidence کے ساتھ pictorial evidence دیں گے اور سبزی و فروٹ منڈیوں میں بھی monitoring کریں گے۔

جناب چیئرمین: بلال صاحب! بہت مہربانی جی، محترم واثق قیوم عباسی!

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں اور اپنے حلقہ PP-12 کی عوام کا جنہوں نے مجھے منتخب کیا اور بجٹ میں نمائندگی کے لئے اس اسمبلی میں بات کرنے کا مجھے موقع ملا۔ الحمد للہ اس طرف بھی اور اُس طرف بھی جتنے بھی ممبران ہیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں کہ ہم ایسی اسمبلی کا حصہ ہیں جس میں لکھا ہے کہ " قال رسول اللہ انا خاتم النبیین لا نبی

بعدی" جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا" تو ہم خوش قسمت ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بتاتا چلوں کہ جتنی تقاریر بھی ہمارے معزز اپوزیشن کے ساتھیوں نے کیں تو کہا کہ یہ کتاب محض نمبروں کا ہیر پھیر ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب عکاس ہے ہمارے وعدوں کا جو ہم نے 2018 میں کئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ کتاب ہے جو وعدے ہم نے 2013 میں کئے، یہ کتاب کہتی ہے کہ جب سے ہماری movement شروع ہوئی ہے ہم آج تک اپنے لفظوں کے ہیر پھیر میں نہیں ہیں بلکہ ہم نے ایک عام آدمی کی زندگی بنانے کی بات کی تھی تو یہ کتاب اس کا منہ بولتا ثبوت ہے اور یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری پی ٹی آئی کی حکومت کے تین سال آپ کے 30 سالوں پر بھی بھاری ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہمارا وعدہ تھا کہ ہم ایک عام آدمی کی زندگی کو بہتر کریں گے۔ اگر پنجاب کے صوبہ کو دیکھا جائے تو یہاں 12 کروڑ کی آبادی ہے اور بیشتر لوگ زراعت سے منسلک ہیں جن کا پیشہ زراعت ہے۔ اس کتاب میں mention ہے کہ کسان کے لئے 2.4 بلین روپے کا loan رکھا ہے جو interest free loan ہو گا جو کہ کسان کو طاقت دے گا جس سے ہماری real growth بڑھے گی۔ جب آپ کی real growth بڑھے گی تو اس کا trickle-down effect آپ کے ہاں نیچے گلی محلے تک جاتا ہے۔ GDP کے اوپر 3.94% claim کیا جس پر انہوں نے واویلا مچایا اور کہا کہ ان کا GDP کم ہے اور ہمارا زیادہ تھا۔ ایک شخص اپنا گھر بنائے اور اس کے اکاؤنٹ میں پیسے نہ ہوں، اس کی جیب خالی ہو، اس کے گھر میں فرنیچر بھی آئے، گاڑی بھی آئے اور جب آپ اس سے پوچھیں گے کہ یہ کہاں سے آیا تو وہ کہے کہ میرے پاس پیسے نہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ loan کا پیسہ ہے۔ آپ کا GDP real growth نہیں تھا وہ loan کے پیسوں کا تھا جبکہ ہمارا GDP production base ہے۔ ہمارا current account surplus میں ہے اور ہمارا current account minus میں نہیں ہے بلکہ ہم لوگوں کا current account surplus میں ہے جو کہ real growth ہے۔ کورونا کے بعد real growth کا آنا بڑا مشکل تھا۔ آپ کا کسان کے اوپر اور کسان کا آپ کے اوپر جب تک اعتماد نہ ہو یہ growth نہیں ہو سکتی تھی۔ ہم نے اس بجٹ book کے اندر اس growth کے علاوہ ڈویلپمنٹ کے sector کے لئے 560

بلین روپے رکھے۔ اس کا مطلب ہے کہ جو آپ کا infrastructure ہے جتنا بھی کام ہو گا اس کا 30، 40 یا 50 فیصد اس سے زائد factories grow کریں گی۔ ایک عام آدمی بھی کنسٹرکشن سے directly اور in directly منسلک ہوتا ہے ہمارا اس infrastructure کے اندر 560 بلین روپے میں سے 360 بلین روپے ڈسٹرکٹ ایوارڈ کے پیسے ہیں۔ اس سے پہلے ڈویلپمنٹ سیکٹر میں یہ ترتیب ہوا کرتی تھی کہ آپ محض دو ڈسٹرکٹ اٹھالیں اور پانچ سال کی پالیسی مرتب کریں تاکہ ہم الیکشن لڑ سکیں۔ آپ کی growth بڑھتی تب ہے جب آپ پورے صوبے کی بات کریں، پورے صوبے کو اٹھانے کی بات کریں اور ہر ڈسٹرکٹ کی بات کریں۔ For the first time in the history of Punjab ڈسٹرکٹ ایوارڈ کے تحت ہمارے صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ کے پاس پیسے گئے ہیں تاکہ آپ اپنے علاقے میں ڈویلپمنٹ کے کام کرا کر اپنی life standard کو بڑھا سکیں۔ یہ ہماری achievement ہے، یہ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی achievement ہے، یہ ہمارے فنانس منسٹر کی achievement ہے اور یہ ہماری گورنمنٹ کی achievement ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ mention کروں گا کہ ہم نے ڈویلپمنٹ سیکٹر میں سارے فنڈز صرف روڈز کے لئے نہیں رکھے بلکہ ہم نے bridges and roads کے علاوہ two hundred plus billion کا بجٹ سوشل سیکٹر کی ڈویلپمنٹ کے لئے رکھا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

80۔ بلین روپے پنجاب کی ہسٹری میں پہلی دفعہ ہیلتھ کارڈ کی صورت میں رکھے گئے ہیں ہیلتھ انشورنس پورے پنجاب کے 12 کروڑ لوگوں کے لئے کی جائے گی۔ 2 کروڑ 90 لاکھ گھرانے ہیں جن کے لئے ہیلتھ انشورنس کی جائے گی۔ یہ ہیلتھ کیئر سسٹم کو enhance کرنے کے لئے ہے۔ ایک عام آدمی کو ایجوکیشن، ہیلتھ اور لاء اینڈ آرڈر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے آپ دیکھیں کہ ہماری ہیلتھ میں achievement ہے، ہم اس سال دس flagship project complete کرنے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کریں۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئر مین! میں اختتام کی طرف آ رہا ہوں۔ ہمارے جو اس سال دس flagship projects ہیں ان میں سے 6 صرف ہیلتھ سیکٹر کے لئے ہیں۔ یہ show کرتا ہے کہ ہم نے جو ایک عام آدمی کی زندگی بہتر کرنے کے لئے کہا وہ ہم کر بھی رہے ہیں۔ جب تک قوم کی moral values نہ ہوں تو آپ کیا ڈویلپمنٹ کی بات کر سکتے ہیں۔ یہ بار بار ہم سے کبھی عمران خان نیازی اور کبھی مختلف وعدوں کی بات کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ایک famous saying ہے کہ "We all are bound as an empty vessels which can be shared by moral values"

کدھر تھیں ہماری moral values جب پانامہ میں وزیر اعظم کا نام آیا؟ جب "HARD talk" میں Stephen Sackur نے آپ کے فنانس منسٹر سے پوچھا کہ کیا آپ کی outside Pakistan پراپرٹی ہے؟ He was stumbling and shivering badly. The way they shaped us we are known as beggars. The way they shaped us we lost our dignity and honour. (نعرہ ہائے تحسین)

یہ ہم پر بات کرتے ہیں، یہ ہمیں سکھائیں گے کہ ہم نے کیسے بجٹ بنانا ہے؟

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔

جناب واثق قیوم عباسی: جناب چیئر مین! میں حلقے کی بات کر رہا ہوں پلیز، مجھے آدھا منٹ دے دیں۔ کہنے کو بہت کچھ تھا لیکن میں یہ کہوں گا کہ اب ہم beggars نہیں بنیں گے بلکہ اب ہم ایک قوم کے طور پر ابھریں گے۔ پی ٹی آئی کے دور میں یہ قوم پوری دنیا میں اپنا لوہا منوائے گی۔ میرے حلقے پی پی۔12 میں جو سکیمیں دی ہیں میں اس کے لئے اپنی گورنمنٹ کا بے حد مشکور ہوں لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ راولپنڈی میں water scarcity بہت high ہے اس کو resolve کرنے کے لئے ہمیں مزید فنڈ بھی چاہئے ہوں گے۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ ہم نے مل کر آگے بڑھنا ہے اور انہوں نے ہمیں آگے بھی بہت برداشت کرنا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ محترم رانا اعجاز احمد نون! موجود نہیں ہیں۔ جناب ظہیر اقبال!

جناب ظہیر اقبال: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں سب سے پہلے اس ایشیاء کی سب سے خوبصورت ترین اسمبلی بننے پر اپنے تمام معزز اراکین اسمبلی اور بالخصوص اس اسمبلی کے بانی، اس اسمبلی کے روح رواں سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں اس پنجاب کے اس عوام کے خون چوس بجٹ پر وزیراعلیٰ پنجاب، ان کی پوری کیبنٹ اور بالخصوص فنانس منسٹر کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

دیدہ وروں نے بنایا اسے امیر شہر
تھا جس کی چشم کُور میں پتھر جڑا ہوا
میں کس کس سے اپنی تعزیت کا فریضہ ادا کروں
ہر شخص کے سر پہ ہے کتبہ لگا ہوا
توڑے گا کون اس وقت کے ظالم ثمود کو
ہے اہل ہنر کے لب پہ تالا لگا ہوا

یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں مہنگائی آسمان سے باتیں کرنے لگی ہے، یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں کسان کا معاشی استحصال کیا جارہا ہے اور یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں غریب کے منہ سے دو وقت کا نوالہ چھین لیا گیا ہے۔ میرے معزز اراکین اسمبلی ایسے بجٹ پر ڈھول بجاتے ہیں اور بھنگڑے ڈالتے ہیں۔ یہ کیسا بجٹ پیش کیا گیا ہے جس میں ادویات عام انسانوں کی پہنچ سے دور ہو گئی ہیں اور اس میں کسانوں کا معاشی قتل کیا گیا ہے۔ اس اسمبلی کے معزز اراکین کی اکثریت کا تعلق زراعت سے ہے اور زراعت اس ملک کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے۔ اس میں تو انہوں نے کسان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی ہے، اس بجٹ میں کسان کا معاشی استحصال کیا گیا ہے۔ انہوں نے جو بجٹ پیش کیا اس میں کسان کے لئے کیا پیکیج کا اعلان کیا؟ کیا کوئی کھاد سستی کی، کوئی زرعی آلات پر سبسڈی دی اور کوئی زرعی ادویات پر سبسڈی دی؟ ہمارے دور حکومت میں ڈیزل کا ریٹ 88 روپے تھا اور آج ڈیزل کا ریٹ آسمان سے باتیں کرنے لگا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے اور میں نے بہت ساری باتیں کرنی تھیں لیکن آج میں یہاں پر جنوبی پنجاب کے حوالے سے ضرور بات کروں گا۔ کوئی میرا معزز رکن اٹک سے اٹھتا ہے، کوئی راولپنڈی سے اٹھتا ہے، کوئی لاہور سے اٹھتا ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے جنوبی پنجاب کو اربوں روپے دے دیئے، ہم نے جنوبی پنجاب کو کھربوں روپے دے دیئے اب انہیں کیا چاہئے؟

جناب چیئرمین: پلیز، wind up کر لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں اسی طرف آرہا ہوں۔ یہ مجھے بتائیں کہ وہ جنوبی پنجاب صوبہ کہاں گیا؟ انہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام کو لالی پاپ دیا ہے۔ سوائے جنوبی پنجاب کے عوام کی تذلیل کے انہوں نے کچھ نہیں دیا۔ میں ان کو بتاتا چلوں کیونکہ میرا تعلق بہاولپور سے ہے مجھے بہت اچھی طرح پتا ہے کہ بہاولپور میں --

جناب چیئرمین: اب آپ wind up کر لیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں wind up کر رہا ہوں ابھی تو مجھے دو منٹ ہی ہوئے ہیں میں جنوبی پنجاب کی نمائندگی کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں۔ دو منٹ نہیں ہوئے آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔ میں آپ کو 20 سیکنڈ دیتا ہوں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب! مہربانی کریں میں اتنی دور سے آیا ہوں۔ (قہقہہ)

جناب چیئرمین! انہوں نے پہلے جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ بہاولپور بنایا وہاں پر تختی لگا دی اس کے بعد وہاں نہ کوئی چیف سیکرٹری بیٹھا، نہ ایڈیشنل آئی جی بیٹھا اور نہ کوئی سیکرٹریز بیٹھے۔ اس کے بعد انہوں نے اسے de-notified کر دیا اور وہاں چیف منسٹر کیمپ آفس بنا دیا گیا۔

جناب چیئرمین: پلیز، اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ چھ منٹ سے زیادہ بات کر چکے ہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! ابھی تو میرا تیسرا منٹ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کی گھڑی خراب ہے۔ آپ کے دوسرے دوستوں نے بھی بات کرنی ہے ان کو بھی موقع دیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب چیئرمین! میں مختصر بات کروں گا۔ مجھے حکومت کی بے حسی پر حبیب جالب کا ایک شعر یاد آ گیا ہے:

اصول بیچ کر مسند خریدنے والوں
نگاہ اہل وفا میں بہت حقیر ہو تم
وطن کا پاس تمہیں تھا نہ ہو سکے گا کبھی
یہ اپنی حرص کے بندے ہو بے ضمیر ہو تم

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترم راجہ یاور کمال خان! موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سبرینہ جاوید!

محترمہ سبرینہ جاوید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آج آپ نے مجھے اس ایوان میں چوتھے بجٹ کے اوپر بات کرنے کا موقع دیا۔ عثمان بُزدار صاحب کی حکومت، ان کی صوبے میں دلچسپی دیکھتے ہوئے میں فنانس منسٹر اور ان کی پوری ٹیم کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی بدحالی کے دور میں عوام دوست بجٹ پیش کیا جو کہ پی ٹی آئی کے منشور کی عکاسی کرتا ہے۔ تین سال پہلے جب پی ٹی آئی کی حکومت نے باگ ڈور سنبھالی تو ملک تاریخ کے بدترین مالی بحران سے دوچار تھا۔ پنجاب بہترین کارکردگی کا دعوے دار صوبہ 56ارب روپے کے واجب الاداchecks، جو 416-ارب روپے کے over drafts، 8ہزار سے زائد نامکمل سکیمیں پی ٹی آئی حکومت کو ورثے میں ملیں۔ یہاں میں تحریک انصاف کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ عمران خان نےCovid 19 پر بہترین پالیسی اپنائی اور اس کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے بہترین حکمت عملی اپنا کر الحمدللہ پاکستان کو سنبھالا۔ وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں بلکہ پوری دنیا پاکستان کی مثالیں دے رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان اکنامک سروے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق GDP میں اضافے کا تخمینہ 3.94٪ ہے جو آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کے لگائے گئے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔ رواں سال کے اختتام پر foreign remittance 29-ارب ڈالر اور بر آمدات 25-ارب ڈالر کو پہنچ چکی ہوں گی۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Madam! Please wind up کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سوشل سیکٹر یعنی تعلیم اور صحت پر کثیر رقم رکھی گئی ہے۔Infrastructure development کے لئے 145-ارب 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 87 فی صد زیادہ ہیں۔ صحت کا شعبہ پی ٹی آئی حکومت کی اہم ترین ترجیح ہے آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کے لئے 370-ارب روپے کے فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ ہائر ایجوکیشن کی مد میں بھی 15-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد بزدار کی خصوصی توجہ سے ذہین اور مستحق بچوں کے لئے رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم سکالرشپ کا اجرا کیا وہ خراج تحسین کا حامل ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .Windup, please

محترمہ سبرینہ جاوید: ہماری حکومت نے سارا پنجاب ہمارا پنجاب کے نظریئے کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اضلاع میں بہترین ترقیاتی کاموں کا آغاز کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ آپ twenty second میں wind up کرلیں۔Please جلدی کریں۔

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب چیئرمین! میں یہاں پر ذکر کرتی جاؤں کہ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا اپنا ذاتی گھر ہو اس سلسلے میں پی ٹی آئی پری اربن ہاؤسنگ سکیم کا اجراء کر دیا ہے۔ میں آخر میں تہہ دل سے دعا کرتی ہوں کہ اس اسمبلی میں چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں بہترین قانون سازی کریں۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you محترم منیب الحق!

جناب منیب الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ والٰہ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ اس بجٹ کے بارے میں بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ ایک ہوائی بجٹ ہے یہ جو میں ہوائی بجٹ کہہ رہا ہوں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ایک ہوائی مخلوق ایک ہوائی بجٹ ہی بنا سکتی ہے۔ ہوائی اس طرح ہے کہ آپ اس بات کا اندازہ کرلیں کہ کم از کم اجرت جو اس بجٹ میں رکھی گئی ہے وہ 20 ہزار روپے رکھی گئی ہے۔ میرا اس نئے پاکستان کے تمام مستریوں کو یہ چیلنج ہے کہ 20 ہزار روپے میں ایک گھر کا بجٹ بنا کر دکھا دیں؟ کیا یہ

ممکن ہے کہ آج کے دور میں 20ہزار روپے میں ایک گھر کا بجٹ بن سکے؟ یہ ناممکن ہے۔ اس لئے یہ ہوائی مخلوق کا بنایا ہوا ایک ہوائی بجٹ ہے۔ اس پر شعر مجھے یاد آ گیا ہے کہ:

جس دور میں لٹ جائے غریبوں کی کمائی
اس دور کے سلطان سے کوئی بھول ہوئی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ حکومت لگڑ بگڑ کی طرح عوام کا خون پسینہ نوچ رہی ہے جس طرح وہ کھال اتارتے ہیں اور خون چوستے ہیں اس طرح یہ حکومت اس عوام کا خون پسینہ نوچ رہی ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، Please order in the House. Please let him complete.

جناب منیب الحق: نئے پاکستان کے مستریوں نے جب اقتدار سنبھالنا تھا تو کرپشن فری پنجاب کی بات کی، کرپشن فری پاکستان کی بات کی اور خرچوں کو کم کرنے کی بات کی۔ [**********************] یہ ظلم ہے پنجاب کے چھ IGs اس بات پر تبدیل ہو جاتے ہیں کہ بہنوئی کے پلاٹ کا قبضہ نہیں چھڑوایا گیا۔ بہت اچھا ہوتا اگر ایک IG امن و امان کی صورتحال کی وجہ سے بھی ٹرانسفر ہوتا۔ خوشی ہوتی کہ واقعی انہیں پنجاب کی فکر ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ حکومت بغض نواز میں اندھی ہو چکی ہے ان کا مین ایجنڈا ہے وہ یہ ہے کہ نواز شریف کو گرفتار کر لو، شہباز شریف کو گرفتار کر لو، حمزہ شہباز کو گرفتار کر لو اور مریم نواز شریف کو گرفتار کر لو۔ اس کے علاوہ ان کی کارکردگی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جتنی ترقی نواز شریف اور شہباز شریف کے دور میں پنجاب نے کی اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: منیب الحق صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں تو میرے خیال میں بہتر ہے کیونکہ آپ بجٹ کے علاوہ غیر ضروری باتیں کر رہے ہیں۔ آپ بجٹ پر آئیں۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! میں بجٹ پر آرہا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، .Order in the House میں نے انہیں کہہ دیا ہے۔

جناب منیب الحق: ہمارے بنائے ہوئے منصوبوں پر یہ تختیاں اتارتے ہیں اور جا کر اپنی تختیاں لگاتے ہیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بجٹ پر آجائیں۔ آپ بجٹ پر بات کر لیں۔

جناب منیب الحق: میں اسی پر آرہا ہوں۔ انہوں نے developments کا ساڑھے پانچ ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے اس کا بغور جائزہ لیا۔ مجھے اس میں اوکاڑہ کے لئے کوئی میگا پراجیکٹ نہیں نظر آیا۔ نہ اس میں میڈیکل کالج نظر آیا، نہ اس میں موٹروے لنک نظر آیا اور نہ اس میں سیوریج کے لئے پیسے نظر آئے اور نہ ہی اس میں صاف پانی کے پیسے نظر آئے تو میں نے سوچا کہ یہ نئے پاکستان کے نئے مستری ہیں ہو سکتا ہے کہ انہوں نے انڈسٹریل زون کے لئے پیسے رکھے ہوں لیکن وہ بھی نظر نہیں آئے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ please wind up کریں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ مجھے دو منٹ ٹائم دے دیں۔ مجھے بات مکمل کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس دس سیکنڈ ہیں آپ wind up کریں please thank you

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا لنگر خانے اور مسافر خانے بنانے سے صوبہ پنجاب ترقی کر سکتا ہے؟ یہ ترقی اس وقت ہو سکتی ہے جب غریب کو روزگار ملے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .Thank you محترمہ آسیہ امجد!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: دیکھیں! بجٹ پر بات ہو رہی ہے۔ چلیں! آپ بات کر لیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ ہمارے معزز رکن نے جو ابھی بات کی تو بہت ہی افسوس ناک بات ہے اور یہ ایک sweeping statement دے دینا کہ منسٹرز نے اپنے دفاتروں میں ریٹ لسٹ لگائے ہوئے ہیں یہ بالکل سمجھ سے بالاتر ہے کوئی ایسی چیز

ہے تو پابندہ avoidance سے بات کرے۔ یہ ایک ناجائز بات ہے اور میں آپ سے request کروں گا کہ اس کو expunge کریں۔

جناب چیئرمین: جی، الفاظ کو expunge کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ آسیہ امجد!

محترمہ آسیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اس ایشیاء کے سب سے بڑے ایوان کی تکمیل کی مبارک باد پیش کرتی ہوں (نعرہ ہائے تحسین)

میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی کیونکہ تھوڑی دیر بعد آپ نے کہہ دینا ہے کہ wind up کریں تو میں پہلے خود ہی اپنی speech کو windup کر دیتی ہوں کیونکہ جتنے خوبصورت انداز میں اپوزیشن لیڈر کی بے تکی تقریر کا جواب میاں محمد اسلم اقبال، جناب واثق قیوم عباسی، جناب عمر بٹ، سید یاور عباس بخاری اور آپ جناب نے دیا ہے تو میرا خیال ہے اس کے بعد مزید کوئی بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ماشاءاللہ انہوں نے بڑے اچھے انداز میں حکومت کی ترجمانی کی ہے اور اس کے بعد اسی بات کو بار بار repeat کرنا میرا خیال ہے کہ وقت کا ضیاع ہے۔ میں اپنی بات کو wind up کرتی ہوں اور میں دوبارہ مائیک آپ کی طرف بھیجتی ہوں اور آپ مائیک اپوزیشن کے مزید کسی رکن کو دے دیں تاکہ وہ مزید بے تکی باتیں کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آپ بات کریں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب چیئرمین! بات جو ہونی تھی ہمارے بھائی نے ماشاءاللہ خوبصورت انداز میں کی ہے اس کے بعد میرا خیال ہے کہ مزید بات کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں، Thank you very much. محترم جناب نوراﷲ مین وٹو!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ سلمیٰ بٹ!

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج بجٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں جیسا کہ اس معزز ایوان میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہمارے معزز ممبران اسمبلی چند روز سے کہہ رہے ہیں میں نے بہت دفعہ سنا کہ پہلے بجٹ کی کتاب پڑھ کر آئیں اس ایوان میں اب تک

گزشتہ چار دنوں میں اس بات کا شور سننے کو ملا کہ ہماری جو کتاب لکھی گئی ہے اس کو پڑھ کر آؤ اور بات کرو میں ان کی لکھی ہوئی کتاب پڑھ کر آئی ہوں میں اُس پر بات کرنا چاہتی ہوں جب ان کی لکھی ہوئی کتاب پڑھی تو معلوم پڑا کہ آج بات غربت سے بڑھ کر بھوک پر چلی گئی ہے لوگ غربت کی لکیر سے نیچے نہیں بلکہ بھوک کی زنجیر میں جکڑ چکے ہیں اور یہ کہانی شروع ہوئی 2018 میں 2018 کے بعد پہلے دو سالوں میں صوبے کا جو ترقیاتی بجٹ دیا گیا پہلے سال 238۔ارب اور دوسرے سال 350۔ارب انہی کی کتاب میں سال کے آخر میں لکھا جاتا تھا کہ اس سے آدھا بھی خرچ نہ کر پائے تو بات سمجھ میں آتی تھی کیونکہ ترقیاتی منصوبے ٹویٹر پر لگتے تھے، اشتہارات میں لگتے تھے اور فیس بک پر لگتے تھے یا ہمارے لگائے ہوئے منصوبوں کی تختیاں بدل کر لہذا بجٹ بچ جاتا تھا۔ گزشتہ سال کا جو بجٹ ہے جس کو رواں سال بھی کہہ سکتے ہیں اس میں بجٹ کی کہانی یہ ہے لیکن انجام کی کہانی بہت مختلف ہوئی ترقیاتی بجٹ 337۔ارب روپے مختص ہوا لیکن ان کی بجٹ کی کتاب کا صفحہ نمبر 26 کہتا ہے کہ بجٹ خرچ ہوا 375۔ارب روپے ہوا، لیکن کارکردگی اشتہارات، بینرز اور تختیاں ہیں پھر ایسا کیا ہوا جس کی کھوج میں معلوم پڑا کہ سال کے پہلے دس ماہ میں صرف 181۔ارب روپیہ خرچ ہو سکے اور آخری دو ماہ میں ایسی کون سی جادو کی چھڑی تھی جس کے ذریعے 194۔ارب روپے ترقیاتی بجٹ کی مد میں ہوائی ترقیاتی منصوبوں میں خرچ کر دیئے گئے اور اُڑا کر کہیں پہنچا دیئے گئے۔ ان کی لکھی کتاب تو پڑھ لیں پر اُس کتاب کو سمجھے کون وہ ایسی طرز پر لکھی جاتی ہے کہ لکھے حکومت اور پڑھے حواری جو اپنی جیبیں بھرتے ہیں ان کتابوں میں سے ہی میں چند مثالیں دینا چاہوں گی انہوں نے ایک کتاب لکھی جو Punjab Strategy Growth 2023 ہے جس کی بنیاد پر یہ سالانہ بجٹ بناتے ہیں جب میں نے یہ کتاب پڑھی تو مجھے معلوم پڑا اور مجھے خیال آیا کہ احساس احساس کا راگ الاپنے والے، احساس کے اشتہارات لگانے والے، احساس کی تختیاں بانٹنے والے تھوڑا سا احساس اپنے اندر بھی پیدا کر لیں۔ احساس پنجاب کے اُن نوجوانوں کا جن کے ساتھ آپ نے اس کتاب کے صفحہ نمبر 19 پر سالانہ 12 لاکھ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا مگر سالانہ 10 لاکھ نوکریاں پنجاب سے چلیں گئیں۔ احساس اُن غریبوں کا جن کے ساتھ آپ نے اس کتاب کے صفحہ نمبر 20 پر وعدہ کیا تھا کہ سالانہ 6 لاکھ 40 ہزار گھر دیں گے، مگر آپ نے ناجائز تجاوزات کے نام پر اُن سے جھونپڑیاں بھی چھین لیں، تین سال میں 19 لاکھ 20 ہزار گھر دینے

والوں نے دو چار پناہ گاہوں پر ہی اکتفا کر لیا۔ جن ماہرین معیشت نے، پروفیسرز نے اور academia کی مدد سے یہ کتاب لکھی تھی آج وہ سب بھی روتے ہوں گے کہ ان کی نااہلی نے اُن کو بھی نالائق ثابت کر دیا۔ ان کی ایک اور کتاب کا مطالعہ کیا تو خیال آیا یا مصنف بدل لیتے یا کتاب بدل لیتے کیوں کہ ان کی کتاب کا ایک ایک ورق چیخ کر کہتا ہے کہ صرف نااہلی اور کرپشن۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ please windup کریں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین ! ایک کتاب کی اور مثال دینا چاہوں گی جس کو Annual Development Program کہا جاتا ہے Annual Development Program 2019-20 کا ایک منصوبہ Page No. 92 Scheme No. 575 Children Hospital Gujranwala جس کے اوپر چند کروڑ روپے خرچ ہوئے اور اگلی کتاب 2020-21 کی آگئی، اُس کتاب میں منصوبہ ہی غائب کر دیا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Thank you very much. Next جناب مہندر پال سنگھ ! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عابدہ بی بی! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ اور دے دیں۔ اب بجٹ پر بات سنیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، جناب شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات وتعمیرات (جناب شہاب الدین خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں honourable سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو خراج تحسین پیش کروں کہ جنہوں نے اس ایوان کو شروع کیا اور انجام تک پہنچایا اور آج ہم معزز ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور فخر محسوس کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری گزارش ہو گی کہ جتنی جلدی آپ کہتے ہیں کہ windup کریں اگر تین دن کی بجائے چار دن یا پانچ دن discussion رکھ دی جاتی تو قیامت نہیں آجانی تھی اس 371 کے ایوان میں تین دن کا اگر ٹائم لگائیں تو فی ممبر کو پانچ منٹ بھی نہیں آتے۔ سال میں ایک مرتبہ بجٹ آتا ہے چاہے اپوزیشن بنچز ہوں یا حکومتی بنچز ہوں اُن کو بولنے کا بھرپور موقع ملنا

چاہئے۔This is not a way میں اب پورا بجٹ کیا پڑھوں میں کچھ نہیں پڑھنا چاہتا۔ لیکن کچھ باتیں میں ضرور کروں گا 2653۔ارب روپے کا بجٹ ہے اس بجٹ پر میں جناب وزیر اعظم پاکستان ،وزیر اعلیٰ عثمان بزدار اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ بہت سی باتیں میں نے اپوزیشن بنچوں سے سنیں، پچھلے پانچ سال میں اپوزیشن بنچوں پر رہا ہوں، شاید اُن کو اپنی باتیں بھول گئیں ہوں اس بجٹ میں وہ بہت سی باتیں کر رہے تھے کہ ہمیں یہ نہیں ملا وہ نہیں ملا، یہ ہوا وہ ہوا۔

جناب چیئرمین! واقعی ہی ان کی بات ٹھیک تھی کہ پچھلے 18-2017 کے بجٹ میں ان کا ترقیاتی بجٹ 635۔ارب روپے تھا میں مانتا ہوں لیکن کیا ہوا کہ خرچ کتنا ہوا؟ خرچ 290ارب روپے بھی نہیں ہوا اور دوسری بات جو ساؤتھ پنجاب سے زیادتی ہوئی کہ میرے حلقہ میں اب یہ چیئر کے توسط سے معزز ممبران اپوزیشن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 2002 کا الیکشن ہو، 2008 کا الیکشن ہو، 2013 کا الیکشن ہو، 2018 کا الیکشن ہو، میرے حلقے میں پی ایم ایل (ن) کی گورنمنٹ نے اگر اینٹ لگائی ہو تو آج میں resign کرنے کو تیار ہوں۔

جناب چیئرمین! یہ باتیں بہت کرتے ہیں کیوں کہ میری سیٹ چار الیکشن سے 20 سال پی ایم ایل(ن) کے ہاتھ نہیں آئی تو وہاں انہوں نے penny نہیں لگایا تو آج چیختے ہیں، چلاتے ہیں۔ اس بجٹ کو آپ دیکھ لیں یہاں ہر constituency کو touch کیا گیا ہے، چاہے وہ ہیلتھ ہو، چاہے وہ ایجوکیشن ہو، چاہے وہ سوشل سیکٹر میں ہو، چاہے وہ روڈ سیکٹر میں ہو۔ ایک بات میں ہیلتھ کارڈ کی کروں گا کہ آج اس دنیا میں ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہیلتھ انشورنس کئی جگہوں پر نہیں ہے۔ یہ وزیر اعظم پاکستان کا پاکستان پر احسان ہے کہ ہیلتھ انشورنس کارڈ جس کا ہمارے ڈسٹرکٹ لیہ سے آغاز ہوا، ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ساہیوال ڈویژن سے آغاز ہوا اور دسمبر 2021 تک 11 کروڑ سے زائد عوام کے تمام گھرانوں کو ہیلتھ کارڈ کی سہولت میسر ہو گی اور 10 لاکھ روپیہ اُن کی جیب میں ہو گا۔ اِس کے علاوہ صرف موٹروے بننے سے سڑکیں بننے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک صحت پر تعلیم پر خرچ نہ ہو۔

جناب چیئرمین! صحت کی سہولتیں دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی بات کو wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ میری بات سنیں گے۔ آپ ایسے کہہ رہے ہیں کہ 10 سیکنڈ میں بات ختم کریں کیونکہ 10 سیکنڈ والی بات نہیں ہوتی۔ میں اپنی بات کو windup کر رہا ہوں۔

MR CHAIRMAN: Equal treatment with all members across the board that is what I have to ensure.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!ہیلتھ کے حوالے سے جنوبی پنجاب کو دیکھ لیں۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی بات کو 20 سیکنڈ میں wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین!جنوبی پنجاب میں ہیلتھ کے حوالے سے لیہ، ڈی جی خان، راجن پور میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال اور road sector کو دیکھ لیں تو میں آپ کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میں اپنی constituency کی بات کروں تو میں چیف منسٹر پنجاب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے ڈویلپمنٹ بجٹ دے کر 15 سالوں کی محرومیوں کو دور کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو ٹائم زیادہ کیوں دیا جارہا ہے؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ایجوکیشن کے حوالے سے 444 ۔ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے۔ آپ پچھلے 10 سالوں کا بجٹ دیکھ لیں کہ کتنے schools upgrade ہوئے ہیں؟

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان):جناب چیئرمین! میں آخری بات کر کے اپنی speech wind up کر رہا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین!ہمیں آپ نے ایک منٹ بھی زیادہ نہیں دیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! وہ آخری بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس بجٹ میں میری جنوبی پنجاب کے حوالے سے گزارش ہو گی کہ میانوالی سے لے کر راجن پور، رحیم یار خان تک river erosion کے حوالے سے جو زمینیں دریائے سندھ دریابرد کرتا ہے۔ وہ زمینیں اگر دریائے ستلج، دریائے چناب، دریائے جہلم کرے تو ان کو روزگار سکیم میں بیوروکریسی گزارہ الاؤنس میں 12 ایکڑ زمین اور رہنے کے لئے چھت دی جاتی ہے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! تو وادی سندھ کا کیا قصور ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ محترمہ عنیزہ فاطمہ اپنی بات کریں، وہ موجود نہیں ہیں۔ اب محمد ارشد جاوید اپنی بات کریں۔

محترمہ سلمیٰ بٹ: جناب چیئرمین! مجھے تو آپ نے speech wind up بھی نہیں کرنے دی۔

جناب چیئرمین: محترمہ! یہ آپ ہی کے ساتھی ہیں ان کو دو منٹ بات کرنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد جاوید!

جناب محمد ارشد جاوید: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ **رب اشرح لي صدري ويسر لي أمري واحلل عقدة من لساني يفقهوا قولي**۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں چودھری پرویز الٰہی کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں ایک اچھا ہاؤس بیٹھنے کے لئے دیا۔ میرے پاس وقت بہت مختصر ہے لہٰذا میری بجٹ کے حوالے سے کچھ گزارشات ہیں کہ بجٹ میں آپ نے ہمیں کچھ دیا ہے یا نہیں وہ الگ چیز ہے لیکن خدارا غریب کی بھوک اور افلاس کے ساتھ کھلواڑ نہ کیا جائے۔ میں facts پر انشاءاللہ بات کروں گا اور میں لمبی بات بھی نہیں کروں گا۔ اگر میری بات لمبی ہو جائے تو مجھے تھوڑا سا وقت ضرور دے دیجئے گا۔ میرے انتہائی قابل احترام فنانس منسٹر صاحب نے بتایا کہ پنجاب کی قیمتی زمینوں نے خوب سونا اگلا اور فلاں فلاں فصل میں اتنی اتنی achievement کی اور فصل میں اضافہ ہوا ہے

اور کہا گیا کہ گندم کی پیداوار میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ 17-2016 اور 2018 میں جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی اس وقت گندم سرپلس تھی اور اب جبکہ گندم میں 8 فیصد اضافہ ہوا ہے تو بھوک اور افلاس سڑکوں پر بھاگتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یہ وہ 8 فیصد اضافہ ہے جو کہ زمیندار کے گھر سے زبردستی گندم اُٹھائی گئی ہے اور اس بات کا آپ انشاءاللہ آپ کو پتا چلے گا گندم پیدا کرنے والا زمیندار خود نومبر اور دسمبر میں لائنوں میں کھڑا ہو کر آٹا لے گا اور پھر اس کا بھاؤ گورنمنٹ کو پتا چلے گا۔ دوسری بات میں گنے پر آؤں گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ گنے کی فصل میں ریکارڈ 31 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ جو چینی 55 روپے کلو میں ملتی تھی وہ 110 روپے کلو پر چلی گئی اور یہ اضافہ ہے۔ گنے کی سپورٹ پرائس 200 روپے مقرر کی گئی جبکہ 180 روپے ریٹ دیا گیا اور ٹی وی چینلز پر بیٹھ کر بتایا گیا کہ ہم نے 300 روپے ریٹ گنے کے زمیندار کو دیا ہے۔ یہ میں تفصیل بتا دیتا ہوں میرے فنانس منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر صاحب next time میری بات کو غلط ثابت کر دیں تو جو چور کی سزا وہ میری سزا ہو گی۔

جناب چیئرمین! 70 فیصد گنا 200 روپے میں خریدا گیا باقی 25 فیصد گنا مختلف قیمتوں میں جس میں 210، 220 اور 230 روپے میں خریدا گیا یعنی صرف 5 فیصد گنا 300 روپے میں خریدا گیا وہ اس لئے کہ آخری 5 یا 6 دن میں جب ملز بند ہونی تھیں اس وقت گورنمنٹ کو بتانے کے لئے کہ چینی کی قیمت بڑھے گی وہ اس لئے کیونکہ ہم نے 300 روپے میں گنا خریدا ہے۔ اگر 5 فیصد سے زیادہ گنا 300 روپے خریدا گیا ہو جو چور کی سزا وہ میری سزا ہو گی۔ اس کے بعد میں کپاس پر بات کروں گا۔ یہاں پر الٹی گنگا بہتی ہے آپ سب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ زراعت کی وجہ سے پاکستان کی GDP growth rate میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں جو figures دے رہا ہوں ان کو نوٹ کر لیا جائے۔ 18-2017 میں ایک کروڑ 15 لاکھ 81 ہزار 9 سو 64 گانٹھ کپاس پیدا ہوئی تھی اور میں باقی سالوں کے بارے میں بتا کر وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن صرف اتنا بتاؤں گا کہ اگلے سال جب تحریک انصاف کی حکومت آئی تو صرف 7 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس سے اگلا جب دوسرا سال آیا تو 26 فیصد کمی واقع ہوئی، یہاں پر تین سال بعد ریلوے ٹرین کا حادثہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی میاں سعد رفیق صاحب کے کھاتے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ تیسرے سال میں 51 کسر 25 فیصد کمی ہوئی جو کہ ہمارے لئے شرم کا مقام ہے۔ ایک کروڑ 15 لاکھ گانٹھ کپاس سے ہم 56 لاکھ 45 ہزار

گانٹھ پر آ گئے ہیں۔ اگر growth rate ان فصلوں کی پیداوار کم ہونے سے بڑھتا ہے تو پھر آپ کا حساب بہت درست ہے اور زمینداروں کو منع کر دیا جائے کہ کوئی گندم یا کوئی بھی فصل کاشت نہ کرے کیونکہ فصلوں کی پیداوار نیچے آنے سے growth rate بڑھتا ہے۔ مجھے تھوڑا سا وقت دے دیں آپ کی بہت مہربانی ہو گی۔ اب میں کھادوں کی قیمتوں کا تقابلی جائزہ لوں گا۔

جناب چیئرمین: جاوید صاحب! آپ اپنی بات کو windup کریں۔

جناب محمد ارشد جاوید: جناب چیئرمین! میں صرف مختصراً بات کرتا ہوں کہ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ 2017 میں DAP کھاد کا ریٹ 2150 روپے تھا اب 2021 میں 5550 روپے ہے یعنی 110 فیصد اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایک نہیں، دو نہیں، پانچ نہیں، دس نہیں بلکہ 110 فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔ جو ظلم آپ نے زمیندار کسان کے ساتھ کیا ہے یہ آپ کو آنے والا الیکشن انشاءاللہ بتائے گا کیونکہ ایک پنجابی کی مثال ہے کہ:

ٹڈ نہ پیاں روٹیاں تے سبھے گلاں کھوٹیاں

جناب چیئرمین! یہ آپ کو ground reality بتائے گی کہ لوگ آپ کے ساتھ کیا کریں گے؟ آخر میں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے یہاں پر ٹریکٹر بنانے والی دو کمپنیاں ہیں۔ انہوں نے جو MOU sign کیا ہوا ہے اس کو دیکھا جائے میرے زمیندار بھائی اُس طرف بھی بیٹھے ہوئے ہیں کوئی ممبر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ دے کہ وہ ٹریکٹر چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اب محترم جناب مہندر پال سنگھ اپنی بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! ان کو بات کرنے دیں آپ نے شہاب الدین کو زیادہ وقت دیا ہے۔

MR CHAIRMAN: He has spoken more than six and half minutes. Please, Mahinder Pall Singh! Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: بات یہ ہے کہ دیکھیں گورنمنٹ بنچز سے زیادہ وقت اپوزیشن بنچز نے لیا ہے۔ پلیز۔جی، مہندر پال سنگھ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ آپ نے مجھے اس مقدس ایوان میں بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ میں پنجابی میں تقریر کرنا چاہتا ہوں لہذا مجھے اجازت فراہم کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، اجازت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق (جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئرمین! سب توں پہلے میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب نوں ایس خوبصورت ایوان بڑان تے شروع کرن تے فرپورا کرن تے مبارک باد پیش کراں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جنہاں نے سانوں انتہائی خوبصورت ایوان دتا لیکن ایندے نال نال مینوں حیرانگی ہورئی اے اور نال نال ہاسا وی آریا اے کہ جدو ساڈے نال دے بنچاں تے بیٹھے جیہڑے اپوزیشن دے ارکان نیں اوہ جدوں چودھری پرویز الہیٰ صاحب دا ایس ایوان واسطے شکریہ ادا کردے نیں تے کس منہ نال ادا کردے نیں جنہاں نے 10 سال ایہہ ایوان بنن نئیں دتا۔ ایہہ 10 سال اس پنجاب دی عوام نوں اور اونہاں دے ممبران نوں اس ایوان توں دور رکھیا۔ میں ایس توں بعد۔۔

جناب چیئرمین! میں ایس توں بعد وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بُزدار دا، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت دا تے اہناں دی پوری ٹیم دا وی شکر گزار آں کہ جنہاں نیں پنجاب دے واسطے سب توں بہترین بجٹ پیش کیتا اور خاص طور تے پاکستان دی تاریخ وچ پہلی واری ساڑھے دو ارب روپے دا بجٹ اقلیتاں واسطے مختص کیتا گیا اے۔ میں اہدے واسطے وی وزیر اعلیٰ پنجاب دا اور مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب دا انتہائی شکر گزار آں۔ مخدوم صاحب! میں تُہاڈا ایس کر کے وی زیادہ شکر گزار آں کہ دو سال پہلے میں تہانوں گزارش کیتی سی کہ ساڈا فنڈ اڑھائی ارب کر دتّا جاوے لیکن اُس وقت کرونا دی مشکلات توں نہ ہو سکیا۔ اَج تُسیں direct ساڈا فنڈ اڑھائی ارب روپے کر دِتا اے۔ میں تہاڈا شکر گزار آں۔

جناب چیئرمین! میں minorities دے حوالے نال گل کراں گا۔ ساڈے اپوزیشن دے benches توں تعلق رکھن والے ممبر خلیل طاہر سندھو صاحب نے وی minorities دے حوالے نال گل کیتی اے، رمیش سنگھ آروڑا صاحب نے وی گل کیتی اے اور جناب حمزہ شہباز شریف نے وی minorities کے حوالے نال گل کیتی اے۔ میں سب توں پہلے اہناں نوں دساں گا کہ 2008 وچ minorities دا محکمہ بنیا سی۔ اہناں نیں پہلے سال پورے پنجاب دی minorities لئی صرف 100 ملین روپے دے funds دِتّے سن۔ اینی تے کوئی کسے نوں خیرات وی نئیں دیندا۔ ایہہ اقلیتاں دے نال بہت زیادہ تعصب رکھدے نیں۔ ایس واسطے اہناں نیں اقلیتاں دے لئی صرف 100 ملین روپے دا فنڈ دِتا سی۔ اوہدے وچوں 81 ملین روپے release ہوئے تے utilized صرف 71 ملین روپے ہوئے سَن۔ اہناں دی حکومت نیں دوسرے سال اقلیتاں واسطے 200 ملین روپے دِتے جدھے وچوں صرف 72 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ تیسرے سال اہناں نیں 215 ملین روپے دِتے سَن تے اوہناں وچوں صرف 51 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ ایسے طرح چوتھے سال 220 ملین روپے دِتے سَن تے اودھے وچوں صرف 97 ملین روپے utilized ہوئے سَن۔ ایسے طرح پورے دس سالاں دے وچ اہناں نیں 2225 ملین روپے پنجاب دی اقلیتاں دے اُتے utilized کیتے سَن۔ ساڈی تحریک انصاف دی حکومت نیں، وزیر اعظم عمران خان دی حکومت نیں اک سال دے وچ اڑھائی ارب روپے دا بجٹ دِتا اے یعنی اہناں دے دس سالاں توں وی زیادہ بجٹ اقلیتاں واسطے پیش کیتا اے۔ میں اہدے نال ای گل کردا جاواں۔ اہدے وچ اک ہزار ملین روپے یعنی اک ارب روپے Minorities Development Fund واسطے مختص کیتا گیا اے جو کہ اہناں نیں سو ملین روپے توں شروع کیتا سی۔ ایس توں علاوہ تحریک انصاف دی حکومت نے Development of Model Locality دے واسطے 400 ملین روپے مختص کیتے نیں۔ ایسے طرح 400 ملین روپے گوردواروں، چرچاں، مندراں اور دوسری اقلیتاں دیاں عبادت گاہاں واسطے مختص کیتے نیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پاکستان تے پنجاب دی تاریخ وچ پہلی واری تحریک انصاف دی حکومت طرفوں minorities نوں economic support وی مل رہی اے۔ ایس دے واسطے موجودہ بجٹ دے وچ 50 ملین روپے مختص کیتے گئے نیں۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! مہربانی کر کے wind up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق(جناب مہندر پال سنگھ): جناب چیئر مین! ایسے طرح موجودہ حکومت نے اقلیتاں نوں combined marriages واسطے وی 50 ملین روپے دِتے نیں اور قبرستان واسطے 100 ملین روپے دِتے گئے نیں۔ حمزہ شہباز صاحب نے سکھ میرج ایکٹ تے گل کیتی اے۔ ایسے طرح رمیش سنگھ اروڑا صاحب نے وی سکھ میرج ایکٹ تے گل کیتی اے۔ اوہناں نے بہت سارے گوردواریاں دے اُتے گل کیتی اے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) دے دور حکومت وچ کسے وی گوردوارے وچ اک اِٹ وی نہیں لگی۔ میں حیران آں کہ ایس مقدس ایوان دے وچ کھڑے ہو کے یا تے اوہ خود جھوٹ بول رہ نیں یا جہڑی اوہناں نیں information collect کیتی اے اوہ غلط دِتی گئی اے۔ میں پاکستان تحریک انصاف دی حکومت دا کرتار پور راہداری واسطے اور بابا گورونانک یونیورسٹی واسطے شکر گزار آں کہ اوہناں نیں اقلیتاں نوں ایہہ سہولتاں مہیا کیتیاں نیں۔

جناب چیئر مین: جی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ محترم جناب افتخار احمد خان! وہ موجود نہیں ہیں۔ محترم جناب بیرسٹر معظم شیر کلو!

جناب محمد معظم شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ I am grateful for the opportunity. جناب چیئر مین! مجھے پتا ہے کہ time constraint کی وجہ سے آپ balance کرنے کی بہت کوشش کر رہے ہیں تو میں بھی briefly بات کرنے کی کوشش کروں گا۔ وزیر خزانہ صاحب کی جو speech book ہے میں نے اس کا cover دیکھا ہے جس پر لکھا ہوا ہے کہ "معاشی ترقی کا نیا باب بڑھتا پنجاب"۔ پچھلے تین چار دنوں سے حکومتی بنچوں کی طرف سے جتنی بھی تقاریر ہو رہی ہیں ان سے generally مجھے یہ محسوس ہوا کہ شاید اس حکومت نے کوئی ایسے کام کئے ہیں جو کہ تعریف کے قابل ہیں لیکن political affiliation کی وجہ سے ہم biased ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں نظر نہیں آ رہے۔ شاید کوئی ایسی exceptional decision making ہوئی ہوگی، کوئی ایسی development ہوئی ہوگی، کوئی ایسے initiatives لئے گئے ہوں گے لیکن وہ اپوزیشن کو نظر نہیں آ رہے۔ چنانچہ میں نے پھر اس بارے میں ایک عام آدمی کا perspective جاننے کے لئے اپنے حلقے

کے لوگوں اور یہاں لاہور کے عام لوگوں سے رابطے کئے۔ میں نے ان کے ساتھ جو discussion کی تھی اور اس کا جو analysis تھا اسے میں نے کچھ fields تک confine رکھا ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ لوگوں کا اس گورنمنٹ کی performance کے بارے میں کیا perspective or opinion ہے۔ میری جس کسان سے بھی بات ہوئی ہے اس نے کہا کہ 2018 میں ڈی اے پی کھاد کی قیمت 2500/- روپے فی بوری تھی لیکن آج وہ 6000/- روپے میں مل رہی ہے۔ یوریا کی کھاد 1500/- روپے میں فی بوری ملتی تھی اور آج وہ دو ہزار روپے سے تجاوز کر چکی ہے۔ سپرے مہنگے ہو چکے ہیں۔ ڈیزل کی قیمتیں آسمان کو چُھو رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مالیہ بھی بڑھا کر double کر دیا گیا ہے۔ موجودہ حکومت پہلے تین بجٹ پیش کر چکی ہے اور اب یہ اس کا چوتھا بجٹ ہے۔ میں figures کی بات نہیں کروں گا۔ بات یہ ہے کہ عام کسان اس حکومت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ زراعت ہماری معیشت کی backbone ہے۔ پچھلے تین سالوں میں موجودہ حکومت نے پاکستان کی economy کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ یہ بار بار وزیر خزانہ تبدیل کرتے رہے ہیں۔ موجودہ حکمران صرف زراعت پر توجہ دے لیتے تو شاید ملک کی economy بہتر ہو جاتی۔ اگر صوبہ پنجاب بہتر ہو گا تو پھر پورا ملک ترقی کرے گا۔ میں نے ہاؤس میں ایک issue raise کیا تھا کہ میری تحصیل نُور پور میں کسان چیخ رہا ہے۔ ان کی زمینوں کو نیلام کرنے کے لئے انہیں threat کیا جا رہا۔ زرعی ترقیاتی بنک ان سے اپنے قرضے کی واپسی کا تقاضا کر رہا ہے جبکہ وہ علاقہ آفت زدہ ہے۔ وزیر زراعت یہاں ایوان میں موجود ہیں۔ انہوں نے بڑی مہربانی کر کے میری بات سُنی اور وہ کوشش بھی کر رہے ہیں۔ چونکہ حکومت کی کسان دوست پالیسی نہیں ہے، کابینہ approve ہی نہیں کر رہی کہ اس جگہ کو آفت زدہ declare کیا جائے اور ان غریب کسانوں کے قرضے معاف کئے جائیں۔ ان کسانوں کو ہر روز ہراساں کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! اب میں شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ اب PTI حکومت کا چوتھا بجٹ آ چکا ہے۔ موجودہ حکومت نے بہت سے سکولوں کو upgrade کیا ہے لیکن حالت یہ ہے کہ ہمارے دور حکومت میں upgrade ہونے والے سکولوں کی بھی آج تک SNEs جاری نہیں ہو سکیں۔ وہاں آئے روز بچیاں اور بچے اغواء ہو رہے ہیں کیونکہ سکول بہت دُور دراز علاقوں میں واقع

ہیں۔وہاں پر نئے کالجز بنائے گئے ہیں۔ گرلز کا روڈا کالج قائم ہوا ہے لیکن اس کی ابھی تک SNE منظور نہیں ہو سکی۔رنگ پور کالج میں کوئی ٹیچر موجود نہیں ہے۔پنجاب کے مختلف تعلیمی اداروں میں 7ہزار اساتذہ کی کمی ہے جبکہ یہ صرف 2600 اساتذہ کی بھرتی کر رہے ہیں۔یہ deficit کہاں سے پورا کریں گے؟شعبہ تعلیم کے حوالے سے ان کی یہ priority اور دلچسپی ہے۔

جناب چیئر مین! اسی طرح آپ شعبہ صحت کو دیکھ لیں۔ہمارے دور میں پسماندہ علاقوں کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔میری تحصیل نُورپور تھل بہت پسماندہ ہے۔وہاں پر ایک ماڈل ہسپتال بنایا گیا جس کا معیار لاہور اور اسلام آباد کے ہسپتالوں کے برابر تھا۔ آج وہ ہسپتال برباد کر کے رکھ دیا گیا ہے۔پہلے وہاں پر لاہور سے ڈاکٹرز جاتے تھے تاکہ غریب اور کمزور لوگوں کو ان کے اپنے علاقے میں صحت کی بہتر سہولتیں مل سکیں۔اب وہ ہسپتال تباہ و برباد کر دیا گیا ہے اور وہاں کے لوگ چیخ رہے ہیں لیکن ان کی کوئی شُنوائی نہیں ہو رہی۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر معظم شیر صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد معظم شیر: جناب چیئر مین! میں دو منٹ میں wind up کر لیتا ہوں۔میں ابھی تازہ واقعہ آپ کو بتاتا ہوں کہ ہمارے DHQ ہسپتال کے وارڈز میں air-conditioners off تھے اور مریضوں کے ورثاء نے مجھے فون کیا۔انہوں نے کہا کہ ہم سے taxes وصول کئے جاتے ہیں لیکن ہمیں صحت کی کوئی سہولت مہیا نہیں کی جا رہی۔میں نے ہسپتال انتظامیہ کو رات کے وقت فون کیا اور کہا کہ کوئی الیکٹریشن بھجوائیں اور وارڈز کے air-conditioners چالو کئے جائیں۔اس وارڈ میں COVID کے مریض تھے۔موجودہ حکومت کے دور میں شعبہ صحت کی یہ حالت ہے۔

جناب چیئر مین! میرے حلقہ میں ایک علاقہ مٹھاٹوانہ ہے۔وہاں پر ایک ڈرین ہے اور اسے صاف نہیں کیا جا رہا۔اب دوبارہ برسات کا موسم آنے والا ہے اور وہاں کے لوگ خوف زدہ ہیں کہ ہمارا علاقہ پھر زیر آب آ جائے گا۔وہاں پر پتھر سڑکوں پر پڑے ہوئے ہیں اور ٹھیکیدار بھاگ گیا ہے۔دریا کے کٹاؤ کی وجہ سے لوگ خوف زدہ ہیں کہ کسی بھی وقت ہمارے گھر اور زمینیں ڈوب جائیں گی۔

جناب چیئرمین: بیرسٹر صاحب! بہت شکریہ تشریف رکھیں آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جناب شکیل شاہد!

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی محنت (جناب شکیل شاہد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہمیں اس نئی اسمبلی میں بٹھانے کے لئے دن رات ایک کیا۔ اس سے پہلے بھی یہاں پر بڑی تقریریں ہوئیں، کچھ لوگوں کو ایک سال کے بعد اپنا غبار نکالنے کا موقع ملا اور اُن لوگوں نے وہی کچھ کہا جو انہیں dictate کیا گیا تھا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ واحد اسمبلی ہے جو پاکستان میں کیا پوری دنیا میں اپنی مثال آپ ہے جس میں لکھا گیا ہے "انا خاتم النبیین لا نَبیَّ بَعدِی" ہمارے لئے یہ ایک اعزاز کی بات ہے اور ہم اس پر فخر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن سے کام لینا چاہتا ہے اُنہیں دوبارہ وہاں پر لے آتا ہے کہ اُن سے کام لیا جائے۔ کوئی جانور بھی کہیں بیٹھتا ہے تو وہ بھی اُس جگہ کو صاف کر لیتا ہے لیکن ہمیں اتنا بھی گوارا نہ ہوا کہ ہم دس سال تک اس ایوان کو مکمل نہ کر سکے کیونکہ ہماری ایسی نیت ہی نہیں تھی کیوں کہ اس کی بنیاد چودھری پرویز الٰہی صاحب نے رکھی تھی۔ انہوں نے وہ منصوبے شروع کئے گئے جو پاکستان کو ڈبونے کے مترادف تھے۔ آج بھی آپ دیکھ لیں کہ اُن منصوبوں کے لئے اربوں روپے کی سبسڈی دی جاتی ہے۔ یہ جنگلہ بس، یہ اورنج ٹرین اور اسی طرح کے بہت سے منصوبوں کو مکمل کیا جاتا تھا۔ (شیم، شیم)

جناب چیئرمین! میں یہاں پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عمران خان صاحب کی یہ دیدہ دلیری ہے اور اُن کے ذہن کی وسعت ہے کہ یہاں پر جناب عثمان احمد خان بُزدار جیسا وزیر اعلیٰ بنا، نہیں تو ان کے گھر کے علاوہ یہاں پر کوئی آدمی نہیں آ سکتا تھا۔ اس پر ہم اپنے لیڈر اور اپنی پارٹی کو appreciate کرتے ہیں کہ یہاں پر ہم جیسے لوگ آئے جو چھوٹے گھروں سے تھے اور عام گھروں سے ہماری بہنیں بھی اس ایوان میں آئیں۔

جناب چیئرمین! ہماری حکومت نے اتنے مشکل حالات اور IMF کے دباؤ کے باوجود یہ بجٹ پیش کیا۔ ہمارا ملک قرضوں میں جکڑا ہوا ہے اس کے باوجود ہمارے قائد نے اُن کی ایک بات بھی نہیں مانی اور ہمیں tax free budget دیا جس پر ہمیں فخر ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج

یہ لوگ جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اگر 700 - ارب روپے کا بجٹ بھی دیں لیکن وہ خرچ ہی نہ ہو تو اُس کا کیا فائدہ ہے؟ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار تعلیم، صحت، زراعت اور باقی سب اداروں کو برابری کی بنیاد پر بجٹ ملا۔

جناب چیئرمین! یہاں پر آج شعر وشاعری کا دَور ہے لیکن وہ شعر تب کہتے ہیں جب اُن کا مائیک بند ہو جاتا ہے۔

ہر اک اولی الامر کو صدا دو کہ اپنی فردِ عمل سنبھالے
اُٹھے گا جب جمِ سر فروشاں پڑیں گے دار لرسل کے لالے

جناب چیئرمین! میں یہ کہتا ہوں کہ ان کی جو کارکردگی تھی اُسی کی وجہ سے تو ہم ان اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں۔ اگر ان کی کارکردگی اچھی ہوتی، ان کی باتیں صحیح ہوتیں اور ان کا سچ جھوٹ نہ ہوتا تو پھر ہم یہاں پر کب آنے والے تھے؟ میں یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت، ہمارے قائد، ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کی ٹیم اور ہمارے اتحادیوں نے جو وعدے کئے تھے وہ وعدے پورے بھی کریں گے اور صرف پاکستان کے لئے نہیں بلکہ ہم عالم اسلام کے لئے بھی ایک مثال بنیں گے۔ میں آخر میں ایک شعر پڑھ کر اجازت چاہوں گا:

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب کاشف علی چشتی!

جناب کاشف علی چشتی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اس عالی شان اور پُروقار بلڈنگ کی تکمیل پر اور اس بجٹ اجلاس میں ہمیں دونوں اطراف کے معزز ممبران کی طرف سے جو مہذب رویہ نظر آیا ہے میں اُس کے لئے اس ایوان کو مبارک باد دینا چاہوں گا اور بالخصوص جناب سپیکر کو مبارک باد دینا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! پنجاب کے عوام ہم سے یہی توقع کرتے ہیں کہ ہم سنجیدگی کے ساتھ اُن کے مسائل کا حل نکالیں۔ 2018 کا جب الیکشن ہوا تو تبدیلی کے حوالے سے لوگوں کی بہت سی توقعات تھیں لیکن بدقسمتی سے آج تین سال گزرنے کے بعد جب ہم اس بجٹ پر نظر دوڑاتے ہیں

پیسا 1.4 Trillian کے بجٹ میں 2.6 Trillian۔ تو ہمیں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نظر نہیں آتی۔
current expenditure پر صرف ہو گا۔ اس میں سب سے بڑا حصہ 488 ۔ارب روپیہ one line transaction کے through ضلعی حکومتوں اور authorities کو transfer کیا جائے گا۔ اسی طرح current expenditure میں دیگر محکمہ جات میں زراعت کے لئے صرف 21 ۔ارب روپے، ہاؤسنگ کے لئے 11۔ارب روپے شامل ہیں لیکن بہرحال current expenditure میں کچھ Heads تو ملازمین کی تنخواہوں جیسے ہیں وہ اس صوبے کو چلانے کے لئے اہم ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے Heads ایسے بھی ہیں جنہیں elaboration کی ضرورت ہے جو ہمیں ان دستاویزات میں نظر نہیں آتیں۔ مثال کے طور پر Entertainment and Gifts, Purchase of Cars, Payment to Other Services Rendered اور others کے نام سے current expenditure میں بہت سے Heads موجود ہیں۔ جب 50 فی صد سے زیادہ current expenditure پر خرچ ہو گا تو یہ ایک بہت بڑا amount ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی legislative scrutiny کی جائے۔ فی الحال عوامی نمائندوں کو اس بجٹ میں کوئی input نظر نہیں آتی۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ Standing Committees ان demands کو vet کرتیں، ان پر properly deliberate کیا جاتا اور پھر ان کو بجٹ کی دستاویزات میں شامل کیا جاتا۔ اسی طرح اس بجٹ کے audit function کے اوپر سوالیہ نشان اُٹھتا ہے کیونکہ اس وقت Public Accounts Committee تشکیل نہیں دی گئی۔ بجٹ سازی کے حوالے سے Public Accounts Committee کا بھی بہت اہم کردار ہوتا ہے کیونکہ PAC, audit paras دیکھتی ہے تو وہ budgetary control میں بڑا نمایاں کردار ادا کر سکتی ہے۔ Favourable and unfavourable variances کی نشاندہی کر سکتی ہے۔ اسی طرح کون سے محکمہ جات ہیں جہاں پر سارا سال فنڈز ویسے پڑے رہے اور وہ کون سے areas ہیں جہاں پر misappropriations بہت زیادہ ہے تو اُنہیں کنٹرول کر کے کم کیا جا سکتا ہے لیکن یہاں پر ہمیں کچھ ایسا نظر نہیں آتا۔ یہ 50 فیصد جو فنڈز دیئے گئے ہیں ان میں صحت کے لئے بھی ایک بڑی رقم رکھی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں نظر آتا ہے کہ BHU's میں ڈاکٹرز کی shortage ہے۔ دوسری طرف طلبہ مارے مارے پھرتے ہیں کیونکہ میڈیکل سکولوں میں seats

shortage ہے۔ اسی طرح ہاؤسنگ سیکٹر کو فنڈز دیئے گئے ہیں لیکن وہ Real Estate کو regulate کرنے سے قاصر ہے۔ آج بھی 12 ہزار سے زیادہ Eden affectees سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں اور سراپا احتجاج ہیں۔ اگر ہم زراعت کی بات کریں تو ہمیں زراعت میں بھی کوئی تبدیلی نظر نہیں آتی۔ اس سیکٹر میں بھی wealth distribute ہو کر دوسرے سیکٹرز میں جارہی ہے۔ جہاں دوسرے سیکٹرز کو export finance کی مد میں انڈسٹری کے لئے 2 فی صد سے 3 فی صد پر قرضہ جات دیئے جاتے ہیں اور construction industry کو 5 سے 9 فیصد پر دیے جاتے ہیں وہاں effectively زراعت کے شعبہ میں 12، 11 فیصد سے اوپر بلکہ 13 فیصد تک بھی قرض دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح relief کے حوالے سے اگر ہم بات کریں تو جب pandemic آیا تو services sector کو اور industrial sector کو تو relief دیا گیا لیکن locust اور hail storms جب آتے ہیں یا دیگر قدرتی آفات جب آتی ہیں تو loss carry overs زراعت کے شعبے کو نہیں دیئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، چشتی صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب کاشف علی چشتی: جناب چیئرمین! شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب نذیر احمد خان! آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خصوصی تعلیم (جناب نذیر احمد خان): اَعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ سب سے پہلے میں چودھری پرویزالٰہی صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ عثمان بزدار کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جن کی ان تھک محنت اور کوششوں سے یہ خوبصورت ایوان کی بلڈنگ مکمل ہوئی ہے۔ ہمیشہ سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ اپوزیشن صرف تنقید کرتی ہے ان روایات کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے آپ جتنا بھی اچھا کام کر لیں جتنا مرضی اچھا بجٹ پیش کر لیں لیکن حصہ میں تنقید ہی آتی ہے۔ جب چودھری پرویزالٰہی نے Rescue1122 کا قیام کیا تنقید کی گئی، جب وارڈن پولیس کا قیام کیا گیا تنقید کی گئی، جب Patrolling Police کی چوکیاں کا قیام کیا گیا تنقید کی گئی لیکن وقت اچھے کاموں کو خود منواتا ہے اور جب وقت گزرا آج چودہ سال بعد بھی وہی تنقید کرنے والے لوگ جو اس وقت

چودھری پرویز الٰہی صاحب کی ہر بات پر تنقید کرتے تھے آج تالیاں بجا بجا کر آپ کی قابلیت پر شاباش دے رہے ہیں انشاءاللہ اسی طریقے سے اس بجٹ کو اور عمران خان صاحب کی کوششوں سے ہمارا ملک ترقی کی راہ پر چل پڑا ہے اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی ان تھک محنت، ان کی قابلیت، ان کی صلاحیت اور جس خاموشی سے وہ اس حکومت کو چلا رہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ آنے والا وقت یہ ثابت کرے گا جس طرح انہوں نے اس پنجاب کی خدمت کی اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ پر بات کروں گا اور سب سے پہلے زراعت کی بات کروں گا ہمارا ملک زرعی ہے آپ جس مرضی شعبہ میں کام کر لیں آپ industry کو ضرور ترقی کروائیں، آپ سڑکیں بھی ضرور بنائیں، آپ ہسپتال بھی ضرور بنائیں لیکن 75 فیصد کاشتکار کی آبادی ہے اور ان کی خوشحالی کے لئے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ بڑی خوشی ہوئی کہ پہلی دفعہ کسی حکومت نے کاشتکاروں کے لئے اربوں روپے کا بجٹ رکھا میں چند تجاویز دینا چاہتا ہوں میری تجویز یہ ہے کہ زراعت کے شعبہ کو مزید پیسے دیئے جائیں اور بلخصوص فاسفورس کھادوں کے لئے ان کو جتنی زیادہ سبسڈی دینی پڑے دیئے جائے اور 2500 روپے کھاد کی قیمت کی جائے اور اس کے علاوہ یوریا کھاد کی قیمت میں بھی کمی کرنے کے لئے ضروری اقدام کرنے چاہئیں۔ کپاس کے سیڈ کے لئے آج تک کسی حکومت نے کام نہیں کیا کپاس کے سیڈ کے لئے بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! مہربانی فرمائیں میرے حلقہ میں پانی کڑوا ہے اور میرے حلقے کی عوام کی استدعا ہے کہ water supply scheme کا ہمارے حلقے میں نفاذ کیا جائے اور میرے حلقے کی روڈز کو مرمت کی بہت اشد ضرورت ہے اس کے لئے بھی پیسے کی request کرتا ہوں اور اس کے علاوہ جو عثمان بُزدار صاحب نے development package میرے ضلع کو دیا ہے میں اس پر ان کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب خان صاحب! اب جناب مرغوب احمد!۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ظہیر اقبال! آپ بات کر چکے ہیں۔ جناب خالد محمود! آپ بات کریں۔

جناب خالد محمود: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا سب سے پہلے میں چودھری پرویزالٰہی صاحب کو ایشیاء کی سب سے بڑی اسمبلی کی بلڈنگ تیار کروانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصاً بالخصوص سامنے جو حدیث شریف لکھی ہوئی ہے "أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي" اس کو دیکھنے والے، پڑھنے والے، اس کے سامنے بیٹھنے والے اور اس پر یقین رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ آخرت میں ایمان کے ساتھ نوازے۔ امین۔

جناب چیئرمین! میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ آج جب میں نے Budget Book کو دیکھا آپ اندازہ کریں کہ جتنے بھی figures اس میں دیئے گئے ہیں اس کو comparison کرنے کے لئے جیسے سابقہ بجٹ بکس میں پچھلے دو سال کا record اس کے ساتھ دیا جاتا تھا اس بجٹ بک میں وہ موجود نہیں ہے۔ اس بک میں پچھلے دو سال کا ریکارڈ نکال دیا گیا ہے اس میں صرف 2021/2020 سے شروع کیا گیا ہے تاکہ ہم اس کا موازنہ نہ کر سکیں۔ اسی طرح اس بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں کے لئے جو 25 فیصد Disparity Allowance کا اعلان کیا گیا ہے وہ ہم اعداد و شمار کا گورکھ دھندہ اور الفاظوں کا ہیر پھیر اس لئے کہتے ہیں کہ اس حکومت نے سرکاری ملازمین کو جو Disparity Allowance دیا گیا اس کی وضاحت Finance Department کی طرف سے نہیں آئی کہ وہ اس Disparity Allowance کو کس سے calculate کریں کیا 25 فیصد والوں کو 50 فیصد سے calculate کریں، 100 فیصد والوں سے کریں یا 150 فیصد والوں سے کریں؟ اور ایک اور ظلم یہ کیا گیا کہ وہ Disparity Allowance 2017 کی basic pay پر دیا گیا ہے جب کہ چاہئے تو یہ تھا کہ current basic pay پر دیا جاتا۔ میں ایک اور تجویز دینا چاہتا ہوں کہ صحت کارڈ کی یہاں بات ہو رہی ہے میں Finance Minister کو یہ proposal دینا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنے بھی سرکاری ملازمین ہیں خاص طور پر گریڈ 1 سے 19 تک کے ملازمین کو صحت کارڈ خصوصی طور پر دیا جائے تاکہ وہ اپنے بچوں کا علاج بہتر طریقے سے کروا سکیں۔

جناب سپیکر! اب میں اس بجٹ بک کو دیکھتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ غریب شہری، ایک عام شہری اور مزدور کے لئے اس بجٹ میں مہنگائی کے سوا مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ جہاں پر غریب کی پہلے بھی یہ بات سن چکے ہیں اور اس حکومت کے حکمرانوں سے یہ سنا کہ

2 کڑور سے اڑھائی کروڑ خاندان جو غربت کی لکیر سے بھی نیچے جا چکے ہیں اس کے باوجود غریب کی جیب کو خالی رکھا گیا ہے اسی وجہ سے ہمارے قائد نے چھوٹا بجٹ قرار دیا ہے۔ غریب کی حق رسائی تو اس میں تھی کہ کھانے والی چیزوں پر کوئی ایسا نظام بنایا جاتا کہ یہ سستی ہوتیں مگر جب 14 جون کو بجٹ پیش کیا گیا تو اس کے دوسرے دن ہی پٹرول مہنگا کر دیا گیا۔

جناب چیئر مین: جی، خالد صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! ابھی تو ایک منٹ بھی نہیں ہوا مجھے بس دو منٹ اور ٹائم دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! دوسرے دن ہی پٹرول کا بم گرا دیا گیا۔ پٹرول 2 روپے 10 پیسے بجٹ کے دوسرے دن ہی بڑھا دیا گیا۔ اسی طرح بجلی کا ریٹ ڈیڑھ سے دو روپے فی یونٹ بڑھا دیا گیا۔ اسی طرح ایل۔پی۔جی ایک سو روپے کلو والی کو دس روپے فی کلو بڑھا کر 110 روپے کر دیا۔ یہ بجٹ کے دوسرے دن غریبوں کے لئے تحفہ ہے۔

جناب چیئر مین! PTI کے اس تین سالہ دور میں 35 سے 40 فیصد مہنگائی بڑھی ہے جس سے غریب کا جینا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب چیئر مین! اب میں بات کرتا ہوں کہ جو ترقیاتی بجٹ کے گُن گائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین: آپ wind up کریں۔

جناب خالد محمود: جناب چیئر مین! میں ابھی 2 سے 3 منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ میں اپنے شہر بورے والا کو اس بجٹ کے تناظر میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ شہر ہے جو City of Education کے نام سے پنجاب میں مشہور ہے۔ یہ وہ شہر ہے جو City of Sports کے حوالے سے مشہور ہے اور یہ جنوبی پنجاب کا gateway ہے۔ یہ تحصیل وسطی پنجاب سے لے کر جنوبی پنجاب کے آخر تک واحد تحصیل ہے جسے کارپوریشن declare کیا گیا۔ اسی گورنمنٹ نے اس کو کارپوریشن declare کیا جبکہ آج اس کی سڑکیں، اس کے کالجز، اس کی یونیورسٹی اور اس کے ہسپتال کھنڈرات کی شکل میں نظر آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس بجٹ میں بد قسمتی سے جو جنوبی پنجاب کی gateway تحصیل کہلاتی ہے اس میں ایک روپیہ بھی نئی سکیم کے لئے بجٹ نہیں رکھا گیا اور کوئی نئی سکیم نہیں دی گئی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ آپ کے points آ گئے ہیں۔ جناب سمیع اللہ چودھری ---موجود نہیں ہیں۔ ملک تیمور مسعود--- موجود نہیں ہیں۔ محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیّاکَ نَعبُدُ وَاِیّاکَ نَستَعِین۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور بے شک تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تمام اراکین اسمبلی کو، خاص طور پر ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار صاحب اور جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو بہت بہت مبارک ہو۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی زبردست اسمبلی اپنے پارلیمنٹیریز کے لئے بنائی جو کہ صوبہ پنجاب کے 11 کروڑ عوام کے نمائندے ہیں جو یہاں آ کر اپنی عوام کے لئے بات کر سکیں۔

ہر حال میں حق بات کا اعلان کریں گے
ہم پیروی حنبل و نعمان کریں گے
ہم اہل جنوں اور جھکیں موت کے آگے
ہم جب بھی مرے موت پہ احسان کریں گے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ان کی ٹیم نے جس طرح دن رات محنت کر کے صوبہ پنجاب کے لئے بہترین اور عوام دوست بجٹ دیا ہے۔ اس بجٹ میں ہر طبقہ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا کسی بھی طبقے کو اس میں پیچھے نہیں چھوڑا گیا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ ہماری جماعت نے، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت کیا کہ وہ اپنی عوام کے لئے سوچتے ہیں اور اپنی جیبوں میں پیسہ بھرنے کے لئے نہیں سوچتے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر اپوزیشن کی جانب سے خصوصاً منیب الحق صاحب، بلال سعید صاحب اور ہماری بہنوں نے بار بار job opportunities کی بات کی کہ یہ opportunities

کہاں ہیں۔ وہ نوکریاں کہاں جن کی بات عمران خان صاحب یا عثمان بُزدار صاحب کرتے رہے ہیں تو میں چند opportunities کا انہیں بتانا چاہوں گی کہ وہ کون کون سی opportunities ہیں جو ہماری حکومت اپنے نوجوانوں کو دینے جا رہی ہے۔ اس میں سب سے پہلے پنجاب روز گار loans ہیں جس کے لئے 10-ارب روپیہ رکھا گیا ہے لیکن امید ہے کہ 25-ارب روپیہ نوجوانوں کو دیا جائے گا تاکہ وہ اپنا روز گار شروع کر سکیں۔ اس کے علاوہ قائداعظم بزنس پارک شیخوپورہ میں شروع ہو رہا ہے جس میں ایک لاکھ 50 ہزار کے قریب نوکریاں ہمارے نوجوانوں کو دی جائیں گے۔ اس کے بعد چونیا ایکو ابزنس پارک جہاں پر 40 ہزار کے قریب روز گار کے مواقع دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ساہیوال انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر 60 ہزار کے قریب ملازمتیں انشاء اللہ نوجوانوں کو دی جائیں گی۔ اس کے ساتھ سیالکوٹ انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر ایک لاکھ کے قریب jobs لوگوں کو دی جائیں گی۔ ان سب سے بڑھ کر مظفر گڑھ انڈسٹریل اسٹیٹ جہاں پر 50 ہزار کے قریب روز گار کے مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے بات کی کہ کہاں پر لوگوں پر خرچ کیا گیا۔ یہاں پر ایک بہن نے بات کی کہ کون سا احساس پروگرام ہے اور کہا کہ آپ لوگوں کا احساس کر لیں تو ہم بالکل لوگوں کا احساس کرتے ہیں۔ ہم غریب لوگوں کا احساس کرتے ہیں نا کہ اپنی جیبیں بھرنے والوں کا احساس کرتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کا احساس کر رہے ہیں اور قصر بہبود مظفر گڑھ میں شروع کروا رہے ہیں جس کے لئے 7 کروڑ 86 لاکھ دینے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمیونٹی ویلفیئر سنٹر فار ٹرانس جینڈرز کے لئے ہم 16 کروڑ دینے جا رہے ہیں جو کہ لاہور میں بنے گا۔ اس کے علاوہ Violence against Women Centre جو کہ ڈیرہ غازی خان، فیصل آباد، لاہور اور راولپنڈی میں بننے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے 42 کروڑ 55 لاکھ روپے دیئے جا رہے ہیں۔ Disable persons Management Information System کے لئے 19 کروڑ 60 لاکھ روپے ہم دینے جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اپوزیشن کو تکلیف کیوں نہ ہو، ان کو تکلیف ہوگی کیونکہ ہم نے اپنے سرکاری ملازمین کو خاص طور پر گریڈ-1 سے گریڈ-19 تک کے لوگوں کی تنخواہ میں 10 فیصد اضافہ کیا بلکہ انہیں 25 فیصد سپیشل الاؤنس بھی دینے جا رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیا گیا تھا

یعنی کل 35 فیصد ان کی تنخواہ بڑھانے جا رہے ہیں۔ اس لئے ان کو تو تکلیف ہو گی جو اپنی جیبیں بھرتے تھے۔ یہ جب دیکھتے ہیں کہ صحت انصاف کارڈ لوگوں میں تقسیم کئے جا رہے ہیں اور عوام کی زبوں حالی کو دور کیا جا رہا ہے تو اس سے ان کو تو تکلیف ہو گی کیونکہ یہ تو وہ لوگ ہیں جو اپنے لئے بھی کوئی ایک ہسپتال نہیں بنا سکے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو باہر ممالک میں جا کر اپنا علاج کراتے ہیں۔ اس لئے ان کو تو تکلیف ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: آپ wind up کریں۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! میں آخر میں کہوں گی کہ ہمارے وزیراعظم پاکستان عمران خان صاحب hats off to him کہ جنہوں نے علی الاعلان امریکہ کو absolutely not کہہ کر بتا دیا کہ یہ پاکستان ہے اور اس کی قوم خوددار قوم ہے۔ یہ جانتی ہے کہ ہم نے کیسے اپنے لوگوں کے مسائل کو دور کرنا ہے اور ہم نے اپنی زمین کسی اور کو نہیں دینی کہ وہ ہماری زمین استعمال کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچا سکیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار hats off to him کہ جن کو یہ ہمیشہ باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے ہر سیکٹر کو track پر چڑھا دیا ہے اور وہ بہترین کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اسی کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اپنی تقریر ایک سچے واقعے سے شروع کرنا چاہتی ہوں کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جب اسلام کی تبلیغ کے لئے لاہور تشریف لائے تو لاہور شہر میں ایک جادوگر کا راج تھا۔ اس نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر اپنی برتری دکھانے کے لئے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنا شروع کر دیا۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے حق اور باطل میں فرق کرتے ہوئے اپنے جوتوں کو حکم دیا کہ جادوگر کو زمین پر واپس لے آؤ۔

جناب چیئرمین! یہ بجٹ جھوٹ اور جادوگری کے پلندے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ میں یہی کہوں گی کہ عوام بھی آپ کا یہی حال کرے گی جو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس جادوگر کا کیا تھا۔

جناب چیئرمین !اس ہاؤس میں بہت سی تقاریر ہوئیں اور حکومتی بنچز کی طرف سے بجٹ کو بہت سراہا گیا۔ میں وزیر خزانہ اور حکومتی بنچوں کے اراکین کو چیلنج کرتی ہوں کہ نواز شریف صاحب کے دَور میں basic commodities کی جو prices تھیں اُن کی اگر ڈُگنی price بھی ہو تو میں دینے کو تیار ہوں۔ نواز شریف صاحب کے دَور میں آٹے اور کوکنگ آئل کی جو price تھی اُس کی ڈُگنی قیمت بھی میں دینے کو تیار ہوں۔ کیااِن میں سے میرا یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے میرے ساتھ چلنے کو تیار ہے؟

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئرمین! معیشت کو بہتر کرنے کے لئے میاں نواز شریف صاحب جیسا vision، شہباز شریف جیسی طاقت، حمزہ شہباز شریف جیسی commitment اور مریم نواز شریف جیسی بہادری کی ضرورت ہے۔ صوبہ پنجاب میں سب سے مہنگا ٹریننگ پروگرام جاری ہے، وہ ٹریننگ پروگرام عثمان بزدار صاحب کے لئے ہے اور ہمیں پتا ہے کہ اُن کو کہاں سے ٹریننگ مل رہی ہے جبکہ بیچارے عمران خان صاحب بھی اُن کو تبدیل نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات اس چیز پر ختم کروں گی کہ حضرت داتا گنج بخشؒ نے جو جادوگر کے ساتھ سلوک کیا وہی عوام اس جھوٹی حکومت کے ساتھ کرے گی۔ میں یہ بھی کہوں گی کہ جب تک پنجاب اور غریب بھوکا ہے یہ بجٹ جھوٹا ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب عمر آفتاب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ کے موقع پر اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ اس کے بعد میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو بھی اس خوبصورت ایوان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور عثمان بُزدار کو بھی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس اسمبلی کی تکمیل کے لئے فنڈز مہیا کئے لہٰذا اُن کی کوششیں قابلِ تحسین ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کا 22-2021 کا بجٹ 2653-ارب روپے پر مشتمل ہے جو ٹیکس فری اور عوام دوست بجٹ ہے۔ یہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا initiative ہے کہ آج 22-2021 کا بجٹ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ نے مختلف شعبہ جات کے لوگوں کی آراء اور inputs لے کر ترتیب دیا ہے اور اس میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور تمام عملہ کی دن رات کی محنت ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کا ڈویلپمنٹ کا بجٹ 560-ارب روپے پر مشتمل ہے۔ اس سال ڈویلپمنٹ کی مد میں 560-ارب روپے کے بجٹ میں بہت بڑا حصہ Public Sector Development Programme (PSDP) کا ہے جو پچھلے سال سے 102 فیصد زیادہ ہے اور یہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان بزدار صاحب کی دن رات کوششوں سے وفاق کی طرف سے ممکن ہوا ہے یعنی 44-ارب سے 89-ارب روپے تک اس سال PSDP سے پنجاب کو حصہ ملا ہے۔ اس میں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے حصے کو 35 فیصد ڈویلپمنٹ کے لئے متعین کیا گیا ہے اور علیٰحدہ ڈویلپمنٹ کی ایک book بھی چھاپی گئی ہے تاکہ ہمارے جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے اُس کا proper حصہ مل سکے۔ سابقہ حکومتوں کی طرح صرف بجٹ میں سے حصہ نہ رکھا جائے بلکہ عملی طور پر جنوبی پنجاب میں ترقی ہو سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اس سال 22-2021 میں ٹوٹل 7116 سکیمیں ADP book میں چھپی ہیں اور running year میں tax collection کے اہداف میں الحمدللہ بہت زیادہ بہتری آئی ہے۔ اس کی وجہ سے سال 21-2020 میں 337-ارب روپے کا بجٹ 402-ارب روپے پر ہم نے enhance کیا ہے اور اس کی وجہ سے تین ہزار سکیموں کو مکمل کیا گیا۔ 22-2021 کے بجٹ میں تعلیم، صحت، روزگار اور کم وسیلہ افراد کے تحفظ اور علاقائی ترقی جیسے منصوبے ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات میں شامل رہے۔ اس میں سب سے ضروری اور اہم شعبہ صحت ہے جو ہر فرد کی ضرورت ہے۔ صحت کے حوالے سے ہماری گورنمنٹ نے 99-ارب روپے مختص کئے جو گزشتہ سال کے مقابلے میں خطیر رقم ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پنجاب میں BHUs کی تعداد بڑھاتے ہوئے تمام BHUs کو 7/24 پر لے جایا جارہا ہے تاکہ ہماری یونین کونسل کی سطح پر لوگوں کو ہیلتھ کی facilities بہتر مل سکیں۔ مزید برآں اس سال پنجاب میں یونیورسل ہیلتھ کی مد

میں 80-ارب روپے کے ساتھ پنجاب کے ہر گھر میں ہیلتھ انشورنس کارڈ دیا جائے گا۔ آپ کو پتا ہے کہ COVID کی وجہ سے ہمیں یہاں پر بے شمار مشکلات رہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب میں کرونا کے پیش نظر عمران خان صاحب کی قائدانہ صلاحیتوں اور اُن کی لیڈرشپ کی وجہ سے ہم لوگوں کو روزگار دینے اور مشکل حالات میں پنجاب کی معیشت کی صورتحال کو بھی بہتر کرنے میں کامیاب ہوئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئرمین! میں یہاں پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکج کا بھی اظہار کرنا چاہوں گا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بُزدار صاحب کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ کو انہوں نے 8-ارب روپے سے زائد کی رقم دی جس میں بے شمار ایسے منصوبے ہیں جن میں شیخوپورہ میں یونیورسٹی، کیڈٹ کالج نارنگ منڈی اور آدیاں روڈ کی تکمیل شامل ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز آپ wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئرمین! میں یہاں پر ایک قابل ذکر بات ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ مرید کے نارروال روڈ پر کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی کے نئے کیمپس کا انعقاد بھی ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی بڑی ضروری ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک ایسا پراجیکٹ ہے جو پنجاب اور پاکستان کی ترقی کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے معزز رکن پیر اشرف رسول صاحب نے گزشتہ دنوں اپنی بجٹ تقریر میں راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے متعلق بات کی جس میں انہوں نے تصویر کا ایک رُخ دکھایا ہے لہٰذا میں انہیں اور اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے راوی اربن ڈویلپمنٹ کا پراجیکٹ شروع کیا لیکن جب زمین acquire ہوئی تو اس حوالے سے پیر اشرف رسول صاحب نے کہا کہ زمینداروں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور انہیں دو لاکھ روپے فی ایکڑ دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ انہوں نے تصویر کا ایک رُخ یہاں پر دکھایا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ Land Acquisition Act کے تحت جو زمین

acquire ہوئی اُس کی proper اوسط بیچ کے مطابق رقم دی گئی ہے۔ چونکہ میرا حلقہ اور میرے لوگ وہاں موجود ہے۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ اپنی بات wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقیات (جناب عمر آفتاب): جناب چیئر مین! عمران خان صاحب کو لوگوں سے پیار ہے۔ میں خود عمران خان صاحب کے پاس گیا اور اپنے علاقے کے لئے سپیشل پیکج لے کر آیا۔ وہ سپیشل پیکج یہ ہے کہ عمران خان صاحب نے ہر ایکڑ پر 10 مرلے کا پلاٹ دینے کی approval دی ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تاریخی پیکج دیا گیا ہے۔ اب اِنشاء اللہ پاکستان اور پنجاب ترقی کرے گا اور پاکستان کی عوام خوشحالی کی طرف جائے گی۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آخر میں محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور محکمہ خزانہ کے تمام افسران وسٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بجٹ بنانے میں بڑی محنت کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئر مین! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب چیئر مین: چودھری ظہیرالدین صاحب! کیا آپ نے بات کرنی ہے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئر مین! بس مختصر بات کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، چودھری ظہیرالدین صاحب بات کریں گے اور اِن کے بعد محترمہ حمیدہ میاں بات کریں گی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **"ایاک نعبد وایاک نستعین۔"** یا اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ جناب چیئر مین! آپ کا شکریہ کیونکہ مجھے نئے ایوان میں پہلی دفعہ اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے steadfast اور اپنے پکے ارادے کے ساتھ اسمبلی کا کام شروع کیا جس کو پچھلے 10 سال روکے رکھا۔ جب کام شروع ہوا تب اُن دنوں میں ان کا ادنیٰ ساتھی تھا کیونکہ میرے پاس محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کا charge تھا تو ڈیزائن کرنے میں بھی حصہ لیا۔ 10 سال بعد پھر چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس کام کو complete کیا۔

جناب چیئرمین! میں نے بجٹ پر مختصر بات کرنی ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر خزانہ ہاشم جواں بخت صاحب کو پہلے جو بجٹ inherit کیا گیا تھا اُس سے آگے انہوں نے لے کر چلنا تھا اور جو کچھ ہم نے انہیں inherit کیا تھا اس کے متعلق میں عرض کر دیتا ہوں۔ جب اِن کو یہ handover ہوا تب 100۔ارب روپے کا surplus بجٹ ملا تھا اور جب ہاشم جواں بخت صاحب نے take over کیا تو ہزاروں ارب روپے کا مقروض صوبہ انہوں نے take over کیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ملک کا وزیر خزانہ جیسا کہ اسحاق ڈار صاحب تھے۔ اپنی وزارت کو اور اپنی سینیٹر شپ کو چھوڑ کر ملک سے بھاگ جائے تو آپ انداز کریں اس ملک کا کیا حشر ہو گا۔ جس کا federating unit ایک پنجاب بھی ہے۔ وزیر خزانہ فائلز بھی ساتھ لے گئے اور exile کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ جس نے اس معیشت کو take over کیا اور اس معیشت کو سنبھالا ہے وہ وزیر اعظم عمران خان کی معاشی ٹیم ہے اور اس economy کا successor کا بھی وزیر اعظم عمران خان کی ٹیم ہے۔ اس معیشت کی بربادی کا یہ عالم تھا۔ 10 سال کے اندر جو Road Empire تھی۔ جو پہلے چودھری پرویز الٰہی کی حکومت میں ہم بنا کر گئے تھے۔ اس کا TST Roads Triple Surface Treatment Road جو کہ built in ہوتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین! 26۔سو ارب کا یہ بجٹ بہترین پیش کیا گیا ہے۔ جو کے tax free اور عوام دوست اور کسان دوست بجٹ ہے۔ اس کو بنانے میں جو مشکلات تھیں۔ وہ میں گزارش کرنے لگا ہوں۔ پچھلے دس سال میں جو Roads Empire repairs built in ہوتا تھا۔ TST Roads کو 50 ہزار روپے per kilometer repairs پر لگانا اور carpeted roads پر ایک لاکھ روپے لگانا ہے۔ کسی جگہ دس سال میں کچھ نہیں لگایا گیا۔ جس کی وجہ سے تمام پنجاب کی جو سڑکیں ہیں وہ تمام Roads Empire تباہ ہو چکی ہیں۔ وہ سارا پیسہ اورنج ٹرین پر لگا دیا گیا۔ ہارون رشید کے بقول 35 کروڑ اورنج ٹرین کا بجلی کا بل آیا اور 37 لاکھ income ہوئی ہے۔ ان hazards کی موجودگی میں یہ بجٹ بنایا گیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صحت کارڈ یہاں تقسیم ہو گا۔ welfare states کو promote کرنے کے لئے دو تین چیزوں کو promote کیا گیا جن میں health,education and law and order ہے۔ اور agriculture promotion کے لیے کسان کارڈ فراہم کیا

جائے گا۔کسان کارڈ کے لئے بہت سے incentive ہوں گے۔ subsidy directly man to man دی جائے گی۔کپاس اور edible oil کے لئے subsidy per acre دی جائے گی۔وہ کسان اپنی فصل بونے کے لئے زیور اور مال گروی رکھتا تھا۔ گائے اور بھینسیں بیچتا تھا۔اب اس کو یہ نہیں کرنا پڑے گا۔اس کو tax free loan ملے گا۔اور subsidy کی صورت میں 20-25ہزار روپے آئے گا اور اس سے خوشحالی آئے گی۔یہاں پر نوکریوں کا ذکر ہوا میں challenge کے تور پر کہنا چاہتا ہوں 2018 میں اس حکومت کے آنے کے بعد فیصل آباد میں اور دوسری جتنی بھی Industrial Estates ہیں ان میں جتنی بھی نوکریاں دی گئی ہیں ان کو count کر لیا جائے وہ کروڑ سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔یہ تین سال کے اندر جو نئی نوکریاں دی گئی ہیں۔صرف سرکاری نوکروں کو نوکری نہ سمجھا جائے وہ نوکریاں جو صنعت کے اندر یا تجارت کے اندر مہیا کی گئی ہیں یہ حکومت کی طرف سے مہیا کی گئی ہیں۔RODA project کا جو project ہے۔وہ ایک نہایت ہی اعلیٰ project ہے۔بستیاں بسانا حکومتوں کا کام ہے اور بستیاں اُجاڑنا بھی کئی حکومتوں کے نصیبت میں آیا ہے۔اجاڑنے والے دوسرے ملکوں میں چلے گئے۔بہادر شاہ ظفر کا شعر:

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں پہلے چودھری پرویز الٰہی نے فیصل آباد میں industrial state بنائی تھی جو 43سو ایکڑ پر محیط تھی اور اب 22سو ایکڑ پر بنائی گی ہے۔ جس کے اندر دھڑا دھڑ factories لگ رہی ہیں اور لاکھوں نوکریاں مہیا ہو رہی ہیں۔ہمارے وزیراعظم جناب عمران خان اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کی قوم کی ترقی کے لئے سوچ ایک ہے۔ their hand in glove تعمیراتی طور پر اور انہوں نے کرپشن کو ختم کرنے کا جو عزم کیا ہوا ہے، اس کے بجٹ پر اچھے اثرات پڑ رہے ہیں۔ کبھی یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تھا کہ جو کہتے تھے کہ ہم "حکمران خاندان ہیں"۔اللہ سے ڈرنا چاہئے ایک دن 41 گاڑیوں کا entourage لے کر نکل رہے تھے تو دو دن کے بعد آواز پڑ رہی تھی کہ" نواز شریف وغیرہ" یہ عدالتوں میں آواز ان کی کرپشن کی وجہ سے پڑھ رہی تھی۔ اللہ سے ڈرنا نہیں اور یہ لوگ ڈرتے نہیں۔ میں صرف ایک بات کر کے wind up کروں گا کہ چلی کے شاعر "Pablo Neruda " کا ترجمہ اعتزاز صاحب نے کیا ہے کہ:

ان سے کہو تم عدالت میں جانے سے پہلے
کہو تم سفارت میں جانے سے پہلے
کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اپنے اعمال نامے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں
اسی چوک میں خون بہتا رہا ہے
اسی چوک میں قاتلوں کو سزا دو

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: محترمہ حمیدہ میاں!

محترمہ حمیدہ میاں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جس طرح ہمارے honourable colleagues نے بجٹ کے حوالے سے اپنی اپنی تقاریر کیں اسی طرح میں بھی ایک specific topic محکمہ صحت کے اوپر بات کرنا چاہوں گی۔ وزیر خزانہ نے جس وقت Budget Speech کی تو انہوں نے پنجاب حکومت کے وژن کا حوالہ دیتے ہوئے محکمہ صحت کے متعلق کہا کہ محکمہ صحت کو وہ عالمی معیار سے مطابقت رکھنے والی حکمت عملی دینا چاہتے ہیں لیکن جس وقت میں بجٹ book دیکھتی ہوں تو کہنے اور عملی طور پر کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

جناب چیئرمین! ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہر ضلع کا ایک basic necessity ہے جہاں غریب اور متوسط طبقہ اپنے علاج معالجہ کے لئے جاتا ہے۔ ڈسٹرکٹ منڈی بہاؤالدین میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے ایک ارب 7 کروڑ روپے کا بجٹ منظور ہوا تھا litigation میں چار پانچ سال جانے کے بعد وقت تو ضائع ہوا لیکن الحمد للہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے 82 فیصد کام مکمل کیا اور 82 فیصد کام مکمل کر کے 2018 میں نئی حکومت کے حوالے کیا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ انہوں نے پچھلے سال بھی صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی رقم مختص کی اور ظلم کی انتہا یہ ہے کہ ہسپتال کے لئے فنڈز جاری کرنے کی

بجائے شہر منڈی بہاؤالدین جو 10 یونین کونسلوں پر مشتمل ہے، وہاں 1985 سے ایک سول ہسپتال قائم تھا جہاں سے عملہ اور سامان اٹھا کر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لے گئے اور شہر منڈی بہاؤالدین کے ہسپتال کو ویران کر دیا۔ ایک نامکمل منصوبہ جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کا تھا وہاں ایک نامکمل set up قائم کر دیا۔

جناب چیئرمین! مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ جس وقت میں بجٹ Budget Book دیکھتی ہوں تو total پنجاب کے لئے انہوں نے 560 ۔ارب روپے ڈویلپمنٹ فنڈز کے لئے رکھا ہوا ہے تو کیا 560۔ ارب روپے میں سے 16 کروڑ روپے بھی یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے لئے نہیں دے سکتے تھے۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ یہ جو Budget Book ہے اس پر نظر ثانی کریں اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال منڈی بہاؤالدین کے لئے 16 کروڑ روپے جاری کریں کیونکہ اگر انہوں نے نظر ثانی نہیں کرنی، صرف یہاں پر سیاسی تقاریر ہی ہونی ہیں اور ہم لوگوں نے TA/DA وصول کرنا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جو valid points ہیں، آپ سب سے گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب امجد محمود چودھری!

جناب امجد محمود چودھری: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب کو اتنی خوبصورت اسمبلی جسے اتنا خوبصورت interior decorate کیا گیا جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پورے ایوان کو، تمام ایم پی ایز اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بُزدار صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! کتنی اچھی اسمبلی ہے، ایک چیز میں ضرور کہوں گا کہ میں پہلی دفعہ ایم پی اے بنا ہوں اور آج پہلی دفعہ مجھے نئی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کرنے کے لئے موقع ملا ہے۔ میں جب ایوان میں آیا تو نماز کا وقت تھا، اذان ہوئی تو میں نماز پڑھنے کے لئے جا رہا تھا کہ میں نے پوچھا کہ یہاں جماعت ہو گی تو بتایا گیا کہ جماعت ہو گی۔ کدھر ہو گی کہنے لگے کہ نیچے ہو گی۔ میں نیچے گیا ہوں تو اپوزیشن لیڈر کے چیمبر سے باہر نکل گیا تو وہاں دیکھا کہ شامیانے لگے ہوئے ہیں اور

شامیانوں کے نیچے جماعت ہو رہی ہے۔ 72 سال سے پنجاب کی یہ اسمبلی ہے اور پاکستان بننے سے پہلے کی یہ اسمبلی ہے لیکن اس میں اللہ کا گھر نہیں تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں، چودھری صاحب! بڑی خوبصورت مسجد ہے اور آپ اگر چند قدم آگے چلے جاتے تو آپ کو مسجد نظر آجاتی۔

جناب امجد محمود چودھری: نہیں، جناب چیئرمین! اب نہیں ہے ناں۔ پھر پتا چلا کہ بارش ہو گئی اور ہال میں نماز پڑھتے ہیں کیونکہ اندر مسجد نہیں ہے۔ میں چودھری صاحب کے پاس گیا ہوں اور انہوں نے کہا کہ انشاءاللہ جلد مسجد بن جائے گی۔ دیکھیں، یہ تبدیلی ہے کہ اللہ کا گھر اسمبلی کے اندر بنا ہے۔ یہ تبدیلی ہے کہ نئی اسمبلی بنی ہے۔ پنجاب کا پورا فنڈ لاہور کے اندر لگا مگر مسجد اسمبلی کے اندر نہیں بنا سکے اور 15 سالوں کے دوران بھی یہ ہال مکمل نہیں کر سکے۔ اب میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں بجٹ کے متعلق بات کروں گا کہ وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم نے یہ بجٹ بہت اچھا بنایا ہے جس پر میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ راولپنڈی کے لئے 15 کروڑ روپے کا فنڈ جاری کیا گیا ہے لیکن اس حوالے سے میں یہ ضرور کہوں گا کہ راولپنڈی میں زیر زمین پانی کا level اتنا نیچے چلا گیا ہے کہ 800 فٹ تک پانی نیچے چلا گیا ہے۔ ہمارے راولپنڈی کے لئے ڈیم بڑے ضروری ہیں کیونکہ وہاں پر Dadhocha Dam, Chahan Dam, Papin Dam زیر تعمیر ہیں تو ان کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز جاری کئے جائیں کیونکہ راولپنڈی میں سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ کہ راولپنڈی میں رنگ روڈ کے Phase-1 کا ذکر نہیں کیا گیا۔ رنگ روڈ میں جو بھی کوئی مسئلہ ہے اسے ضرور چیک ہونا چاہئے اور ذمہ داران کا احتساب ہونا چاہئے۔ پنجاب کے سارے بڑے شہروں میں رنگ روڈ ہیں جبکہ چھوٹے چھوٹے شہروں میں بائی پاس ہیں مگر راولپنڈی اور اسلام آباد پاکستان کا رنگ روڈ ہے لیکن وہ رنگ روڈ نہیں بن رہا۔ میں وزیر اعظم پاکستان عمران خان صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب عثمان بزدار صاحب اور وزیر خزانہ صاحب سے کہوں گا کہ مہربانی کر کے اس رنگ روڈ کا جلد از جلد افتتاح کیا جائے۔ یہ پاکستان کا رنگ روڈ ہے جو کہ پوٹھوہار کے لئے ایک تحفہ ہے اور اسلام آباد راولپنڈی کے لئے بھی ایک تحفہ ہے۔

جناب چیئرمین! راولپنڈی کے لئے ایک "پوٹھوہار" یونیورسٹی کا بھی مطالبہ کروں گا کہ وہاں پر پوٹھوہار یونیورسٹی دی جائے اور اس کے لئے جتنی بھی زمین درکار ہو گی وہ میں اپنی طرف سے عطیہ کروں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جب میں ایم پی اے بنا، وزیر اعلیٰ صاحب کو میں نے اپنے پاس سے 25 لاکھ روپے کا بھاشا ڈیم کے لئے چیک دیا، اپنی ساری تنخواہ اور TA.DA وغیرہ، میرے حلقے میں لوگوں کے لئے جتنے پانی کی ضرورت ہے وہاں پر ہر مہینے دو ٹیوب ویلوں کے بور کرواتا ہوں۔ یہ سارے باتیں کرتے ہیں سرکاری پیسے پر، میں سرکاری پیسے کی بات نہیں کرتا بلکہ اللہ نے جو مجھے دیا ہے میں اس میں سے کروں گا۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میں بحریہ ٹاؤن کی طرف سے وائس چیف ایگزیکٹو ہوں اور الحمدللہ تین سالوں میں بیوہ عورتوں کی بچیوں کے جہیز، dialysis کے لئے، بائی پاس کے لئے، کڈنی ٹرانسپلانٹ کے لئے، جگر ٹرانسپلانٹ کے لئے میں نے 10 کروڑ روپے دیا ہے جبکہ الحمدللہ بحریہ ٹاؤن کی طرف سے میں نے خود اللہ کے کرم سے راولپنڈی میں ہر سال کے لئے 6۔ کروڑ روپے دیا ہے اور Phase-8 میں الحمدللہ جو اللہ نے ہمیں دیا ہے اس میں سے مریضوں کی ویلفیئر کے لئے 18 کروڑ روپے ہر سال دے رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ میں نے ڈیم کے فنڈز کے لئے کہا ہے اور خاص طور پر اس بجٹ میں غریب آدمی کے لئے جو کہ دیہاڑی دار ہے، 20 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ رکھی گئی ہے جس سے اس کے گھر کا بجٹ نہیں بنتا اس لئے میں request کروں گا کہ 25 ہزار روپے ان کی تنخواہ مقرر کی جائے کیونکہ سرکاری ملازم کو بچوں کا الاؤنس ملتا ہے، تعلیم کے لئے سکالرشپ ملتا ہے اور انہیں سالانہ چھٹیاں ملتی ہیں لہذا جو غریب لوگ ہیں ان کا 20 ہزار روپے ماہانہ میں گھر کا بجٹ نہیں بن سکتا اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے کم از کم 25 ہزار روپے تنخواہ ہونی چاہئے کیونکہ اس غریب دیہاڑی دار سے 12 گھنٹے ڈیوٹی لی جاتی ہے تو میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب مناظر حسین رانجھا!

جناب مناظر حسین رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئر مین! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تو چودھری پرویز الٰہی اور ان کی تمام ٹیم کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے پنجاب اسمبلی کی اتنی خوبصورت عمارت خصوصی توجہ سے قائم کرکے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میرے خیال میں آنے والے وقتوں میں ان کا یہ تاریخی کام تاریخ میں ہمیشہ قائم اور دائم رہے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! بجٹ پیش ہو گیا ہے اور یہ پاس بھی ہو جائے گا۔ اصل میں بجٹ کا پتا اُس وقت چلے گا جس وقت اِس پر عملدرآمد ہو گا کہ اس بجٹ سے ایک غریب آدمی کو اور کم تنخواہ دار طبقہ کو کیا فائدہ ہوا۔ اس بجٹ سے کیا غریب آدمی کا چولہا ٹھنڈا ہو جائے گا یا اس کو سکون ملے گا؟ یہاں مبارک بادیں دی جا رہی ہیں اچھی بات ہے مبارک بادیں ہونی چاہئیں لیکن اصل چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ اس بجٹ سے عوام کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ ایک غریب کارکن، ایک سرکاری ملازم اور اس غریب طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے اصل میں اس بجٹ کا امتحان تو اس وقت آئے گا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت لاء اینڈ آرڈر کے جو مسائل ہیں میرا تعلق دیہاتی علاقے سے ہے، پولیس پر بے پناہ رقم خرچ کی جا رہی ہے لیکن جو حکومت کے مخالف لوگ ہیں ان کا جینا تھانوں میں دُوبھر ہو چکا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ براہ کرم یہ direction جاری کریں کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ جھوٹے مقدمات میں لوگوں کو پھنسایا جا رہا ہے اور سچے مقدمات میں غریبوں کی آواز سننے والا کوئی نہیں ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ جب تک ایک عام آدمی کو انصاف نہیں ملے گا وہ کسی بھی حکومت کی تعریف کرنے کے قابل نہیں ہو گا۔ اگر غریبوں کو انصاف ملے گا، ان کی دادرسی ہو گی، ہر دفتر میں ان کو عزت و آبرو ملے گی تو انشاءاللہ تعالیٰ جو بھی حکومت ہو گی اس کو نیک نامی ملے گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع سرگودھا سے ہے۔ گزشتہ الیکشن میں کافی بھاری اکثریت سے مسلم لیگ الیکشن میں جیتی تھی لیکن ضلع سرگودھا کی آدھی آبادی اس حالیہ بجٹ میں ترقیاتی کاموں سے محروم ہے۔ کیا ان کو اس بات کی سزا دی جا رہی ہے کہ وہاں پر مسلم لیگ کے لوگ کیوں منتخب ہوئے ہیں؟ وہ پاکستان کے لوگ ہیں، وہ پنجاب کے لوگ ہیں ان کا بھی اس ملک کے سرمایہ اور وسائل پر اتنا ہی حق ہے جتنا کسی اور کا ہے۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ انصاف کو

برقرار رکھنا چاہئے۔ میں ایک اور گزارش کرنا چاہوں گا کہ پی ٹی آئی کی حکومت غریبوں کو مکان دے رہی ہے۔ ایسے لوگ جو بے گھر ہیں ان کے لئے بھی مکانات بنانے کا اعلان کیا جا چکا ہے لیکن میرے حلقہ میں خاص طور پر جو غریب آباد ہیں، 25,40 گھر آباد ہیں ان کو گرانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے اقتدار رکھنے والے لوگ ان مکانوں کو گرا کر وہاں پر اپنے ٹاؤن بنانا چاہتے ہیں۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس ظلم اور بربریت کا ازالہ ہونا چاہئے۔ غریبوں کو انصاف ملنا چاہئے وہاں پر لوگ ایک ایک کمرے کے چھوٹے چھوٹے گھر بنا کر بیٹھے ہیں ان کو وہاں سے ہٹانا نہیں چاہئے۔ اگر ان کو وہاں سے ہٹایا جائے گا تو وہ بے گھر ہو جائیں گے اور ان کا اللہ کے سوا کوئی آسرا نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین! میں زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ جیسا کہ کہا جا رہا ہے کہ گندم، کپاس، مکئی، کماد اور چاول کی بے پناہ فصلیں ہوئی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے زمینداروں نے محنت کی ہے، مشقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس مقام تک پہنچایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زراعت کے لئے جو توجہ دینی چاہئے وہ نہیں دی جا رہی ہے۔ جب تک زرعی طبقہ خوشحال نہیں ہوگا، اس کو سہولتیں نہیں ملیں گی تو زراعت کے اندر جو خوشحال انقلاب کا تصور ہے وہ کبھی بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ اس وقت زیادہ تر لوگ ذاتی ٹیوب ویلوں پر اپنا کام کر رہے ہیں خاص طور پر بجلی پر چلنے والے ٹیوب ویلوں کو ماضی میں کافی ریلیف دیا جاتا تھا لیکن اس وقت ٹیکسوں کی اتنی بھرمار کر دی گئی ہے کہ ایک عام زمیندار اپنے ٹیوب ویل کا بل دینے سے قاصر ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزراء کرام سے درخواست ہوگی کہ وہ اس بارے میں سوچیں، زمیندار کو سبسڈی دیں تاکہ وہ آسانی کے ساتھ آبپاشی کر سکے اور زراعت کو ترقی کی بلند ترین مقام پر لے جا سکے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع میں ایسے زمیندار ہیں جنہوں نے ایگریکلچر انکم ٹیکس ادا کیا ہے لیکن بعد میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے ایف بی آر کا بہانہ بنا کر ان کو دوبارہ لاکھوں روپے ٹیکس دینے کا نوٹس دے دیا ہے۔ لوگ عدالتوں میں چلے گئے ہیں اور litigation کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اس سلسلے میں بھی گورنمنٹ کو سوچنا چاہئے کہ جب ایک آدمی تمام ٹیکسز ادا کر رہا ہے تو اس پر اضافی ٹیکس مسلط نہیں کرنا چاہئے۔ اگر ایک زمیندار اچھا کام کر رہا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے اس پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے حلقہ کے چند شہر ایسے ہیں خاص طور

پر میں کوٹ مومن کا حوالہ دوں گا، مجھے فنڈ نہیں مل رہا ہے اور نہ مجھے چاہئے لیکن جو وہاں کی عوام ہے اس کا تو اس حکومت پر حق ہے۔ کوٹ مومن میں سیوریج کا نظام تباہ و برباد ہو چکا ہے، تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گلیاں پانی سے بھری ہوئی ہیں اور گزرنے والوں کے لئے راستے اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ انہیں انتہائی مشکل ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ کوٹ مومن، بھابڑا، مڈھ رانجھا، للیانی، معظم آباد اور مٹیلہ جو اس حلقے کے بڑے گاؤں ہیں ان کے لئے سیوریج کا نظام بہتر بنانے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بے شک جو ہارے ہوئے ایم پی ایز ہیں ان کی وساطت سے فنڈز دے دیں لیکن ان لوگوں کو فائدہ پہنچنا چاہئے تاکہ مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہتری لا سکے۔ حکومت کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے صرف دو اڑھائی سال رہ گئے ہیں تو اس بجٹ میں تو ان کے لئے پیسا نہیں رکھا گیا لیکن آنے والے وقت میں ان کے لئے کوئی پیسا مختص کیا جائے تاکہ وہ لوگ سکھ کا سانس لے سکیں۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے وقت دیا اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے، پنجاب اسمبلی کو مزید ترقی دے، پنجاب کے لوگوں کو زیادہ ترقی دے اور پنجاب میں بسنے والے لوگوں کی مشکلیں، تکلیفوں کو دور فرمائے۔ بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ سید سبطین رضا! موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نسرین طارق! وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب شہاب الدین خان! موجود نہیں ہیں۔ جناب امین اللہ خان!

جناب امین اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرا گلہ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ میں نے ایسے دوست بھی دیکھے ہیں جب میں نے اپنا نام آپ کے پاس پیش کیا تو وہ میرے بعد آئے تھے لیکن وہ مجھ سے پہلے تقریر کر کے گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہے جو نہیں ہونی چاہئے۔ جس شخص کا نام لسٹ میں لکھا جاتا ہے تو اس کے مطابق ہی اس کا نام پکارنا چاہئے۔

جناب چیئرمین: کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے وقت سے پہلے بھی بولا اور راضی بھی نہیں ہوئے۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! بس اس کو نوٹ کر لیں۔ میں جناب سپیکر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنی خوبصورت اسمبلی بنائی ہے۔ انہوں نے اس کو بنانے میں بڑا زور لگایا ہے اور آخر کار 16 سال بعد اس میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد میں اپنے وزیر خزانہ کو مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا شاندار بجٹ پیش کرکے پنجاب کی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ یہاں ایک اور بات ہوئی کہ اپوزیشن کا رونا پہلے تھوڑا کم تھا لیکن اب اس سے زیادہ ہو گیا ہے۔ ہمارے ایک دوست اپوزیشن کے تھے جو یہاں پر بات کرتے ہوئے تنقید کر رہے تھے۔۔

جناب چیئرمین: خان صاحب! آپ اپنی بات continue کریں۔

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! انہوں نے بات کی کہ بجٹ اِس طرح ہے، اُس طرح ہے لیکن جب وہ خود منسٹر تھے اس وقت جب وہ سستے بازار میں جاتے تھے تو موصوف ہیلی کاپٹر پر جاتے تھے۔ وہ جاتے سستے بازار میں تھے لیکن عوام کے پیسے سے ہیلی کاپٹر استعمال کرتے تھے تو اس طرح کی حکومت اور اس طرح کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے جو کہ عوام کا نہیں سوچتے بلکہ وہ اپنا سوچتے ہیں۔ ان کے کھانے بھی مری میں ہیلی کاپٹر پر جاتے تھے اور بات وہ عوام کی کرتے ہیں اور عوام کی بھلائی کرتے اگر کوئی حکومت اپنی عوام کے لئے بہتری کا سوچ رہی ہے اور اگر ایک اچھا بجٹ آگیا ہے تو آپ اس پر تنقید ضرور کریں لیکن تنقید برائے تنقید نہ کریں بلکہ تعمیری تنقید کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مجھے اس بات پر بھی خوشی ہوئی ہے کہ جو پنجاب گورنمنٹ نے بجٹ پیش کیا ہے اس میں سب سے اچھی بات یہ ہے کہ عام آدمی کے مسائل پر بات کی گئی ہے، عام آدمی کو اوپر اٹھانے کی بات کی گئی ہے عام آدمی کی روزمرہ کی مشکلات کو حل کرنے کی بات کی گئی ہے۔ میں اس پر وزیراعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد بُزدار صاحب اور ان کی پوری ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھا بجٹ پیش کرکے پنجاب کے لوگوں کے دل جیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب کے تمام اضلاع میں ریسکیو 1122 کے مراکز کھول کر اور ان کو وہاں پر launch کرکے عام آدمی کے لئے سہولت پیدا کی گئی ہے آپ دیکھیں کہ ہمارے ہاں روزانہ کتنے حادثات ہوتے ہیں اور سب لوگ چاہے وہ elite class ہو یا عام بندہ ہو یہ 1122 کی سروس سے مستفید ہوتے ہیں۔ میں اس بات پر بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ میرے حلقے میں بھی دو سنٹرز تھے اور الحمد اللہ اس دفعہ انہوں مہربانی کرکے ان دونوں سنٹرز کو منظور کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! ٹرانسپورٹ، اس دفعہ ٹرانسپورٹ کے لئے 16-ارب روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے لیکن بد قسمتی سے Orange Train پر ہمارے بجٹ کی تقریباً ساڑھے پندرہ ارب روپے کی لاگت آرہی ہے جو کہ باقی 50 کروڑ روپے کی رقم بچتی ہے جس سے میرے خیال میں شور تو بہت کریں گے ٹرانسپورٹ کے لئے پیسے نہیں دیئے گئے لیکن حکومت نے 16-ارب روپے دیئے ہیں اس میں سے ساڑھے پندرہ ارب روپے Orange Train اور میٹرو بسوں پر سبسڈی کی صورت میں دینے پڑتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! معذور افراد کے لئے Management Information System کا قیام، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ معذوروں کو بھی اس بجٹ میں شامل کیا گیا ہے اور انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ لوگ بے آسرا نہیں حکومت آپ کے ساتھ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! دوسرا ایک اور احسن اقدام جو پنجاب گورنمنٹ نے اٹھایا ہے وہ پنجاب میں موٹر بائیک ایمبولینس سروس کا قیام ہے اس سے عام آدمی کو بہت زیادہ سہولت ہوگی اور جو مریض critical condition میں ہوں گے تو یہ ایمبولینس وہاں پہنچ کر ان کو ریسکیو کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! سکولوں میں سولر سسٹم لایا جارہا ہے تو اس سے کم از کم آپ کی گورنمنٹ پر ایک تو اضافی بوجھ نہیں آئے گا، دوسرا بچوں کی تعلیم میں اور خاص طور گرمیوں میں وہاں پر پنکھوں کی سہولت مہیا ہوگی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! انشورنس ہیلتھ کارڈ اس حکومت کی بہت بڑی achievement ہے اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کو انہوں نے جس کامیابی کے ساتھ شروع کیا ہے تو آگے بھی اس کو کامیابی کے ساتھ چلائیں۔ پنجاب میں چار زچہ بچہ ہسپتال قائم کئے جارہے ہیں جو میانوالی، بہاولپور، اٹک اور راجن پور میں بنائے جائیں گے۔ میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ میانوالی اتنا پسماندہ علاقہ ہے اس کو اتنا پسماندہ رکھا گیا تھا کہ آپ یقین کریں کہ ہمیں ایسا لگتا تھا کہ جیسے ہم پنجاب کا حصہ نہیں ہیں اور وہاں پر میرے حلقہ پی پی-86 میں۔۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، please windup کیجئے گا۔

جناب امین اللہ خان: آج اس بجٹ میں ایک ڈگری کالج کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اس سے پہلے 70 سال میں وہاں پر پورے حلقے میں ڈگری کالج نہیں تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔ جی، محترمہ راحیلہ نعیم!۔۔۔ Not present محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔Not present، رانا منور حسین!

رانا منور حسین: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

جناب چیئرمین! میں custodian of the House کو یہ مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک اتنا خوبصورت ہاؤس بڑے قلیل عرصہ میں مکمل کروایا اور میں اسمبلی کے تمام ممبران کو unanimously مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جب 2018 کی اسمبلی معروض وجود میں آئی اس کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے انہوں نے ختم نبوت کے خلاف جتنی بغاوتیں اٹھ رہی تھیں، جتنی بغاوتیں سر اٹھا رہی تھیں ان سب کا ایک قانون سازی کے ذریعے قلع قمع کیا اور آج یہ اتنی خوبصورت بلڈنگ جو معروض وجود میں آئی ہے اس میں بحوالہ ترمزی شریف جو monogram کے ساتھ لکھا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر صاحب، یہاں کا سٹاف تھا اور development والی ٹیم نے یہ ایک اچھا اقدام کیا ہے جس کے لئے میں سب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور اس اسمبلی میں جہاں پر اتنا اچھا کام ہوا ہے وہاں پر ٹریژری بنچوں سے سٹینڈنگ کمیٹیوں کے لئے جو زیادتی کی گئی ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کے چیئرمین کو nominate نہیں کیا گیا اور کمیٹی کو مکمل نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے آج تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں incomplete ہیں چاہے سپیکر صاحب نے بہت سارے ریسرچ آفیسرز بھرتی کئے ہیں اور بہت سارا اسٹاف بھرتی کیا ہے لیکن جب تک سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کورم پورا نہیں ہوتا اس وقت تک یہ ساری چیزیں نہ مکمل ہیں تو میں ان سے کہوں گا کہ ابھی دو سال دو مہینے کا عرصہ بقایا ہے آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو مکمل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا کورم پورا ہو تا کہ تمام سٹینڈنگ کمیٹیاں اپنا بھرپور کردار ادا کریں

اور جو legislation اسمبلی میں لائی جائے وہ یقیناً اسی وقت مکمل valid ہو گی جب سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کورم پورا ہو گا۔

جناب چیئرمین! میرا تعلق چونکہ سرگودھا سے ہے تو وہاں سے ایک خطیر رقم حکومت پاکستان کے خزانے میں اور صوبائی حکومت کے خزانے میں محکمہ معدنیات سے آتی ہے جو تقریباً 10۔ارب روپے کے لگ بھگ صرف محکمہ مائنز سے حاصل ہوتی ہے تو وہاں کی جو سڑکوں کی حالت ہے جو وہاں کے ہسپتالوں کی حالت ہے جو وہاں پر میگا پراجیکٹس 16-2015 کی ADP میں منظور ہوئے تھے وہ 70٪ ongoing schemes مکمل ہو کر وہ incomplete کھڑی ہیں وہاں پر صرف discrimination کی جارہی ہے کہ وہاں سے پانچ ایم این ایز اور پانچ ایم پی ایز پاکستان مسلم لیگ (ن) کے جیتے ہیں۔ ان کو dishearten کرنے کے لئے اس ضلع کو disgrace کیا جارہا ہے۔ میں وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ جو 16-2015 کی ADP کے جو میگا پراجیکٹس چل رہے ہیں ان کی گرانٹ release کی جائے تاکہ وہاں پر میگا پراجیکٹس مکمل ہوں اور لوگوں کو سہولت ملے۔ میرے حلقہ پی پی۔ 79 میں ایک بزنس کا hub ہے جو ایشیاء کی بہت بڑی stone crushing industry ہے وہاں کی سڑکوں کی حالت بہت بُری ہو گئی تو میں کوشش کر کے اس میں ایک میگا پراجیکٹ منظور کروایا۔ 58 بیریا سے 119 موڑ شاہین آباد، 26 گیمن اور سلاں والی کی پل 11 کے لئے ایک سڑک جو منظور ہوئی اس کا 70 فی صد کام مکمل ہوا لیکن یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے، یہاں پر تحریک التوائے کار کے ذریعے اور اسمبلی میں میں جو questions دیئے وہ سپیکر صاحب کی interference سے اس سڑک کا کام شروع ہو چکا ہے وہاں پر بہت سی نادیدہ طاقتیں اپنے بورڈ لگانے اور کریڈٹ حاصل کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں، مجھے اِن چیزوں سے سروکار نہیں ہے لیکن صرف آج وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ جو megaprojects شروع ہوئے ہیں اُن کو آپ مکمل کروائیں اُن کو incomplete نہ رہنے دیں اور جو یہ ہماری سرگودھا چنیوٹ اور فیصل آباد کو جو سڑک ملاتی ہے وہ انتہائی مخدوش حالت میں ہے یہاں سے کروڑوں اربوں کا ہر روز بزنس ہوتا ہے تو میری گزارش ہے اس سڑک کو دورویہ فیصل آباد سرگودھا میانوالی تک کیا جائے۔ ہمارے حلقہ میں سلانوالی شاہ نکدر سوبھگا روڈ جو جھامرہ تک نا

مکمل ہے جو اس وقت مخدوش حالت میں ہے سلانوالی سے شاہینہ آباد روڈ جس کی حالت بہت ابتر ہے جو سلانوالی سے 64 جنوبی تک جو سڑک جاتی ہے اُس کی حالت بہت خراب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، windup کیجئے گا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! شاہ نکدر میں BHU,RHC کی اشد ضرورت ہے اور ہمارا ایک قصبہ 46 اڈا ہے جو اس وقت ٹاؤن کمیٹی کا درجہ حاصل کر چکا ہے۔ اُس میں گرلز ڈگری کالج کی اشد ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: جی، رانا صاحب! please windup کریں۔

رانا منور حسین : جناب چیئرمین! اس وقت زمینداروں کی کھادیں، کھل، ادویات اور زرعی آلات بہت مہنگے ہو چکے ہیں اس پر سبسڈی دی جائے اور آج ہمیں سب سے زیادہ نہری پانی کی ضرورت ہے کچھ پچھلے عرصہ سے بارشیں نہیں ہوئیں، ہم نے واٹر سٹور یج نہیں کیا اس کے لئے اشد قلت آرہی ہے لوکل گورنمنٹ کے نظام کو ڈسٹرب کیا گیا ہے اُس کی وجہ سے۔۔۔

جناب چیئرمین: Thank you very much۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک صاحب! تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ فرح آغا صاحبہ!

محترمہ فرح آغا: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو اتنا شاندار اسمبلی ہال بنانے پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جو ہال ایشیاء کا سب سے بڑا ایوان ہے اور اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر میں اپنے فنانس منسٹر کو بہت دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے تو سب کو خوش کر دیا۔ میں بس دو چیزوں پر بات کروں گی سب سے پہلے تو میں ایگری کلچر کے اوپر بات کروں گی۔ ایگری کلچر منسٹر please میری بات سنیئے گا آپ نے جو منڈیوں کا announce کیا تو آپ نے تو ہم سب کے دل جیت لئے ہیں کیوں کہ یہ جو مہنگائی ہو رہی تھی اس کی reason یہ تھی کہ منڈیاں بہت دور دور تھیں اب ہر ڈسٹرکٹ میں اگر منڈی آگئی تو اس سے چیزوں کی قیمتوں میں بہت فرق پڑے گا ۔دوسری بات یہ کہ ایگری کلچر کا آپ نے اتنا اچھا بجٹ دیا جس میں آپ نے ایگری کلچر transform میں 100 billion national program for improvement of

rural enterprises in agricultureمیں water courses 18.13 billion اور developmentمیں 1.2 billion اور subsidies on agriculture 4 billion، فصل بیمہ سکیم جو مجھے سب سے زیادہ اچھی لگی 1.2 billion اور آپ نے جو کسان کارڈ کا announce کیا یقین مانیں کہ کسانوں کے دل جیت لئے بس میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ کسان صرف مرد نہیں ہوتا کسان عورت بھی ہوتی ہے اور عورتوں کے لئے بھی آپ نے اس میں اُتنا ہی حصہ رکھنا ہے جتنا مردوں کا ہے کیوں کہ جس علاقے سے میں تعلق رکھتی ہوں وہاں ایک گندم کی فصل ہوتی ہے اور دوسری مونگ پھلی کی فصل ہوتی ہے اور مونگ پھلی کی جب فصل لگتی ہے تو عورتوں کے کام کرنے کی وجہ سے ہاتھ رہ جاتے ہیں زیادہ کام وہی بے چاری کرتی ہیں مرد تو بیٹھے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

جناب چیئر مین ! اب میں اگلی بات ہیلتھ کے متعلق مختصر سی کروں گی، کیوں کہ ہمارے اپوزیشن سے ایک بہن اور بھائی نے کہا کہ ہیلتھ میں تو کچھ ہو ہی نہیں رہا تو تھوڑا سا میں آپ کی memory پچھلی اسمبلی میں recall کر کے لے کر جاؤں گی طاہر سندھو صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری ایک ممبر محترمہ منیرہ یامین ستی صاحبہ مسلم لیگ (ن) سے تھیں جن کا COVID کی وجہ سے انتقال ہوا انہوں نے ایک لیٹر لکھا جو کہ طاہر سندھو صاحب نے اسمبلی میں پڑھا تھا انہوں نے کہا اگر میں زندہ رہی تو میں خود آکر ایوان میں بتاؤں گی میں بے نظیر ہسپتال راولپنڈی میں 22 دن داخل رہی ہوں موت زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن میں نے جو آنکھوں سے دیکھا وہ میں ضرور بیان کروں گی کہ وہاں کہ ڈاکٹرز کا انہوں نے نام لیا کہ انہوں نے کتنا اچھا کام کیا ہے ۔ہر بات پر تنقید نہ کریں میری بس ان سے ایک ہی التجاہے کہ ہر چیز پر تنقید نہیں ہونی چاہئے اگر کسی کی طرف سے کوئی بھی چیز اچھی آتی ہے تو ہمیں اُس کو appreciate کرنا چاہئے اِتنا بڑا دل تو رکھنا چاہئے۔

جناب چیئر مین : جی، windup کیجئے گا۔

محترمہ فرح آغا: جناب چیئر مین! میں windup کر رہی ہوں میں نے بس اتنا کہنا ہے کہ میں پہلی دفعہ ایوان میں آئی ہوں please ایسی باتیں کریں کہ جو ہم اتنے اچھے گھروں سے آتے ہیں کوئی

بھی پرائم منسٹر بن جاتا ہے ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم ڈونکی راجہ اور فضول قسم کے کلمات کہیں میں اس کی سخت مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: ملک احمد علی اولکھ صاحب! جی، ملک صاحب کے مائک کو چیک کیا جائے اس کو on کیا جائے۔

ملک احمد علی اولکھ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں نے اپنا نام پرسوں دیا تھا اور جس طرح کہا کہ:-

چل اے میری غریبی کا تماشا دیکھنے والے
وہ محفل اُٹھ گئی جس دم تو مجھ تک دورِ جام آیا

جناب چیئرمین! بہت شکریہ آپ نے اجازت دی میں ایگری کلچر پر کچھ گزارشات کرنا چاہتا تھا لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ دو تین منٹ میں ایگری کلچر پر کیا بات ہو سکتی ہے چونکہ اتنی seriousness نہیں ہے agriculture کا ایشو بہت serious ہے۔ agriculture کے بہت مسائل ہیں بات کرنا نہ کرنا برابر ہو جاتا ہے جب seriousness نہ ہو۔ آپ خود کاشت کار ہیں اور کاشت کاروں کی جو قابل رحم حالت ہے اس ایوان کے معزز ممبران اُس سے بخوبی آگاہ ہیں تو میں مختصر سی بات کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر میں کوئی ایسی بات کر رہا ہوں جو مناسب ہے تو تھوڑا آپ خیال رکھیں گے۔ اس سال بجٹ میں 31-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ جاری منصوبوں پر 18ارب 37کروڑ روپے اور نئی 28سکیمیوں کے لئے 13 ارب روپے، water management کے لئے 6 ارب روپے سے زائد رکھے گئے ہیں، تحقیق و تعلیم کے لئے 18- ارب روپے رکھے گئے ہیں، توسیع کے منصوبوں پروگراموں کے لئے 24کروڑ روپے، پھلوں سبزیوں کی پیداوار کے لئے 77کروڑ روپے، agriculture transformation کے لئے 5-ارب روپے، ماڈل منڈیوں کے لئے 4-ارب روپے رکھے گئے ہیں یہ ایک اچھا اقدام ہے۔ مجھے اس بات کی حیرت ہے کہ پہلے issue frame کئے جاتے ہیں issue frame کرنے کے بعد پھر اُس پر brainstorming ہوتی ہے، planning ہوتی ہے planning کے بعد منصوبہ بندی ہوتی ہے issue frame کرنے کا مجھے نہیں پتا کہ issue frame کرنے والے کون تھے؟ پیسے

خاصے رکھے گئے ہیں اس میں کوئی شک نہیں میں حکومت کا مشکور ہوں لیکن اس کے لئے priorities ہوتی ہیں جو priorities بنادی گئی ہیں اور جس سے کام لیا جائے گا۔ میرے پاس کئی ministries رہی ہیں جنگلات کو جنگلات والے بیچ رہے ہیں اُنہوں نے جنگلات فارغ کر دیئے ہیں ، لائیو سٹاک کے 22 فارمز ہیں وہ تباہ ہوگئے ہیں ،ایگری کلچر کا حال آپ کے سامنے ہے اس طریقے سے آپ Irrigation Department اور C&W Department کو دیکھیں تو اُن کی حالت قابل رحم ہے۔ اب یہ محکموں کا بجٹ ہے کاشت کاروں کا جو بجٹ ہوتا ہے اُس میں تھوڑا فرق ہے اس میں یہ دیکھنے کی بات ہے ویسے بھی آپ جانتے ہیں جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ پہلے 38 فیصد تھا پر اب وہ کم ہو کر 20 فیصد ہو گیا ہے تو agriculture contribute کر رہا ہے او روفاقی وزیر خزانہ شوکت ترین نے کہا ہے کہ ایگری کلچر کے بغیر جی ڈی پی گروتھ میں اضافہ نہیں ہوتا، میں نے پرائم منسٹر کو یہ کہا تھا کہ دیکھیں جو گندم ہم نے پچھلے سال 41 لاکھ ٹن خریدی ہے وہ گندم ہم نے 14 سو روپے کاشت کار سے خریدی، جب import کی تو وہ دو ہزار کے قریب فی من بنا لہٰذا اس میں price difference تقریباً 56۔ ارب روپے بنتا ہے یعنی کاشتکار نے حکومت کو subsidize کیا۔ جس طرح ملک کی گندم 24 بلین میٹرک ٹن ہے، اگر وہ import کرنی پڑتی تو جو قیمت میں 1400 اور دو ہزار روپے میں فرق ہے اس لحاظ سے یہ 3 کھرب 30۔ ارب روپے بنتا ہے۔ یہ نہیں کہ کاشتکار کوئی بھیک مانگتا ہے کاشتکار نے اس ملک کے لئے بہت جان لڑائی ہے اور اس نے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ ایک فصل کی پیداوار سے رقم حاصل کرکے دوسری فصل پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لئے اس طرح سے priority set نہیں ہوتی۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ ہمارے مسائل کیا ہیں؟

جناب چیئرمین: آدھ گھنٹہ سیشن کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے مسائل کیا ہیں؟ ہمارا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ زمینیں تقسیم در تقسیم ہوگئی ہیں، آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے، ہاؤسنگ کالونیاں بڑھ رہی ہیں اور زمین سکڑ رہی ہے۔ ہمارے پاس 37 لاکھ زمین cultivator waste پڑا ہے جس کو آباد کرنے کے لئے بلڈوزر ہوتا ہے۔ 88-1987 میں 297 بلڈوزر خرید کئے گئے۔ اب

ایک بلڈوزر پر ایک کروڑ روپیہ آتا ہے۔ اگر 37 لاکھ ایکڑ زمین آباد کرنی ہے تو ہمیں 100 بلڈوزر امپورٹ کرنے چاہئیں۔ ایک کروڑ روپے کیا قیمت ہے اس طرح سے ہماری زمینیں آباد ہوں گی کیونکہ آبادی جتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے وہ ہمارے کنٹرول میں نہیں ہے۔ ہاؤسنگ سکیموں کو ہم نہیں روک سکتے۔ اب جو cultivator waste ہے جو قابل آباد زمینیں ہیں ان کو آباد کرنے کے لئے کم ریٹ پر یا کرایہ پر بلڈوزر دیں تاکہ زمینیں آباد ہوں۔ اس کے لئے بلڈوزر امپورٹ کرنے پڑیں گے۔ نئے جدید ٹیکنالوجی کے بلڈوزر آگئے ہیں لیکن اس بجٹ میں صرف مرمت کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں جس میں 50 بلڈوزر مرمت ہوں گے۔ پہلا مسئلہ یہی ہے کہ زمین کم ہو رہی ہے اور کھیت economical نہیں رہے اور کاشتکاری متاثر ہو رہی ہے۔ دوسرا سب سے بڑا مسئلہ پانی کی کمی کا ہے۔ دریاؤں میں پانی کم ہو رہا ہے ڈیم نہیں بنائے گئے تو نہری پانی کم ہو گیا ہے ہم متبادل ذرائع کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو efficient use کے لئے water management کو اس حکومت نے موجودہ سال کے لئے 6۔ارب روپے دیئے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ 49۔ارب روپے سے نیشنل پروگرام کے enhancement of profitability کے لئے 2019 سے لے کر 2020 اور 2024 تک 5 سال کے منصوبے بنے ہیں۔ اس میں آپ دیکھیں کہ اس کی کون نگرانی کرے گا، اس کا کیا طریق کار ہو گا؟ آپ نے جو water management کے لئے پیسے دیئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اصلاح آبپاشی ٹھیک ہے پانی کے وسائل کہاں سے آئیں گے جس کے لئے آپ نے 6۔ارب روپے رکھے ہیں۔ اس سے آگے زمین کی زرخیزی کا مسئلہ آجاتا ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ 56۔ارب روپے کاشتکار کے لئے subsidies کئے ہیں۔ میں نے یہ request کی ہے مہربانی فرمائیں کیونکہ کاشتکار میں قوت خرید نہیں ہے۔ DAP کھاد کو 5 ہزار 500 روپے کی بجائے 2500 روپے فی بیگ کر دیں اور باقی چیزیں چھوڑ دیں یہ پیسا ادھر لگا دیں اور یہ across the board لگائیں۔ بجائے یہ کہ پانچ ایکڑ، دس ایکڑ اور ساڑھے بارہ ایکڑ والا معاملہ چھوڑ دیں زمینیں تقسیم ہو گئی ہیں اب زمیندار اتنے بڑے نہیں رہے۔ اس طرح زمینوں کی زرخیزی کم ہو گئی ہے کھادوں کے بہتر استعمال کے لئے DAP کا ریٹ 5500 کی بجائے 2500 روپے کر دیا جائے۔ یوریا کھاد 1900 روپے ریٹ کم کر کے 1100 روپے کر دیا جائے۔ یہ ایسا ہو سکتا ہے اور بیگ پر قیمت پرنٹ کی جائے۔ اس طرح شوگر کین کے قوانین میں مسائل ہیں۔ یہ 1950 کے آرڈیننس

میں خامیاں ہیں۔ کاشتکار اس کے حق میں نہیں ہیں، کپاس کے مسائل ہیں، جیننگ فیکٹریاں بند پڑی ہیں اس کی وجوہات ہیں۔ زراعت میں نوبل انعام یافتہ Norman Borlaug آیا تھا جس نے میکسی پاک تیار کی تو دنیا سے بُو ختم ہوئی۔ پہلے دس من فی ایکڑ پیداوار تھی لیکن وہ سائنسدان 80 من پر لے گیا۔ اب ہمارے scientists اور ریسرچ والوں کو اکٹھا بٹھایا جائے جن میں بائیو ٹیکنالوجی والے ہیں، NIBGE, NIAB والے ہیں، genetic engineering پر کام نہیں ہو رہا ہے اسی لئے کاٹن متاثر ہوئی ہے۔ گندم کی پیداوار بڑھی ہے تو اس کا ایک factor نہیں ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ جب گندم تیار ہوئی تو اُس وقت بارشیں نہیں ہوئیں یہ بھی ایک factor ہے۔ پیداوار اتنی نہیں بڑھی کیونکہ data collection کے لئے یا National Bureau Statistics یا کرافٹ رپورٹنگ والے ہیں جب یہ data بناتے ہیں اس کے لئے authentic نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: پلیز، آپ wind up کریں۔

ملک احمد علی اولکھ: جناب چیئرمین! یہ یونیورسٹیاں اور ایوب ریسرچ ساتھ مل کر کام کرے۔ میری گزارش ہے ویسے تو میں بہت ساری باتیں زراعت کے بارے میں کرنا چاہتا تھا۔ اس حوالے سے یہ non serious ہیں کیونکہ دو دو اور تین تین دن چھٹی ہو جاتی ہے اور اجلاس ملتوی ہو جاتا ہے اور فارغ پھرتے ہیں۔ جب زراعت پر بحث ہوتی ہے یا بجٹ اجلاس ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ اپنی بات چار منٹ یا چھ منٹ میں ختم کریں۔ اس کا کوئی سسٹم بنائیں اور سپیکر صاحب کو کہیں بجٹ میں تقریروں کا ایک دن بڑھایا جا سکتا تھا اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ دو دن تو چھٹی کر دیتے ہیں اور جب discussion ہوتی ہے تو چار پانچ منٹ کے بعد بات کو ختم کرنے کا کہہ دیا جاتا ہے۔ مجھے بتائیں کہ زراعت پر بڑے اہم issue ہیں اور اس پر میں اپنی تجاویز دینا چاہتا ہوں اب آپ بتائیں کہ میں کس طرح تجاویز دوں؟ جب یہ تجاویز ہاؤس میں آتی ہیں یہاں فنانس منسٹر اور وزیر زراعت بیٹھے ہوتے ہیں وہ اس کو نوٹ کریں تاکہ ان کے حل نکلیں۔ یہ priorities جس نے بنائی ہیں میں ان کے متبادل priorities دیتا ہوں اس سے بہتری آئے گی۔ میں آخر میں یہ کہتا ہوں کہ میانوالی سے تلہ گنگ اور چکوال سڑک بن رہی ہے جسے پنجاب حکومت بنا رہی ہے میری تجویز یہ ہے کہ یہ

میانوالی سے ملتان تک بنائی جائے کیونکہ کراچی سے ساری ٹریفک مینگورہ تک اسی روڈ سے جاتی ہے لہٰذا اس کو PPP mode کی بجائے پنجاب گورنمنٹ بنائے تاکہ لوگوں کو آسانی ہو۔ وہاں پر دریا کا کٹاؤ ہے اور گریٹر تھل کینال بن رہا ہے لیکن جو existing تھر کنال اس کا water 3.18 allowance ہے اور وہ 7 ہزار کے لئے بنی تھی اور وہ 15 لاکھ ایکڑ رقبے کو سیراب کر رہی ہے براہ مہربانی remodeling کا 2nd phase مکمل کروایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ رخسار کوثر اپنی بات کریں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: الحمدللہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علیٰ سید المرسلین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں جناب سپیکر چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ اس خوبصورت ایوان میں انہوں نے خاتم النبیّین کے حوالے سے حدیث شریف لکھوا کر ہم سب کا سر فخر سے بلند کر دیا۔ اس حدیث شریف کو لکھنے اور لکھوانے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم سب کو ختم نبوت ﷺ اور ناموس رسالت کا پہرے دار بنائے۔ میں اس ہاؤس کا قیمتی وقت ضائع نہیں کروں گی۔ میں نے جب وزیر خزانہ کی تقریر کا جائزہ لینے کے لئے بجٹ کتابچہ کھولا تو اس کے شروع کے پہلے ہی پہرے میں تذکرہ تھا کہ پنجاب حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ حقیقی معنوں میں تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق ہے اور عوامی اُمنگوں کا ترجمان ہے۔ حکومت کے اس اعلان پر کہ ہم مہنگائی کو کنٹرول کریں گے اور غیر ملکی قرضہ نہیں لیں گے تو یہ بجٹ selected government کا نہیں بلکہ IMF کا ہے۔ حکومت زندگی کا کوئی ایسا شعبہ بتائے جو کہ ٹیکس ادا نہ کر رہا ہو۔ بجٹ تو پیش کر دیا گیا لیکن بجٹ کے aftershocks فوراً ہی شروع ہو گئے۔ بجٹ پیش کرنے کے دو دن بعد ہی پٹرول، ڈیزل اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا جو کہ نہایت ہی شرم کی بات ہے۔ سرکاری ملازمین تنخواہوں کی وجہ سے سخت پریشان ہیں ان کا اس بجٹ میں جتنی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں ان میں ان کا گزارہ کرنا مشکل ہے۔ حکومت سندھ کو دیکھیں کہ انہوں نے تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا لیکن ہمارے ہاں تنخواہوں میں جو اضافہ کیا گیا وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مترادف ہے۔ آئندہ مالی سال بجٹ

کا حجم 2653-ارب روپے رکھا گیا۔ پلاننگ نہ ہونے کی وجہ سے غیر آباد رقبے کی موجودگی میں زرعی رقبے پر انڈسٹری لگائی جارہی ہے کیا یہ حکومت کی ترجیحات ہیں؟ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے لئے اگلے سال میں 78-ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ تجویز کیا جارہا ہے جس میں ہسپتالوں کی upgradation, Mother and Child Block of Sir Ganga Ram Hospital Lahore کی upgradation شامل ہے۔ مگر اس کے برعکس ادویات کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ فری لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولت ختم کر دی گئی اور اب ان ٹیسٹوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ حکومت کیا چاہتی ہے؟ یہ اپنی نااہلی کی سزا غریب عوام کو نہ دیں۔ تعلیم کے لئے اسی مالی سال کے بجٹ میں 442-ارب روپے رکھے گئے ہیں جس کے لئے کوئی بھی جامع پالیسی ترتیب نہیں دی گئی۔ Selected اور نااہل حکومت کو اپنی ناکامیوں کا اعتراف کر لینا چاہئے وہ وقت دور نہیں جب ان کے لئے عوام کے پاس معافی کی گنجائش نہیں ہوگی۔ میری حکومت سے استدعا ہے کہ بجٹ کو renew کیا جائے۔ تمام شعبہ جات میں وقتی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے رقم مختص کی جائے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے اور غریب عوام پر بوجھ کم کیا جائے۔ اشیاء خوردونوش کی قیمتوں کو کم کیا جائے۔ بجلی، گیس اور پٹرول پر غریب عوام کو relief دیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! windup کر لیں۔

محترمہ رخسانہ کوثر: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ میں آخر میں پنجابی میں شعر پڑھنا چاہوں گی:۔

سب توں مہنگی دال مسور
اُڈیا چہریاں دا نُور
آٹا اسّی روپے کلو
گھیو نوں ہتھ نہ لائیں بلو
سالن نہیں تے گنڈا چھلو
کجھ نہ لبھے تے پھکو سوا

حکومت کردی اپنی واہ بھئی واہ
تن سو روپے دا وِکدا گھی
حکمراناں نیں دِتا کی
لا لئی چھوئی تے پاٹے ٹلے
نواز شریف نوں اس عوام واسطے
ہن اللہ ہی گھلے
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت مہربانی۔ تشریف رکھیں۔ اب چودھری مسعود بات کریں گے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ فرحت فاروق!

محترمہ فرحت فاروق: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے سپیکر صاحب کو اس خوبصورت اسمبلی ہال کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ صاحب اور ان کی معاشی ٹیم کو بھی مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین! موجودہ پنجاب حکومت نے مشکل حالات میں بھی عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کر کے عوام کے دلوں کو جیت لیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! تحریک انصاف نے تین سال قبل جب حکومت سنبھالی تو ملک تاریخ کے بدترین معاشی بحران سے دوچار تھا لیکن وزیر اعظم کی قیادت میں حکومت نے جو کام شروع کئے ہیں ان کے ثمرات عام عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ صوبے میں وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے لاتعداد مسائل پیدا کئے ہوئے تھے مگر اب ملک میں پائیدار معاشی ترقی کے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ حکومت اپنے وعدے کے مطابق صوبہ بھر میں عوام کی محرومیوں کے ازالہ کے لئے کوشاں ہے اور یہ بجٹ اس سلسلے میں انشاءاللہ تعالیٰ ایک تاریخ رقم کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین!حکومت نے ترقیاتی پروگرام کے لئے fundsمیں ریکارڈ اضافہ کیا ہے۔جس سے یقیناً ہر ضلع میں خوشحالی آئے گی اور یہ بجٹ معاشرے کی ترقی، معاشی استحکام اور عوام کی خوشحالی کا ضامن ہو گا۔انشاءاللہ اس کے اثرات صوبے کے کونے کونے تک پہنچیں گے۔اللہ تعالیٰ اس ملک کا حامی وناصر ہو اور ہمارے چیئرمین اور وزیراعلیٰ کا بھی اللہ تعالیٰ حامی وناصر ہو۔اللہ اس کی مدد کرے۔آمین۔بہت شکریہ

جناب چیئرمین:.Thank you very muchاب محترم جناب غلام قاسم ہنجرا بات کریں گے۔

ملک غلام قاسم ہنجرا:بسم اللہ الرحمٰن الرحیمOجناب چیئرمین!بہت مہربانی۔سب سے پہلے تو میں اس ایوان میں چودھری پرویزالٰہی کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس خوبصورت ایوان کو بنانے میں انہوں نے بہت محنت کی ہے۔میں یہ کہوں گا کہ یہ بجٹ فراڈ اور الفاظ کا ایک گورکھ دھندہ ہے۔

جناب چیئرمین:ملک غلام قاسم ہنجرا!اس وقت آپ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں۔آپ پہلے اپنی سیٹ پر جائیں اور پھر بات کریں۔سپیکر صاحب کی یہ رولنگ ہے اور ہمارے رولز آف بزنس کے تحت یہیSOPچل رہی ہے۔

ملک غلام قاسم ہنجرا:جناب چیئرمین!میں اپنی سیٹ پر چلا جاتا ہوں۔آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر اپنی سیٹ پر چلے گئے)

جناب چیئرمین:جی، شکریہ۔اب آپ بات کریں۔

ملک غلام قاسم ہنجرا:جناب چیئرمین!میں بات کر رہا تھا کہ اس حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے یہ سراسر فراڈ اور الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے۔سال 2013سے 2018تک پاکستان مسلم لیگ(ن)کی حکومت نے صوبہ پنجاب کی جو خدمت کی تھی یہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔پی۔ٹی۔آئی کی حکومت عوام کو کروڑوں نوکریاں دینے اور لاکھوں گھر بنانے کے سُہانے خواب دکھا کر آئی تھی۔آج پنجاب کی عوام انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہے۔مہنگائی نے لوگوں کا جینا دوبھر کر دیا۔اس موجودہ بجٹ نے عوام پر مزید ظلم کے پہاڑ گرا دیئے ہیں۔اس وقت کوئی

بھی شخص اس بجٹ سے راضی نہیں ہے۔ آپ اس اسمبلی سے باہر چلے جائیں، یہاں سے راجن پور، بہاولنگر یا اٹک تک چلے جائیں اگر کوئی شخص اس بجٹ کو قابل فخر قرار دے تو میں اپنی اسمبلی کی نشست چھوڑنے کو تیار ہوں۔ یہ اتنا گندا بجٹ ہے کہ جس نے عوام کا بھرکس نکال کر رکھ دیا ہے۔ میں انشاءاللہ اس بجٹ کو اس ایوان سے پاس ہونے کے خلاف ایک قرار داد لاؤں گا۔

جناب چیئرمین! میرے حلقہ پی پی۔268 چوک سرور شہید میں لوگ بنیادی سہولتیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ اس بجٹ میں میرے حلقہ کے لئے کوئی بھی نیا منصوبہ نہیں دیا گیا۔ پوری بجٹ بک پڑھنے کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ اس بجٹ میں کوئی ایک منصوبہ میرے حلقہ سے متعلق نہیں دیا گیا۔ میں درخواست کروں گا کہ سال 2013 سے 2018 تک کے دور حکومت میں مظفر گڑھ میں طیب اردگان ہسپتال قائم ہوا تھا۔ میاں شہباز شریف صاحب نے اس state of the art ہسپتال کے ساتھ میڈیکل کالج قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ حکومت مسلسل اس منصوبے کو نظر انداز کر رہی ہے جو کہ ہمارے مظفر گڑھ کی عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ مظفر گڑھ 47 لاکھ آبادی کا ضلع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، windup کر لیں۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب چیئرمین! مظفر گڑھ 47 لاکھ آبادی کا ضلع ہے لیکن اس میں کوئی یونیورسٹی نہیں ہے۔ میرے خیال میں ضلع مظفر گڑھ اس وقت آبادی کے لحاظ سے تیسرا یا چوتھا بڑا ضلع ہے لیکن اس ضلع میں ایک بھی یونیورسٹی موجود نہیں ہے۔ اس حکومت نے تعلیم اور صحت کے شعبہ میں بہتری کے لئے کوئی ایجنڈا پیش نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: اب جناب اشرف رند بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ○ میں چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب، وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان بزدار صاحب اور وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو اس نئے گھر کی تکمیل پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں حزب اختلاف کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے اپنے دور حکومت میں دس سال تک اس نئی اسمبلی کا کام روکے رکھا، انہوں نے پرانی اسمبلی میں گزارا کیا اور اس نئی اسمبلی کو مکمل کرنے کے

حوالے سے کسی نے آواز نہیں اُٹھائی۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ یہاں چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی وہ لوگ بھی تعریف کر رہے اور ان کو مبارک باد دے رہے ہیں جو کہ سب سے پہلے فارورڈ بلاک میں شامل ہوئے تھے یعنی جب چودھری پرویز الہیٰ صاحب کی حکومت ختم ہونے کو تھی تو سب سے پہلے فارورڈ بلاک میں یہی دوست شامل ہوئے تھے جو آج ان کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ سب سے پہلے یہی لوٹے بنے تھے۔

جناب چیئرمین! اب میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ جیسے میرے حزب اختلاف کے دوست فرمارہے ہیں کہ یہ بجٹ یہ بالکل فراڈ ہے تو میرے یہ دوست اتنا کر دیں کہ 8500 پر message کریں یہ ہمارے ڈویژن میں انصاف صحت کارڈ ہے اور یہی الیکشن ہو جائے گا۔ اگر ووٹرز کو یہ facility منظور نہیں ہے تو یہ ہمارے متعلقہ محکمہ کو application دے دیں تو یہ ریفرنڈم ہو جائے گا کہ ہماری پارٹی کامیاب ہے یا ان کی پارٹی کامیاب ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے جتنے لوگ ہیں وہ یہ facility نہیں لینا چاہتے تو ہم یہی facility غریب لوگوں کو دے دیں گے۔

جناب چیئرمین! حزب اختلاف کے میرے ایک دوست نے ابھی فرمایا کہ ہمارے ضلع میں یونیورسٹی نہیں ہے۔ 1985 سے لے کر 2018 تک میرے یہ دوست MPA, MNA, Minister, District Nazim and Chairman رہے ہیں ان کو زمینوں پر قبضے یاد تھے لیکن ان کو یونیورسٹی یاد نہیں تھی۔ یہ بجٹ چونکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قبضہ مافیا کے لئے بہتر نہیں ہے، یہ بجٹ کھوکھر پیلس کے لئے بہتر نہیں ہے، یہ لشاری والا جنگل پر قبضہ کرنے والوں کے لئے بہتر نہیں ہے لیکن یہی بجٹ ہمارے لئے بہتر ہے کیونکہ غریب کو جب بیماری کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اُس کو صحت کارڈ کی ضرورت بھی ہوتی ہے اور انشاءاللہ اُس غریب کی روٹی روزی بھی چل جائے گی۔ یہ 35 سال میں اپنے عوام کی حالت نہیں سنوار سکے ہم انشاءاللہ اگلے دو سال implement کر کے اپنے ووٹرز کو یہ بتائیں گے کہ ہم تبدیلی لے کے آئے ہیں۔ میرے ایک دوست نے کہا کہ میرے حلقے میں کوئی ایک سکیم بھی نہیں ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ 1985 سے لے کر آج تک حکومت کر رہے ہیں لیکن آپ کی کوئی ongoing scheme نہیں ہے اگر آپ کوئی سکیم ثابت کر دو تو ہم اب بھی فنڈز دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر اس بجٹ کی

وجہ سے محروم ہوئے ہیں تو صرف ان کے قبضہ مافیا والے چار دوست اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت بے روزگار ہوئی ہے، عوام بے روزگار نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب آصف مجید!

جناب آصف مجید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بجٹ پر بحث کے موقع پر مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نئی اسمبلی کو بنانے میں جس طرح بے مثال کردار ادا کیا ہم اُنہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اتنے نامساعد حالات کے باوجود اس اسمبلی کی تکمیل کے لئے فنڈز مہیا کئے۔ یہ تاریخی بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار صاحب اور وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ میں ہر اُس شعبے کے لئے پیسے رکھے جس کی صوبہ پنجاب کی عوام کو ضرورت تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جس طرح عام آدمی کے لئے آسانیاں مہیا کی گئی ہیں آج سے پہلے عام آدمی کے لئے کبھی بھی اتنا اچھا بجٹ پیش نہیں کیا گیا۔ آج میرے حزب اختلاف کے بھائی یہ باتیں کر رہے تھے کہ زمین دار کے لئے یہ مسائل پیدا ہو گئے، وہ مسائل پیدا ہو گئے اور زمیندار فلاں فلاں مشکلات میں ہیں۔ میں پورے ایمان سے کہتا ہوں کہ اس دفعہ گندم کی جتنی فصل ہوئی، ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی اور جس طرح زمیندار کو 18 سو روپے فی من گندم کا ریٹ ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج پنجاب کا کسان خوش حال ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب حکومت ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کر کے مبارک باد کی مستحق ہے۔ اس حکومت نے ضلع وار ترقیاتی پروگرام رکھ کر ایک ریکارڈ قائم کر دیا ہے اور جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں یہ اُن وعدوں کا تسلسل اور تائید ہے جو ہم نے الیکشن میں عوام سے کئے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کے لئے جو فنڈ allocate ہوا ہے اُس کا وہیں پر خرچ ہونا یہ بہت بڑی بات ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہاں پر دو تین تجاویز ضرور دوں گا۔ جنوبی پنجاب کا جو سیکرٹریٹ بنایا گیا ہے براہ مہربانی اُس کو فعال کیا جائے۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ ہم وہاں پر اربوں روپے کے جو

فنڈز خرچ کرنے جا رہے ہیں اور ہم نے جتنی محنت سے یہ بجٹ بنایا ہے اُس کا کوئی ایسا سسٹم وضع کر دیا جائے جو monitoring کرے تاکہ یہ پیسا صحیح طریقے سے خرچ ہو۔ یہ tax کا پیسا ہے اور عوام کے لئے ہے تو جب یہ پیسا صحیح طریقے سے خرچ ہو گا تبھی ہماری عوام اس کے ثمرات سے مستفید ہو سکتی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب عبدالرؤف مغل!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہ بات کروں گا کہ میرے کچھ دوست اعتراض کرتے ہیں کہ حزب اختلاف کی طرف سے نئے اسمبلی ہال کی تعمیر پر مبارک بادکیوں دی جاتی ہے تو آپ کچھ الفاظ بتا دیں کہ اس پر کس طرح کا comment کیا جائے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام لوگوں کو اس نئے اسمبلی ہال بننے سے سہولت ہوئی ہے اور ہمیں بیٹھنے کے لئے بہتر جگہ ملی ہے۔ ہم لوگ پرائمری اور مڈل سکولوں کے بنچوں سے اُٹھ کر ایک اچھے ماحول میں آ گئے ہیں لہٰذا حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک دینا فرض بنتا ہے۔

جناب چیئرمین! کسی بھی بجٹ کے بارے میں تصور کیا جاتا ہے کہ یہ عوامی امنگوں کا ترجمان ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت نے بہتر بجٹ پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں حیرت والی ایک بات ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ شوگر کین کی پیداوار 31 فی صد زیادہ ہوئی ہے تو پھر چینی نایاب کیوں ہے؟ جب ہمارے پاس چینی کا raw material زیادہ ہے تو پھر چینی کی پیداوار بھی زیادہ ہونی چاہئے اور اگر چینی کی پیداوار واقعی زیادہ ہے تو پھر یہ shortage کیسی ہے؟ یہاں تو چینی کے ریٹ گر جانے چاہئے تھے لیکن یہاں پر ایک ایسا ماحول بنا دیا گیا ہے کہ اُدھر bumper crop ہو رہی ہے اور ادھر چینی نایاب ہے۔ یہاں پر یہ بھی ماحول بنا دیا گیا ہے کہ باہر سے اور چینی منگوائی جائے۔ چائنا ہمارا مخلص دوست ہے وہ ہمارے ساتھ contract کرنا چاہتا ہے کہ پاکستان ہمیں ہر سال 10 لاکھ ٹن چینی 540 ڈالر فی ٹن کے حساب سے مہیا کرے۔ چائنا ہمارے ساتھ long term معاہدہ کرنا چاہتا ہے تو ہمیں اُس سے پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے لیکن یہاں پر ماحول یہ ہے کہ ڈاکوؤں و چوروں کو پکڑو اور اُنہیں ذلیل کرو، اُن کی ملز بند کرو

تو ایسے ماحول میں کیا production ہو گی؟ ان چیزوں سے چینی کی production متاثر ہو رہی ہے اور پاکستان اپنے زرمبادلہ ضائع کر رہا ہے۔ جس کا scope موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔ جناب عبدالرؤف مغل! آپ بات کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں ہمیں اس ماحول سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ انڈیا کے مقابلہ میں پاکستان میں کرونا کا اتنا دباؤ نہیں ہے اور کاروبار انڈیا کی نسبت یہاں بہتر چل رہے ہیں۔ اسی طرح cotton کے شعبہ میں پاکستان کو زیادہ orders مل رہے ہیں تو یہ خوش قسمتی کی بات ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا پاکستان پر خاص انعام ہے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب عبدالرؤف صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب عبدالرؤف مغل: جناب چیئرمین! اس بجٹ بک میں 15 نمبر پر دیا ہوا ہے کہ تعلیم ہماری اولین ترجیح ہے لیکن میں ایک general بات نہیں کروں گا میں گوجرانوالہ میں موجود سیٹلائٹ ٹاؤن میں سب سے بڑے کالج جس میں 5 ہزار سے زیادہ طلبہ زیر تعلیم ہیں اور اس میں BS کے جو courses ہیں ان کا اعلان چودھری پرویز الٰہی صاحب نے کیا تھا اور اب جب 2017 سے تین سال گزر چکے ہیں وہاں BS Courses کے لئے بلاک بن رہے ہیں ان بلاکس کا structure بنا ہوا ہے لیکن اس پر مزید کام نہیں ہو رہا کیونکہ فنڈز نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فواز صاحب! آپ بات کریں۔ You can speak in any language you want.

جناب فواز احمد: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اس ایوان کا حصہ ہوں اور اس حکومت کا حصہ ہوں جس نے اتنا خوبصورت بجٹ پیش کیا میں مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے عوام کی محرومیوں کو نظر رکھتے ہوئے یہ بجٹ پیش کیا اور میں خوش نصیب ہوں کہ میں اس حکومت کا حصہ ہوں کہ جس نے عوام کی مشکلات کو نظر میں رکھا اور اس کے مطابق یہ بجٹ پیش کیا ہمارے سکولز کے issues تھے، ہمارے ہسپتالوں کے issues تھے، جو اتنا عرصہ neglect رہے ہیں۔

بہت سارے سکولز اس بجٹ میں upgrade ہوں گے، بہت سارے نئے ہسپتال ہیں جو بن رہے ہیں جن کی ہمیں ضرورت تھی نہ کہ کوئی ٹرین چلائی جاتی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فواز احمد!

جناب فواز احمد: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جناب فواز احمد! آپ بات کرلیں۔

جناب فواز احمد: جناب چیئرمین! میں مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو جنہوں نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا میں CM Punjab کا بہت شکر گزار ہوں اور انشاءاللہ اس بجٹ سے عوام کو کافی relief ملے گا اور اس صوبے کی کافی محرومیاں ختم ہوں گی۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ مخدوم صاحب! ماشاءاللہ آپ بہت اچھا بولے ہیں۔ جناب محمد لطاسب ستی!

جناب محمد لطاسب ستی: اَعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے موقع دیا I think I would be the last one اور کہتے ہیں کہ دیر آئے درست آئے۔ سب سے پہلے تو میں اس پر وقار عمارت میں یہ بجٹ اجلاس شروع کروانے اور ہمیں یہاں پر بیٹھ کر تقریر کرنے کا موقع مہیا کرنے پر چودھری پرویز الٰہی سپیکر پنجاب اسمبلی کا شکریہ ادا کروں گا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے قائد جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے کورونا کے باوجود اس ایوان کے لئے فنڈز مختص کئے اور آخر کار یہ بلڈنگ اس قابل ہوئی کہ ہمارے معزز ممبران اس میں بیٹھ کر آرام سے قانون سازی کر سکیں۔ پنجاب اسمبلی کی یہ عمارت پچھلے کوئی 16 سالوں سے کسمپرسی کی حالت میں تھی ہمارے دائیں طرف بیٹھے اپوزیشن بنچز کے ممبران سے یہ گزارش ہے کہ غور سے سن لیں مجھے نہیں پتا کہ کیا یہ آپ لوگوں کی نااہلی تھی یا بدنیتی تھی لیکن ان سکول کے بنچز پر بیٹھ کر ہم نے دو سال گزارے اور آپ نے پچھلی دو حکومت کے پورے دور گزارے اگر آپ اس سے پہلے یہ step لے لیتے تو آپ کو نہ صرف اس کا credit ملتا بلکہ at the same time حکومت پنجاب جس کے بارے میں اپوزیشن لیڈر یہاں کہہ رہے تھے کہ میں بڑا درد دل رکھتا ہوں ان کو یہ پتا چلتا کہ واقعی ہی کسی کے دل میں کوئی درد ہے

پنجاب کے لوگوں کا جو پیسا اس وقت خرچ ہوتا آج اس سے دو گنا پیسا خرچ ہوا ہے اور اس کو پایا تکمیل تک پہنچایا گیا۔ یہ ہوتا ہے vision اور یہ ہوتی ہے سوچ۔ نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! پنجاب حکومت کا یہ بجٹ وزیر اعظم عمران خان صاحب کے vision اور جناب عثمان بزدار صاحب کی راہنمائی میں جس طریقے سے تیار کیا گیا میں وزیر خزانہ جناب مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ واقعی انہوں نے ایک عوام دوست اور متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔ آج سے تین سال پہلے جب ہماری حکومت آنے والی تھی اور ان کی حکومت جانے والی تھی تو اس وقت انہوں نے اتنے قرضے اٹھائے اور اتنا اس معیشت کو تباہ کر کے گئے کہ اس کو ICU میں چھوڑ کر گئے۔ یہ عمران حان صاحب اور عثمان بزدار صاحب ہیں جنہوں نے معیشت کو دوبارہ سنبھالا اور آج ہماری معیشت take off کر گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں دل سے کہہ رہا ہوں کہ یہ بجٹ حقیقت میں ایک متوازن بجٹ ہے اور اس کو تاجر طبقے نے سراہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! اس کو windup کریں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! اس کو ملک کے سب سے معمر سیاست دان چودھری شجاعت صاحب نے اس کو سراہا ہے اور آپ لوگوں کے مفتاح اسماعیل نے بھی اس پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ یہ بجٹ غیر متوقع ہے میں اس کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ میرے بھائیو! ہماری حکومت میں عمران خان صاحب اور عثمان بزدار صاحب باقی PTI کے تمام لوگ یہ adhocism کی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ اس ملک کو مستقل بنیادوں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! اس کو wind up کریں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی، میجر صاحب! آپ ایک منٹ میں بات ختم کر لیں۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! 60 سال کے بعد ملک میں پہلی دفعہ ایوب خان کے دور میں یہاں ڈیم بنے تھے اس کے بعد کوئی ڈیم نہیں بن سکا۔ اس کے بعد اب ہمارے دور حکومت میں ڈیم بننے جا رہے ہیں اور ان کی وجہ سے بڑے دور رس نتائج سامنے آئیں گے۔ اسی طریقے سے ملک

میں skilled manpower جس کا ملک کی development میں بڑا اہم رول ہوتا ہے اس کے لئے Government Technical Institutes کا اجراء کیا جا رہا ہے اور یہ ہمارے بجٹ کا ایک اہم حصہ ہے اور اس سے بہت سے لوگ technical تعلیم حاصل کر کے ہنر مند بنیں گے اور ملک سے باہر بھی جائیں گے اور ملک کے اندر بھی بڑا اہم کردار ادا کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ میاں مرغوب صاحب! آپ بات کریں۔

جناب مرغوب احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ مجھے یہاں اس نئے اسمبلی ہال میں تقریر کرنے کا موقع ملا ہے تو میں اپنے دل و دماغ میں سوچ رہا ہوں کہ مبارکباد دوں، نہ دوں یا کس کو دوں۔ یہ بلڈنگ جہاں بنی ہے یہ میرا حلقہ انتخاب ہے۔ میں جب یہاں اس بلڈنگ کے گردونواح کی آبادیوں میں لوگوں کی خوشیوں اور غمیوں میں جاتا ہوں۔ لوگ مسائل کا شکار ہیں، وہ اپنے گھروں کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے لوڈشیڈنگ سے تنگ اس حکومت کو بد دعائیں دیتے ہیں۔ وہ مہنگائی کے مارے ہوئے لوگ بے روزگاری کی وجہ سے حکومت کو کوستے ہیں۔ اس شدت کی گرمی میں پینے کا پانی میسر نہیں تو پھر یہ بلڈنگ میرے ان ووٹرز کا منہ چڑاتی ہے اور ان کا مذاق اڑاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں یقیناً جناب سپیکر صاحب کی کاوشوں کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے custodian of the House کی حیثیت سے یہاں اپنے ممبران کی ویلفیئر کے لئے کوشش کی لیکن میں آج اس حکومت کی مذمت کرتا ہوں اور میں ان کی سوچ اور vision کے بارے میں یہ کہوں گا کہ یہ صرف اپنی ذات کے لئے تو کام کرتے ہیں اپنی قوم اور ملک کی فلاح و بہبود کی انہیں کوئی فکر اور غرض نہیں ہے۔ آج یہ حکومت جس طرح چینی مافیا کے طور پر، آٹا مافیا کے طور پر اور ادویات مافیا کے طور پر introduce ہوئی ہے۔ یہ حقیقت ہے آج عمران خان صاحب، عثمان بزدار صاحب اور پوری PTI کا vision یہ بتا رہا ہے کہ یہ صرف اور صرف لوٹ مار کے لئے آئے ہیں۔ یہ اپنی جیبیں بھرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہیں اس ملک کے وسائل کے ساتھ کوئی غرض نہیں ہے۔ مجھے آج یہ کہنا ہے کہ کرونا کی وبا میں جس طرح سے یہ ملک گزرا ہے۔ اس میں چاہئے تو یہ تھا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، wind up کریں۔

جناب مرغوب احمد: جناب چیئرمین! آپ نے وقت دیا مہربانی میں ایک منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ متوازن بجٹ نہیں ہے۔ اس لئے کہ 2018 میں ہم نے حکومت چھوڑی تھی انہیں آگے جانا چاہئے تھا۔ آج ان کا چوتھا بجٹ ہے۔ یہ آگے بڑھتے اور وہ اہداف جو 2018 میں دیئے گئے تھے یہ ان سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ مافیاز کی حکومت ہے اور اب ایک نیا مافیا لینڈ مافیا کے طور پر introduce ہوا ہے۔ لاہور شہر کا فضائی آلودگی میں چھٹا ساتواں نمبر ہے اور یہاں پر یہ جو دریائے راوی کا پراجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ صادقہ صاحبداد خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد اختر۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری ساجد محمود۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب فرخ ممتاز مانیکا!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس ایوان کا حصہ بنا کر موقع دیا کہ میں اپنے ضلع وحلقہ کے مسائل اس معزز ایوان میں پیش کر سکوں۔

جناب چیئرمین! اس ایوان کا بننا میرے خیال میں صرف ہمارے لئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک تاریخی عمارت ہے۔ اس سے پچھلی عمارت انگریز دور میں بنی تھی اور اس میں تقریباً 90/80 سال اسمبلی کے اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اس نئے ایوان کا حصہ بننے والے پہلے ممبران ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہم سے بعد میں آنے والوں کو بھی یہ ہمت اور توفیق دے کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کریں اور اس کی بہتری کے لئے قانون سازی کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین! وقت کم ہے اس لئے مختصر طور بات کروں گا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کروں گا کہ ان نامساعد حالات میں جب کرونا کی وجہ سے پوری دنیا کی معیشت ڈوب گئی اور۔۔۔

جناب چیئر مین: اجلاس کا وقت پندرہ منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئر مین! دنیا کے ترقی یافتہ ممالک معاشی مشکلات کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں ٹیکس فری بجٹ دینا اور ترقیاتی بجٹ کے لئے بڑی معقول رقم رکھنا بڑی بات ہے۔

جناب چیئر مین: مانیکا صاحب! wind up کریں۔

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا: جناب چیئر مین! میں نے تو شروع ہی ابھی کیا ہے اور آپ wind up کا کہہ رہے ہیں۔ مجھے کم از کم دو منٹ تو دیں۔

جناب چیئر مین! وقت چونکہ کم ہے اس لئے میں مختصراً بات کروں گا کہ ایجوکیشن، ہیلتھ، زراعت، آبپاشی اور تمام بنیادی محکموں کے لئے پچھلے سال کی نسبت زیادہ پیسے رکھے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 560 بلین کا ترقیاتی بجٹ رکھا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا بجٹ ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پاکپتن کے لئے یونیورسٹی، کالجز اور سڑکوں کی تعمیر کے علاوہ بہت سے منصوبے رکھے ہیں جس کے لئے میں ان کا خصوصی شکر گزار ہوں۔

جناب چیئر مین! جیسے مرزا غالب نے کہا تھا کہ:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارماں مگر پھر بھی کم نکلے

اس حکومت نے بہت کام کئے ہیں اور ہماری درخواستوں پر وہ مطالبے جو پچھلے 25/20 سال سے کوشش کے باوجود وہ سکول و کالجز نہیں بن رہے تھے، ہمارے ہسپتال upgrade نہیں ہو رہے تھے۔ اس حکومت نے اس بجٹ میں ان کے لئے پیسے رکھے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ان کی تفصیل بتاتا تو میرے اپوزیشن کے لوگوں کو خود اندازہ ہو جاتا کہ ڈویلپمنٹ کیسے ہو رہی ہے۔

جناب چیئر مین! میں آخر میں صرف ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو ADP میں منصوبے رکھے ہیں ان کی نگرانی کے لئے وزیر خزانہ صاحب کی سربراہی میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جس کا ہر ماہ اجلاس ہو اور وہ یہ چیک کرے کہ کیا اس کے فنڈز سکیموں کے مطابق صحیح طریقے سے جاری ہو رہے ہیں اور کوئی سکیم un-attended نہ رہے۔ ہماری یہ بھی کوشش ہونی

چاہئے کہ ہر سکیم مقررہ وقت میں پوری ہو جائے تا کہ لوگوں کو فائدہ بھی ہو اور حکومت کا پیسا بھی ضائع نہ ہو۔

جناب چیئرمین! میری ایک اور گزارش خصوصی طور پر میرے حلقہ کے حوالے سے یہ ہے کہ دو چیزیں ہمارے لئے بہت بڑی problems بنی ہوئی ہیں۔ یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے، میں ایم۔پی۔اے ہوں اس لئے میں تو پنجاب اسمبلی میں ہی بات کروں گا اور وزیر اعلیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری آواز کو اوپر پہنچائیں کہ میرے پورے حلقہ میں سوئی گیس نہیں ہے۔ میرے چاروں اطراف میں جتنے حلقے ہیں سب میں سوئی گیس ہے درمیان میں میرا حلقہ ایک جزیرہ بنا ہوا ہے جہاں سوئی گیس نہیں ہے۔ اس کے علاوہ واپڈا کا مسئلہ ہے کہ وہاں بجلی کی کوئی نئی سکیم نہیں بن رہی اور جو پرانی ہیں اور جہاں مرمت اور نئے کھمبوں کی ضرورت ہے ان پر بھی کام نہیں ہو رہا۔ اس کے علاوہ ہماری ہیڈ سلیمانکی سے بونگہ حیات اور ساہیوال روڈ بہت خراب ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہیڈ سلیمانکی سے ساہیوال روڈ کی مرمت کروائی جائے اور ساہیوال سے آگے اسے موٹروے سے ملا کر ہمیں mainstream میں لایا جائے۔ مہربانی شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جناب فیصل حیات!

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

جناب چیئرمین! میں انتہائی مشکور ہوں اور میں اپنی بات کا آغاز اس بات سے کرنا چاہتا ہوں کہ نا صرف میں بلکہ تمام پارلیمنٹیرینز اور ایم۔پی۔ایز جو یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے جب اپنی بات کا آغاز کیا تو کچھ لوگ جو نہیں چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود ان کی زبان یہ بات کہنے پر مجبور ہوئی کہ ہم چودھری پرویز الٰہی صاحب کو یہ تاریخی عمارت بنانے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اس عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا تو میں اس وقت بھی موجود تھا اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ عرصہ دراز کے بعد جب اس کا افتتاح ہوا یا اس میں پہلا سیشن ہو رہا ہے تو اللہ کے

فضل و کرم سے اس نئے ایوان نے ہم سب کو سرخرو کیا۔ اس کی مبارکباد جہاں میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کو دینا چاہتا ہوں وہاں میں پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور سردار عثمان خان بزدار صاحب کو بھی دینا چاہتا ہوں کہ اُن کی طرف سے فنڈز کی فراوانی کی وجہ سے آج ممکن ہوا کہ کم از کم ہر شخص اپنے آپ کو ایم پی اے بننے کے بعد ایم پی اے محسوس کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے وقت کی نزاکت کا بھی اندازہ ہے لہٰذا میں آج پنجاب کی تاریخ میں سب سے بڑا بجٹ جو تقریباً 2653 بلین کا تخمینہ ہے اُس پر عثمان بزدار صاحب، فنانس منسٹر اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہماری یہ روایت ہے کہ ہم جب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ بجٹ گورکھ دھندہ ہے اور جب یہاں پر حکومت میں بیٹھے ہوتے ہیں تو ہم تعریف کرتے ہیں۔ میں بجٹ کے دیگر documents کی بات نہیں کرتا لیکن اگر کسی شخص نے فنانس منسٹر کی صرف بجٹ تقریر کو ہی پڑھا ہو تو وہ یقیناً اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ذرا تشریف رکھیں۔ اذان ہو رہی ہے۔

(اذانِ عشاء)

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! اگر کسی نے صرف اس document پر بھی نظر دوڑائی ہوتی تو وہ یہ بات کہنے پر مجبور ہو جاتا کہ اتنے مشکل حالات میں اس سے بہتر بجٹ ممکن ہی نہیں تھا۔ میں وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے دو چیزوں کا ذکر کرنا یہاں پر ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے سارا سال GDP کی رٹ لگائی ہوتی تھی لیکن جب آج GDP growth rate 3.94 percent پر پہنچا ہے تو اِن کو چُپ لگ گئی ہے۔ آج وہ بھوک کی بات اور اُس دَور کی بات کرتے ہیں جب انہیں موقع ملا تو کچھ کر نہ سکے۔

جناب چیئرمین! چونکہ میرا rural background ہے، دیہاتی علاقے سے belong کرتا ہوں اور ایک کاشتکار کا بیٹا ہوں اس لئے میں صرف زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ اگر گندم کے 1800 روپے فی من ریٹ کو دیکھا جائے تو زمیندار کو اس دفعہ 25 فیصد سے زیادہ پیسے ملے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز جلدی windup کیجئے گا۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! اگر گنے کے حوالے سے بات کی جائے تو پہلی دفعہ یہ ممکن ہوا ہے کہ 80۔ارب روپے کے قریب پیسے زمیندار کی جیب میں گئے ہیں لیکن پہلے یہ لوگ ڈکیتی کر کے اپنی جیبوں میں ڈالتے تھے۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ مزید لوں گا۔ جب زمیندار کی جیب میں پیسا آتا ہے تو ملک کی economy بہتر ہوتی ہے اور جب اِن کی جیب میں پیسا آتا ہے تو یقیناً TT لگنی ہوتی ہے۔ میں اس بات پر یقیناً عثمان بزدار صاحب اور فنانس منسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور صرف ایک چھوٹی سی عرض کر کے اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ پہلی دفعہ جنوبی پنجاب کے لئے علیحدہ ADP کی book publish کی گئی ہے۔ چونکہ میرا ضلع جھنگ ہے اور یقین کریں کہ جھنگ کو تختِ لاہور والے سمجھتے تھے کہ یہ بارڈر سے باہر کوئی انڈیا کا حصہ ہے۔ جس طرح جنوبی پنجاب کو Annual Development Programme میں ایک علیحدہ بجٹ دیا گیا ہے اسی طرح میری submission ہوگی کہ ضلع جھنگ پر بھی خصوصی focus کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

مشیر وزیر اعلیٰ برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب چیئرمین! میں وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے جھنگ کی محرومیوں کی زیادہ نشاندہی نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ ضرور عرض کرتا ہوں کہ جھنگ والوں کے اوپر فرض اور قرض بھی ہے لہٰذا اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، رانا بابر حسین عابد!

جناب بابر حسین عابد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ کے حوالے سے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں سپیکر پنجاب اسمبلی چودھری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کروں گا اور بہت مبارکباد دوں گا کہ انہوں نے ہماری آنے

والی نسلوں کے لئے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف لے جانا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے تمام ممبران نے باری باری سپیکر صاحب کو اس اسمبلی کے بننے پر مبارکباد دی ہے لیکن آپ غور کریں کہ یہ اسمبلی مفت میں نہیں بنی بلکہ اس پر اربوں روپے لگے ہیں۔ اگر پونے چار سو لوگوں کے لئے اربوں روپے خرچ کئے جا سکتے ہیں تو میاں شہباز شریف صاحب نے لاہور کے لوگ جو کروڑوں کی تعداد میں ہیں، اُن کے لئے اورنج لائن بنائی لیکن منسٹر صاحب کے پیٹ میں ابھی تک مروڑ اٹھ رہے ہیں۔ بجائے اس کے یہ اورنج لائن کے منصوبے کو adopt کریں اور appreciate کریں کہ انہوں نے ہمارے شہر کے لئے contribute کیا ہے لیکن آج بھی یہ دُکھ درد بیان کر رہے ہیں کہ 30 کروڑ روپے اس کا bill آ گیا ہے۔ کیا آپ کی اس اسمبلی کا bill نہیں آئے گا یا واپڈا نے اس کے لئے آپ کو مفت بجلی فراہم کرنی ہے؟ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کریں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! حکومتی ارکان کے جو دعوے ہیں اس سے یوں لگتا ہے کہ اسی سال پنجاب کے اس بجٹ کی وجہ سے اِنشاءاللہ یہ صوبہ جرمنی اور فرانس سے بھی آگے نکل جائے گا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب یہ حکومت دھاندلی کی وجہ سے آئی تھی تب تبدیلی کا نعرہ لے کر آئی تھی۔ انہوں نے ہر محکمے میں تبدیلی اور ہر چیز میں reforms لے کر آنا تھا۔ میں گزشتہ حکومت میں چیئرمین لینڈ ریکارڈ اتھارٹی تھا۔ آپ اندازہ کریں کہ وہ ادارہ پنجاب کا ایک pride اور سٹیٹ آف دی آرٹ تھا جس میں تمام بھرتیاں میرٹ پر کی گئیں اور تمام ملازمین اپنی highest qualification کی وجہ سے رکھے گئے لیکن ایک بندے پر بھی یہ الزام نہیں تھا کہ وہ رشوت دے کر لگا ہے۔ اس محکمے کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کی زمینوں کو بچایا جا سکے جس پر قبضہ گروپ ڈاکو قبضہ کرتے ہیں اور خاص طور پر ہمارے صوبے کا سابقہ پٹوار کلچر یہ تھا کہ پٹواری کسی کے ساتھ بھی مل کر لوگوں کی زمینوں پر قبضے کروا کر بکواتا تھا۔ میاں شہباز شریف نے اس صوبے پر احسان کیا کیونکہ اس محکمے نے اتنا اچھا perform کیا جس سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی عزت میں اضافہ ہوا۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کریں۔

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! مجھے پلیز صرف دو منٹ دے دیں کیونکہ بڑی اہم بات ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ملازمین کو مستقل کیا جاتا، incentives اور ترقیاں دی جاتیں لیکن انہوں نے ہزاروں کے حساب سے دوبارہ پٹواری بھرتی کر لئے ہیں یعنی اسی محکمے میں دوبارہ ڈاکو اور چور بھرتی کر لئے ہیں تاکہ لوگوں کی جیبیں کاٹی جا سکیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جناب نیاز حسین خان!

جناب بابر حسین عابد: جناب چیئرمین! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اجلاس کا وقت پانچ منٹ بڑھاتے ہیں۔ اگلے مقرر جناب نیاز حسین خان!

جناب نیاز حسین خان: الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ بات کرنے کا ٹائم بہت کم ہے۔

جناب چیئرمین: گشکوری صاحب! کیا آپ اپنی سیٹ پر ہیں؟

جناب نیاز حسین خان: جناب والا! میں اپنی سیٹ پر نہیں ہوں، میری سیٹ پیچھے ہے۔

جناب چیئرمین: گشکوری صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں پھر بات کریں۔

جناب نیاز حسین خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر خزانہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بجٹ پیش کیا ہے، اس پر میں وزیر اعظم صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے اتنا اچھا بجٹ دیا ہے اگر میں اس کی تعریف کرتا رہوں گا تو بہت زیادہ ٹائم لگ جائے گا اور آپ ایک منٹ کے بعد گھنٹی بجا دیں گے۔ لہذا میں اپنے حلقے کی طرف آتا ہوں میرے حلقے کے کچھ issues ہیں جنہیں یہاں discuss کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مظفر گڑھ میں بہت ساری انڈسٹری ہے، ہمارا بے بس مزدور ہمیشہ روزگار کے پیچھے گھومتا پھرتا رہتا ہے، سوشل سیکورٹی ہسپتال مزدور کے پیسے پر چلتا ہے اور مزدور کی بہتری کے لئے بنایا گیا ہے لیکن مزدور کو وہاں علاج میسر نہیں ہوتا۔ یہ بہت ہی اہم issue ہے لہذا میری استدعا ہے کہ سوشل سیکورٹی ہسپتال مظفر گڑھ میں مزدوروں کو بہتر علاج کی سہولتیں پہنچائی جائیں۔

جناب چیئرمین! محکمہ ماحولیات کے حوالے سے بات کروں گا کہ آج تک مظفر گڑھ میں اس محکمہ نے کسی صنعت والے کو نہیں پوچھا جس وجہ سے ہمارے لوگوں کی صحت کا بُرا حال ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کیجئے۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئرمین! آپ ہمیشہ ایک منٹ دیتے ہیں پلیز کچھ ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: پلیز windup کیجئے۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئرمین! بہت سارے issues ہیں جن پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ ایک منٹ میں بول دیں۔ اگر آپ بولنا شروع کر دیں گے تو آپ کا ٹائم ضائع نہیں ہو گا۔

جناب نیاز حسین خان: جناب چیئرمین! میں بجٹ کے حوالے سے ہی بات کر لیتا ہوں، میرے حلقے میں 50 / 40 ملین روپے کی چھوٹی چھوٹی سکیمیں رکی پڑی ہیں۔ میں وزیر خزانہ سے استدعا کرتا ہوں کہ ان کے فنڈز release کر دیں تاکہ وہ مکمل ہو سکیں۔ مظفر گڑھ میں ایک قاتل روڈ مشہور ہے جو وہاں کا سب سے بڑا issue ہے اس پر بھی توجہ دی جائے۔ میں نے کافی issues پر بات کرنی تھی لیکن ٹائم بہت کم ہے اس لئے میں اپنی بات کو windup کرتے ہوئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ راحت افزا!

محترمہ راحت افزا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بحث کرنے کے لئے وقت دیا۔ یہ پی ٹی آئی کی صوبائی حکومت کا چوتھا بجٹ ہے جسے پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ موجودہ حکومت نے آنے سے پہلے بہت بلند و بانگ وعدے کئے اگر میں ان کے جھوٹے وعدوں کا ذکر کرنا شروع کروں تو شاید میرا سارا دن جھوٹے وعدے گنوانے پر صرف ہو جائے لیکن چند ایک کا ذکر ضروری سمجھتی ہوں تبدیلی سرکاری نے ایک کروڑ نوکریاں، 50 لاکھ گھر، پروٹوکول کا خاتمہ، پولیس کی اصلاح، ہر ایک کے ساتھ برابری کا سلوک، بے شمار ڈیمز اور اربوں درخت لگانے کے جھوٹے وعدے کئے تھے۔ تین سالوں میں پٹرولیم کی قیمت میں ایک

دفعہ کمی کی گئی تو اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں پٹرول غائب ہو گیا اور لوگ 150 روپے میں فی لٹر پٹرول خریدنے پر مجبور تھے۔ موجودہ حکومت نے غریب عوام کا جینا حرام کر دیا، یہاں تک کہ مرنا بھی آسان نہ رہا، غریب عوام موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے۔ چینی، آٹا، گندم بلکہ اشیائے ضروریہ کی قیمتیں دگنی ہو گئیں۔ اگر کسان کی بات کی جائے تو کھاد اور زرعی ادویات کی قیمتوں میں دو سو گنا اضافہ کر دیا گیا ہے، ملک میں مرغی، انڈے اور کٹے وغیرہ کی مصنوعی سکیمیں متعارف کرائی گئیں۔سلیکٹڈ وزیر اعظم یہ کہتے نہیں تھکتے تھے کہ کسی کو NRO نہیں دوں گا مگر اس کے باوجود اپنی ATM مشین، جہانگیر ترین اور خسرو بختیار کو NRO دے کر پاکستان عوام کے ساتھ ظلم کیا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کیجئے۔

محترمہ راحت افزا: جناب چیئرمین! میرے صوبے کے سرکاری ملازمین کے ساتھ بہت بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! پلیز windup کیجئے۔

محترمہ راحت افزا: میری تجویز ہے کہ مہنگائی کے تناسب کے لحاظ سے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں کم سے کم 20 فی صد اضافہ کیا جانا چاہئے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ جگنو محسن صاحبہ! محترمہ موجود نہیں ہیں۔جناب خرم اعجاز! اجلاس کا وقت مزید پانچ منٹ بڑھاتے ہیں۔جی خرم اعجاز!

جناب خرم اعجاز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا، میں سب سے پہلے تو جناب سپیکر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنی اچھی اسمبلی بنائی اور ساتھ یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اسی طرح خلوص، محبت اور اچھے conduct اور ایمانداری کے ساتھ کوئی اچھی کارکردگی دکھائیں جو ہمارے لوگوں کے لئے بہتر ہو اور ہمیں بھی دعائیں ملیں۔یہ بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر خزانہ، پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتھک محنت کر کے ہمیں ایک بہت اچھا بجٹ دیا۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 337 بلین روپے کا تھا اس سال وہ 67 فی صد بڑھ گیا ہے اور اب یہ بجٹ 560 بلین روپے ہے جو کہ بہت ہی واضح فرق ہے۔ایک اور چیز بڑی خوش آئند ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ نے پچھلے بجٹ میں 305۔ارب روپے release کئے اور ان میں سے 280۔ارب utilize ہوئے جو 90/80 فی صد خرچ ہوا ہے اور یہ بہت ہی اچھی کارکردگی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔پنجاب میں ہمارے دس لاکھ سرکاری ملازمین ہیں ان میں سے ساڑھے سات لاکھ ملازمین گریڈ 1 سے گریڈ-19 میں ہیں جن کی 35 فی صد تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں میں اس پر بھی مبارکباد دیتا ہوں چونکہ یہ بہت اچھی بات ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! مجھے بات کرتے ہوئے ابھی پانچ منٹ نہیں ہوئے۔

جناب چیئرمین: پانچ منٹ ہو گئے ہیں، متعلقہ بندہ ٹائم دیکھ کر ہی bell بجا رہا ہے۔

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! پلیز مجھے تھوڑا ٹائم دیں۔

جناب چیئرمین: پلیز wind up کریں۔پلیز آدھے منٹ میں wind up کریں۔

جناب خرم اعجاز: جناب چیئرمین! پنجاب گورنمنٹ نے 315۔ارب روپے کے targets سے بڑھ کر 360۔ارب روپے ٹیکس collect کیا ہے جو کہ 40۔ارب روپیہ زیادہ ہے۔میں اس پر حکومت کو بہت زیادہ مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین!حکومت نے ہمارے حلقے میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پیکیج دیا ہے جس میں دلکش مرید کے جیسا پراجیکٹ، فٹ بال سٹیڈیم، سڑکیں اور سینی ٹیشن کے بہت پراجیکٹ دیئے ہیں میں اس پر حکومت پنجاب کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور آخر میں میری استدعا ہے کہ ہمارے مرید کے لئے سیف سٹی پراجیکٹ دیا جائے۔اس کے علاوہ ہمارے لوگوں کو لاہور سے مرید کے کے لئے ٹرانسپورٹ کی بہت دشواری ہے لہذا انہیں ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جائے۔بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب محمد الیاس!

جناب محمد الیاس: شکریہ، جناب چیئرمین! الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ ملا نبی بعد۔ میں سب سے پہلے ایک اصلاح کرنا چاہتا ہوں کہ قائد اعظم کی تصویر کے اوپر آیت شریف نہیں بلکہ حدیث شریف لگی ہوئی ہے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے۔ میں سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی صاحب کو مبارک پیش کرتا ہوں خصوصاً جو حدیث پاک لکھی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کے ماتھے پر یہ ایک جھومر لگا کر اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے امر کر دیا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ جہاں یہ اتنا عظیم قدم اٹھایا ہے وہاں ایک اور قدم اٹھائیں کہ وقف املاک کا جو قانون بنایا گیا ہے میں سے کالا قانون کہوں گا اسے علما نے مسترد کیا ہے اور وفاق نے اس پر کمیٹی بنادی ہے میری گزارش ہے کہ صوبے میں بھی اس پر کمیٹی بنائی جائے۔ سوچنے کی بات ہے کہ مسجد، مدرسہ، اس کی زمین، اس کی ساری تعمیرات، ملازمین، امام مسجد اور موذن کی تنخواہیں عوام دیں لیکن حکومت اس پر قبضہ کر کے بیٹھ جائے۔ تو میں گزارش کروں گا کہ جن لوگوں نے اور محکمہ اوقاف نے مسجد وزیر خان میں فلم بنانے کے لئے لوگوں کو سہولیات مہیا کیں، یہ مساجد اور مدارس اس محکمے کے حوالے کبھی نہ کئے جائیں۔

جناب چیئرمین! یہاں بڑی دُہائی دی جا رہی ہے کہ بڑی ترقی ہوئی، ترقی ہوئی جو دُودھ اور شہد کی نہریں بہہ گئی ہیں وہ آپ بھی دیکھ رہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ اس اسمبلی کے اپنے ملازمین اور یہاں کے متعلقین کو دو، دو ماہ سے ادویات نہیں مل رہیں۔ میاں شہباز شریف صاحب کے دور میں ہر قسم کی ادویات لوگوں کے گھروں تک پہنچتی تھیں لیکن آج انسولین کے لئے غریب لوگ ترس رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 2018 میں زمین کی خریداری کے لئے پیسے رکھ دیے گئے اور کہا گیا کہ آئندہ سال اس کے لئے زمین خریدی جائے لیکن اس کو ongoing scheme بنانے کی بجائے unfunded کر دیا گیا۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ اور چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ، اگر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کے اپنے علاقوں سے کچھ پیسے بچ جائیں تو ان روڈز کو one way کرنا تو مجھے دشوار نظر آ رہا ہے لیکن کم از کم ان کی special مرمت کروا دی جائے۔

جناب چیئرمین! پرائیویٹ میڈیکل کالجز فیس کے نام پر لوگوں کی چمڑیاں ادھیڑ رہے ہیں۔ میری تجویز یہ ہے کہ ہر ضلع میں ایک ایک میڈیکل کالج قائم کیا جائے اور جب تک یہ سہولت نہیں ملتی تو پرائیویٹ کالجوں کو کہا جائے کہ غریب اور نادار طلباء و طالبات کو خصوصی سہولت دی جائے۔

جناب چیئرمین! پچھلے اجلاس میں چودھری پرویز الہیٰ صاحب نے ایک بل منظور کروایا تھا کہ قرآن پاک کی تعلیم اور قرآن پاک کا ترجمہ پڑھانے کو لازمی قرار دے دیا گیا تھا۔ میرا مطالبہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم دینے والے اور ترجمہ پڑھانے والے اساتذہ کی بھی بھرتی کی جائے۔ چودھری پرویز الہیٰ صاحب کے زمانے میں ہی قاری ٹیچرز اور پرائمری ٹیچرز بھرتی کئے گئے لیکن پرائمری ٹیچرز کا گریڈ بڑھاتے بڑھاتے 14 تک کر دیا گیا لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ قاری ٹیچرز کی وہی کوالیفیکیشن ہے مگر ابھی تک وہ 7 ویں گریڈ میں ہی ہیں۔ اس کے لئے میں نے ایک تحریک التوائے کار بھی جمع کروائی ہوئی ہے تو مہربانی کرکے اس پر بھی غور وخوض کیا جائے۔

MR. CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Tuesday the 22nd June, 2021 at 2:00 pm.

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL RAUF, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 290
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 498
ADDRESS THE HONORABLE MEMBERS –
-By the Mr. Speaker 51

	PAGE NO.
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-14th June, 2021	3
-17th June, 2021	47
-18th June, 2021	137
-19th June, 2021	251
-21st June, 2021	373
AHMAD ALI AULAKH, MALIK	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	487
AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	408
AHMAD SHAH KHAGGA, MR. *(Parliamentary Secretary for Energy)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	130
AISHA NAWAZ, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	317
ALI HAIDER GILANI, SYED	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	283
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	274
AMIN-ULLAH KHAN, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	480
POINT OF ORDER regarding-	
-Demand for making dropping point for members near the House	377
AMJAD MEHMOOD CHAUDHRY, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	475
AMMAR SADDIQUE KHAN, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	288
ASIF MAJEED, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	497
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR	
DISCUSSION On-	

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 152

AYSHA IQBAL, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 245

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 507

BILAL FAROOQ TARAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 389

BILAL YASEEN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 432

BILL *(Introduced in the House)-*
-The Punjab Finance Bill 2021 43

BUDGET-
-The Annual Budget Statement for the year 2021-22 *(Presented in the House)* 42
-The Supplementary Budget Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 43

BUSHRA ANJUM BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 208

C

CABINET-
-Of the Punjab 5

D

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 58, 141,255,379

E

EHSAN-UL-HAQUE, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 183

F

FAISAL HAYAT, MR. *(Advisor to Chief Minister Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 505

FARAH AGHA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 485

FARHAT FAROOQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 493

FAWAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 499

FIRDOUS RAHNA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 387

G

GHULAM QASIM HINJRA, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 494

H

HAMEEDA MIAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 474

HASHIM JAWAN BAKHT, MAKHDOOM *(Minister for Finance)*
AMENDMENTS in-
-The Rules under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services 44

BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Finance Bill 2021 43

BUDGET-
-The Annual Budge Statement for the year 2021-22 *(Presented in the House)* 42
-The Supplementary Budget Statement for the year 2020-21 *(Presented in the House)* 43

SPEECH-
-Budget speech for the year 2021-22 20

HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 141

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 467

PAGE NO.

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 180
IJAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 429
IRFAN AQEEL DAULTANA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 353
ISHRAT ASHRAF, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 233

J

JAVAID AKHTER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 344
JAVEED AKHTAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 365

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 367

KASHIF ALI CHISHTY, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 459
KHADIJA UMER MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 418
KHALID MEHMOOD, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 463
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 331
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 311

KHURRAM LJAZ, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 511

L

LEADER OF THE OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR. *(Parliamentary Secretary for Human Rights)*

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 452

MANAZAR HUSSAIN RANJHA

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 478

MARGHOOB AHMAD, MR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 502

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 120

MEHWISH SULTANA, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 203

MINISTER FOR CONSOLIDATION OF HOLDINGS AND WILDLIFE & FISHERIES

-See under Sumsam Ali Shah Bukhari, Syed

MINISTER FOR ENERGY

-See under Muhammad Akhtar, Mr.

MINISTER FOR FINANCE

-See under Hashim Jawan Bakht, Makhdoom

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, COOPERATIVES

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION

-See under Zaheer Ud Din, Ch.

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL

-See under Yawar Abbas Bukhari, Syed

MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

DISCUSSION On-

-Annual Budget for the year 2021-22 266

MOHSIN ATTA KHAN KHOSA, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 359
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 369
MUHAMMAD AFZAL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 114
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 412
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 52
MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 391
MUHAMMAD ARSHAD JAVED, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 450
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 362
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. *(Parliamentary Secretary for Irrigation)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 495
MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 170

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 85
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary Affairs,Cooperatives)*
PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 55
MUHAMMAD FARRUKH MUMTAZ MANEKA, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 503
MUHAMMAD GAZAIN ABBASI, SAHIB ZADA
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 206

PAGE NO.

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of the Opposition)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 59
MUHAMMAD ILLYAS, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 513
MUHAMMAD KAZIM PEERZADA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 193
MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 500

MUHAMMAD MOAVIA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 255
MUHAMMAD MOAZZAM SHER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 455
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. *(Parliamentary Secretary for Information & Culture)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 338
MUHAMMAD NAEEM SAFDAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 420
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 296
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 424
MUHAMMAD WAHEED, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 406
MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 242
MUMTAZ ALI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 415
MUNAWAR HUSSAIN, RANA
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget for the year 2021-22 483
MUNEEB-UL-HAQ, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 442
MUSSARAT JAMSHED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 379

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-14th June, 2021 14
-17th June, 2021 50
-18th June, 2021 140
-19th June, 2021 254
-21st June, 2021 376

NADEEM ABBAS, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 229
NAZIR AHMAD KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Special Education)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 461
NEELUM HAYAT MALIK, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 293
NIAZ HUSSAIN KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 509
NOTIFICATION of-
-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2021-22 1
-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2020-21 1
-Summoning of 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 1

O

OFFICERS-
-Of the House 11

PAGE NO.

P

PANEL OF CHAIRMEN-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 33rd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 14th June, 2021 15

PARLIAMENTARY SECRETARIES- 9

-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AUQAF & RELIGIOUS AFFAIRS

-See under Tamoor Ali Lali, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENERGY

-See under Ahmad Shah Khagga, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HUMAN RIGHTS

-See under Mahindar Pall Singh, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE

-See under Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LABOUR

-See under Shakeel Shahid, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT

-See under Shahbaz Ahmad, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-See under Ahmad Khan, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT

-See under Umer Aftab, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SPECIAL EDUCATION

-See under Nazir Ahmad Khan, Mr.

PARVEZ ELAHI, MR. *(Speaker Punjab Assembly)*

-Address to the honorable Members 51

PAGE NO.

POINT OF ORDER regarding-
-Demand for making dropping point for members near the House 377

PRIVILAGE MOTION regarding-
-Demand for acting upon Rules for protection of Rescue Employees 52

R

RAHAT AFZA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 510
RAMESH SINGH ARORA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 321
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON -
-14th June, 2021 13
-17th June, 2021 49
-18th June, 2021 139
-19th June, 2021 253
-21st June, 2021 375

RUKHSANA KAUSAR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 491

S

SABA SADIQ, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 213
SABEEN GUL KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 210
SABRINA JAVAID, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 441
SADIA SOHAIL RANA, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 369
SAEED AKBAR KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 398
SAJIDA BEGUM, MS.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 217
SALMA BUTT, MST.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 445
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 382
SANIA ASHIQ JABEEN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 304
SANIA KAMRAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 422
SEEMABIA TAHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 465
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Communication & Works)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 447
SHAHBAZ AHMAD, MR. *(Parliamentary Secretary for Livestock & Dairy Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 196
SHAHEENA KARIM, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 426
SHAHIDA AHMED, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 221
SHAKEEL SHAHID, MR. (*Parliamentary Secretary for Labour)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 458
SHAMIM AFTAB, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 327
SHAMSA ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 352

SHAWANA BASHIR, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 270
SHUJAHAT NAWAZ, MR.

PAGE NO.

DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 431
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 393
SPEECH-
-Budget speech for the year 2021-22 20
SUMSAM ALI SHAH BUKHARI, SYED *(Minister for Consolidation of Holdings and Wildlife & Fisheries)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 186
SUNBAL MALIK HUSSAIN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 218

T

TAHIA NOON, MS
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 128
TALAT FATEMEH NAQVI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 235
TAMOOR ALI LALI, MR. *(Parliamentary Secretary for Auqaf & Religious Affairs)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 125
TARIQ MASIH GILL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 350

U

UMER AFTAB, MR. *(Parliamentary Secretary for Planning & Development)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 468
UMER TANVEER, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 165

UMUL BANIN ALI, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 336
USMAN MEHMOOD, SYED
DISCUSSION On-
-Annual Budget for the year 2021-22 107

	PAGE NO.
UZMA KARDAR, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	279

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	174
WASIF MAZHAR, MALIK	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	356
WASIQ QAYYUM ABBASI, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	435
WELCOME	
-Congratulations to all members in new house by the speaker	15

Y

YAWAR ABBAS BUKHARI, SYED *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	299

Z

ZAHEER IQBAL, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	439
ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	471
ZAINAB UMAIR, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	237
ZAKIA KHAN, MS.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget for the year 2021-22	224